



Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania . com

حال

حسرت یہ کے تم مل جاؤ۔۔۔

تمنا یہ کے عمر بھر کے لیے _____

سُنو میں تمہارے لیے اور تم میرے لیے ہی بنائی گئی ہو،
کسی اور کی مت ہو جانا،
بولو نہیں ہوگی ناکسی اور کی،
آج چُپ کیوں ہو کچھ تو بولو

وہ اُس کا ہاتھ تھام کر اقرار مانگ رہا تھا۔

لیکن وہ تو ساکت تھی خاموش تھی جیسے آج کچھ نابولنے کی قسم کھائی ہو،

کون ہو تم؟ کیوں مجھے پریشان کرتے ہو؟
آخر چاہتے کیا ہو؟

صرف تمہیں چاہتا ہوں،

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی اُسے اپنے نام کی پُکار سُنائی دیتی ہے،

تابی، تابی بیٹا اُٹھو فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے،
تو وہ ہر بڑا کر اُٹھ بیٹھتی ہے،

جی، جی امی اُٹھ گئی ہوں،



آخر یہ خواب میری جان کیوں نہیں چھوڑتا ہے...؟
وہ خود سے بڑبڑاتی وضو کرنے واشر و م کی طرف بڑھ جاتی ہے،،،

نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد وہ کچن میں چلی آتی ہے،
جہاں عائلہ بیگم پہلے سے ہی موجود ہوتی ہیں،

تابی بیٹا تم تیار ہو جاؤ آج تمہارا انٹرویو ہے ناکہیں دیر ہی نا ہو جائے، ناشتہ میں بنا لیتی ہوں،

ارے میری پیاری امی جان کیوں پریشان ہوتی ہیں ابھی بہت وقت ہے میں آرام سے تیار ہو جاؤں گی،

آپ یہاں بیٹھیں اور سکون سے ناشتا کریں،

تابی ماں کو کرسی پر بٹھاتی خود ناشتہ بنانے لگتی ہے،



عائلہ بیگم اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھیں،
اُن کی ماں اُن کو جنم دیتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھیں،

عائلہ بیگم کو شاہد صاحب (عائلہ بیگم کے ابو) نے ماں باپ دونوں کا پیار دیا تھا،

وقت اپنی رفتار سے گزر تا گیا تھا،

عائلہ بیگم جوانی میں قدم رکھ چکی تھیں،
وہ بہت سمجھدار اور سنجھی ہوئی خاتون تھیں،

اُنہوں نے اپنی پڑھائی درمیان میں ہی چھوڑ دی تھی،
کیونکہ شاہد صاحب بیمار رہنے لگے تھے،

اُنہوں نے بیٹی کو بہت سمجھایا کہ وہ اپنی پڑھائی جاری رکھے لیکن عائلہ نامانی،
اُسے ڈرتھا کہ ماں کے بعد باپ بھی اُسے اکیلا نا چھوڑ جائے،،،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



اچھا اُمی میں جا رہی ہوں دعا کیجیے گا مجھے جاب مل جائے،

کیوں نہیں میرے بچے اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے خیر سے جاؤ،
عائلہ بیگم بیٹی کو دل سے دعا دیتی ہیں،

اچھا امی آپ نے پریشان نہیں ہونا اگر مجھے دیر ہو گئی تو میں آپ کو کال کر کے بتا دوں گی اوکے اللہ حافظ،

وہ ماں سے پیار لے کر گھر سے باہر نکل جاتی ہے،

راستے میں وہ دعا کرتی جاتی ہے کہ اُسے جاب مل جائے تاکہ امی کی ٹینشن بھی ختم ہو اور کسی کے سامنے ہاتھ بھی نا پھیلائے پڑیں،

اُف ایک تو گرمی اوپر سے کوئی رکشہ بھی نظر نہیں آ رہا اللہ جی کہیں دیر ہی نا ہو جائے،

ایسا کرتی ہوں پیدل ہی چلی جاتی ہوں سکول زیادہ دور بھی نہیں ہے،،،

کافی دیر پیدل چلنے کے بعد وہ سکول کے گیٹ پر کھڑی ہوتی ہے اور اپنی سانسوں کو نارمل کرتی ہے جو تیز تیز چلنے سے پھول چکی تھیں،

اُسے گیٹ پر کھڑی دیکھ چوکیدار گیٹ کھول دیتا ہے،
تو وہ اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے،

سکول میں داخل ہوتے ہی وہ سب سے پہلے سکول کی عمارت کو دیکھتی ہے اور دیکھتی رہ جاتی ہے، سکول باہر سے جتنا اچھا لگتا ہے اندر سے اُس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوتا ہے، وہ سکول کی عمارت کو سراہتی آگے بڑھ جاتی ہے، لیکن اُسے پتا نہیں ہوتا کہ پرنسپل کا آفس کس طرف ہے وہ آس پاس نظریں دوڑاتی ہے تو کچھ بچے یہاں وہاں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، وہ ایک بچے کو روک کر اُس سے پرنسپل کے آفس کا پوچھتی ہے، تو بچہ اُننگلی سے ایک طرف اشارہ کرتا ہے وہ بچے کا شکریہ ادا کرتی اُس طرف چل پڑتی ہے،

آفس کے دروازے پر رُک کر وہ اپنا عجایا اور اسکارف ٹھیک کرتی ہے، اور دروازہ نوک کرتی ہے،

اندر سے ایک خوبصورت آواز آتی ہے،

یس کم ان ...

تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر چلی جاتی ہے،

پرنسپل آمنہ تبریز شاہ آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے ہاتھ میں پین پکڑے کسی فائل پر جھکی ہوتی ہیں،

جیسے ہی تابش آفس میں داخل ہوتی ہے وہ نظریں اٹھا کر اُس عبایا والی لڑکی کو دیکھتی ہیں جو آنکھوں میں گھبراہٹ اور جھجک لیے انہیں دیکھ رہی ہوتی ہے،

تابش جلدی سے انہیں سلام کرتی ہے،

وعلیکم اسلام، آئیں بیٹھیں،

آمنہ بیگم کے کہنے پر وہ اُن کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے،
اور اپنا بیگ اور فائل سامنے میز پر رکھ دیتی ہے،

www.urdu novels mania.com

سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں،
آمنہ بیگم اُس سے کہتی ہیں،

جی میم ہم آج پہلی بار مل رہے ہیں،
ایکچولی میم میں نے اخبار میں آپ کے سکول کا ایڈ دیکھا تھا،

جس میں ایک ٹیچر کی ضرورت کا بتایا گیا تھا،
تو میم میں اُسی سلسلے میں آئی ہوں،
یہ میری فائل ہے،
وہ فائل آگے بڑھا دیتی ہے،

تو آمنہ بیگم فائل کھول کر دیکھنے لگ جاتی ہیں،

فائل دیکھنے کے بعد وہ اُس سے کہتی ہیں،
میں حسن آپ کا تعلیمی ریکارڈ کافی اچھا ہے،
تو آپ نے سہیل بی۔ اے کیوں کیا؟
آپ آگے تعلیم حاصل کر سکتی ہیں،



میم میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں لیکن میں پہلے جاب ڈھونڈ رہی ہوں تاکہ آسانی سے اپنے اخراجات اٹھا سکوں اسی لیے یہاں آئی ہوں،

دیکھیں میں حسن سہیل بی۔ اے کو دیکھ کر میں کیا کوئی اور سکول بھی شاید آپ کو جاب نادے،

اس سے پہلے کے وہ جواب میں کچھ کہتی کھٹاک سے آفس کا دروازہ کھلتا ہے اور کوئی اونچی آواز میں بولتا ہوا اندر داخل ہوتا ہے،

ماما آخر آپ کب تک فری ہوں گی بس مجھے نہیں پتا چلیں میرے ساتھ،

تابش آواز سن کر اپنی جھکی ہوئی پلکیں اٹھا کر بولنے والے کو دیکھتی ہے جو بلیک شلوار سوٹ پہنے بال جیل سے سیٹ کیے جھنجھلایا سا کھڑا تھا،
تو وہ فوراً سے پہلے اپنی نظریں پھر سے جھکا لیتی ہے،

غازی کبھی تو آرام سے بات کر لیا کرو ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتے ہو،
ابھی میں کچھ بڑی ہوں تم دونوں چلے جاؤ،

www.urdu novels mania.com

یار سیفی تو ہی کچھ بول تجھے ساتھ کیوں لایا ہوں میں،
وہ ساتھ کھڑے سیفی کو کہتا ہے،

آئی اس نے کب کا میرا سر کھایا ہوا ہے پلیز چلیں اس کے ساتھ ورنہ یہ میرا جینا حرام کر دے گا،

اچھا ٹھیک ہے تم دونوں چپ کر کے یہاں بیٹھ جاؤ میں فری ہو کر تم لوگوں سے بات کرتی ہوں،

جی مِس حسن سوری میں آپ کو جاب نہیں دے سکتی،
آمنہ بیگم اُن دونوں کو بیٹھنے کا کستیں تابش کی طرف متوجہ ہوتی ہیں،

بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے،
آپ یہ ذمہ داری ٹھیک طریقے سے نہیں نبھائیں گی،

پلیز میم مجھے اس جاب کی بہت ضرورت ہے میم میں آپ کو کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دوں
گی میرا یقین کریں،

غازی جو اپنے موبائل میں بڑی تھا ایک دم سے آنکھیں اٹھا کر اُس معصوم سی آواز والی لڑکی کی طرف
دیکھتا ہے،

جو گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی،
کتنی بے بسی اور التجا تھی اُس کی آواز میں،
وہ سوچنے لگتا ہے کہ پتا نہیں کتنی مجبور ہوگی یہ لڑکی،

ماما کوئی پروہلم ہے کیا؟

اُس سے رہا نہیں جاتا تو وہ ماں سے پوچھ لیتا ہے،

آمنہ بیگم بیٹے کو دیکھتے ہوئے فائل اُس کی طرف بڑھا دیتی ہیں،
غازی اور سیفی جو سائیڈ والی چیمبر پر بیٹھے تھے فائل کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں،

فائل دیکھ لینے کے بعد وہ ماں سے کہتا ہے،
ماما ریکارڈ تو کافی اچھا ہے تو کیا ہوا اگر سمل بی۔ اے ہے،
آپ ایک موقع دے کے دیکھیں کیا پتا مس تابش حسن ایک اچھی ٹیچر ثابت ہوں،

وہ اپنا نام کسی لڑکے کے منہ سے سنتے ہی پلکیں اٹھا کر اُس خبر سے لڑکے کو دیکھتی ہے جو اُسے ہی
دیکھ رہا ہوتا ہے،
www.urdu novels mania.com

دونوں کی نظریں ملتی ہیں،
ایک کی نظروں میں تشکر ہوتا ہے اور دوسرے کی نظروں میں عزت اور ہمدردی،

تابش جلدی سے نظریں جھکا لیتی ہے،

آنٹی غازی ٹھیک کہہ رہا ہے آپ ایک بار ان کا کام دیکھ لیں پھر جو ٹھیک لگے وہ فیصلہ کریں،

چلیں ٹھیک ہے مِس حسن آپ کل سے جوائن کر سکتی ہیں،

اور ایک بہت ضروری بات یہ سکول صرف سکول نہیں ہے میرا دوسرا گھر ہے،

یہ بچے مجھے میرے بچوں کی طرح عزیز ہیں،

آپ کو بہت سمجھداری سے بچوں کو ہینڈل کرنا ہوگا،

مجھے کسی بچے کے گھر سے کوئی بھی شکایت نہیں ملنی چاہیے ٹھیک ہے،

آمنہ بیگم کی ہدایات پر وہ اثبات میں سر ہلا دیتی ہے،

سیلری آپ کی سٹارٹنگ دس ہزار ہوگی جیسے آپ اچھا کام کرتی جائیں گی آپ کی سیلری بھی بڑھتی جائے گی،

اور آپ اپنی پڑھائی بھی جاری رکھ سکتی ہیں،

بہت شکریہ میم میں اپنا کام پوری ایمانداری سے کروں گی،

خوشی سے اُس کی آنکھوں میں پانی چمکنے لگتا ہے،

جس سے اُس کی گہری بُھوری آنکھیں کانچ سی لگنے لگتی ہیں،

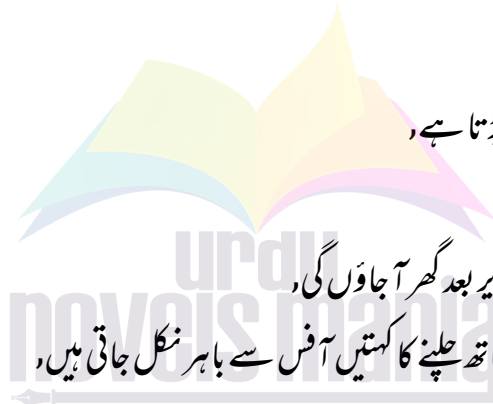
غازی کو اُس کی آنکھیں بہت اڑیٹ کر رہی ہیں،

چلیں پھر میں آپ کو باقی سٹاف سے ملواتی ہوں،

اُن کو کرسی سے اُٹھتا دیکھتا ہی اپنا بیگ اور فائل جو غازی ٹیبل پر رکھ چکا تھا اٹھا کر کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے،

ماما ہم کیا کریں اب،،،

ماں کو جاتا دیکھ غازی بول پڑتا ہے،



آپ دونوں گھر جاؤ میں کچھ دیر بعد گھر آ جاؤں گی،
یہ کہہ کر آمنہ بیگم تابش کو ساتھ چلنے کا کہتیں آفس سے باہر نکل جاتی ہیں،

www.urdu novels mania.com

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی ماں کے ساتھ چلتی اُس لڑکی کو دیکھنے لگتا ہے جو سر سے پاؤں تک خود کو ڈھانپنے سے بچ رہی تھی،

غازی یا رچل گھر چلیں،

سیفی جو بے زار سا کھڑا ہوتا ہے اُسے بازو سے پکڑے باہر لے جاتا ہے،

سٹاف روم میں پرنسپل کو داخل ہوتا دیکھ پورا سٹاف اُن کے احترام میں کھڑا ہو جاتا ہے، سب ہی پرنسپل کے ساتھ بلیک عبایا اور سر پر پنک اسکارف والی لڑکی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں،

ٹیچرز جیسا کہ آپ سب کو پتا ہے کہ ہمیں نیوٹیچر کی ضرورت تھی، اسی لیے میں نے آپ کو بلوایا ہے تاکہ آپ سب ہماری نیوٹیچر سے مل سکیں، تو یہ ہے ہماری نیوٹیچر مس تابش حسن، میں اُمید کرتی ہوں کہ آپ سب نیوٹیچر کو اپنے سٹاف میں جگہ دیں گی، اور ان کو کسی بھی قسم کی ہیلپ چاہیے ہو تو آپ ان کی ہیلپ کریں گی، ان کو اچھا ماحول فراہم کرنا آپ سب کی ذمہ داری ہے، باقی کا انٹرو آپ خود دیں، مجھے کچھ ضروری کام ہے جسے کرنے کے بعد میں گھر چلی جاؤں گی، اوکے مس حسن آپ سب سے مل لیں، کل ملاقات ہوگی انشاء اللہ،

سب نے یک زبان پرنسپل کو اللہ حافظ کہا تو آمنہ بیگم سٹاف روم سے باہر نکل گئیں،

میرا نام نانکھ ہے،

یہ ٹیچر آسیہ، ٹیچر سارہ، ٹیچر عظمیٰ، ٹیچر اقراء، ٹیچر فوزیہ اور یہ ٹیچر عائشہ،
ٹیچر نانکھ جس جس ٹیچر کا نام لے رہی تھی تابش اُن سے ہاتھ ملاتی جا رہی تھی،
سب خوش اخلاقی سے اُسے ملتی ہیں،

تابش کی پہلے والی گھبراہٹ اور جھجک اب کافی کم ہو چکی تھی،
آپ سب سے مل کر مجھے بہت اچھا لگا،
اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کستی اُس کا فون بجنے لگتا ہے،
وہ سب سے ایکسیکوز کرتی بیگ سے موبائل نکالتی ہے جس کی سکرین پر اُمی کالنگ کے الفاظ جگمگا
رہے تھے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اسلام و علیکم اُمی،
جہ اُمی بس تھوڑی دیر تک گھر پہنچ جاؤں گی،
جی اُمی جاب مل گئی ہے،
چلیں ٹھیک ہے پھر گھر آ کر بات کرتی ہوں اللہ حافظ،

گھر سے کال تھی؟ ٹیچر آسیہ اُس سے پوچھتی ہیں،

جی امی کی کال تھی پریشان ہو رہی تھیں کافی دیر ہو گئی ہے مجھے چلنا چاہیے صبح انشاء اللہ آپ سب سے ملاقات ہوگی،

کہتے ہی وہ اپنا بیگ اور فائل لے کر سب کو اللہ حافظ کستی سٹاف روم سے باہر نکل جاتی ہے،
تو باقی سب ٹیچرز بھی اپنی اپنی کلاسز کا رخ کرتی ہیں،،،

وہ گھر میں داخل ہوتے ہی ملازمہ کو آواز دیتی ہیں،
نجمہ، نجمہ،

جی بیگم صاحبہ،



تمہارے چھوٹے صاحب کو بلا کر لاؤ،

بیگم صاحبہ چھوٹے صاحب تو گھر پر نہیں ہیں،

اچھا تم ایک کپ چائے بنا کر میرے روم میں لے آؤ،

ابھی لائی بیگم صاحبہ،
ملازمہ کہتے ہی پھرتی سے کچن کی طرف بھاگتی ہے،

وہ روم میں آکر غازی کو کال کرتی ہیں،
غازی کہاں ہو تم اب میں تمہارے لیے گھر جلدی آگئی ہوں اور تم کہیں غائب ہو گئے ہو،
اچھا چلو ٹھیک ہے پھر جلدی گھر آؤ لہجہ ایک ساتھ کرتے ہیں،

وہ جیسے ہی کال بند کرتا ہے سیفی چلا اٹھتا ہے،
غازی اب اگر تم نے کچھ ناخریدا تو میں تمہیں ادھر ہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا،
کب سے یہاں وہاں گھوم رہے ہو لیکن تمہیں کچھ پسند ہی نہیں آ رہا ہے،
سیفی میری جان تم جانتے تو ہو مجھے جلدی کوئی چیز پسند ہی نہیں آتی ہے اسی لیے تو ماں کو ساتھ لانا چاہ رہا
تھا کہ وہ اپنی پسند سے میری شاپنگ کریں مجھے تو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے،

غازی چہرے پر ڈھیروں معصومیت لیے کہتا ہے،

ہاں ہاں جانتا ہوں کہ تمہیں جلدی کچھ بھی پسند نہیں آتا پتا نہیں شادی کے لیے لڑکی کیسے پسند کرو گے؟

جیسی تمہاری چوائس ہے نامتھارے لیے لڑکی اسپیشل آرڈر پر بنوانی پڑے گی،

سیفی جلے بھنے انداز میں کہتا ہے،

ہا ہا ہا یا راب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے،
غازی اُس کی بات کی نفی کرتا ہے،

اچھا جی اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو پھر بتا کیسی لڑکی چاہیے تجھے؟

ہسمم مجھے ایسی لڑکی چاہیے جس میں حیا ہو وفا ہو جو صرف میرے یعنی *غازان شاہ* کے لیے بنائی گئی ہو،
جس کے دل، دماغ اور آنکھوں میں صرف غازان شاہ کا ڈیرہ ہو،

بس اتنی سی ڈیمانڈز ہیں میری،،،

واہ واہ کیا کہنے غازان شاہ صاحب کے،
آج کل کے زمانے میں ایسی لڑکی سورج ہاتھ پے لے کر منکوتب بھی نہیں ملے گی،

نہیں یا رسیفی دُنیا اچھی لڑکیوں سے بھری پڑی ہے،
اچھا یہ سب چھوڑ چل گھر چلیں ماما ویٹ کر رہی ہوں گی،

لیکن غازی تیری شاپنگ...؟
سیفی اُسے یاد دلاتا ہے،

چھوڑ یا رپھر کر لیں گے شاپنگ،
تو سیفی کندھے اُچکا دیتا ہے،

وہ دونوں باتیں کرتے گاڑی تک پہنچتے ہیں کہ غازی کا فون بجنے لگتا ہے،
www.urdu novels mania.com

ہاں گڑیا بولو،

بھائی مجھے کالج سے پک کر لیں ڈرائیور آج نہیں آیا ہے،

اچھا ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں،

کیا ہوا؟؟؟

غازی کے فون کان سے ہٹاتے ہی سیفی اُس سے پوچھتا ہے،

عمار اکو کالج سے پک کرنا ہے ڈرائیور نہیں آیا ہے،

سیفی کے گاڑی میں بیٹھتے ہی غازی گاڑی کالج کی طرف بڑھا دیتا ہے،



اُف بھائی کتنی دیر کر دی آپ نے،

اُن دونوں کو گاڑی سے اُترتے دیکھ عمار اناں سٹاپ شروع ہو جاتی ہے،

اور سیفی آنکھوں میں دل لیے اُس چھوٹی سی کالج گرل کو دیکھنے لگتا ہے،
پروہاں پرواہ کسے ہوتی ہے،

اچھا اب بس بھی کروٹینک میں پھنس گئے تھے اسی لیے دیر ہو گئی،

جی نہیں اب آپ کو سزا ملے گی،
عمار الالچی نظروں سے بڑے بھائی کو دیکھتی ہے

اچھا اچھا راستے میں کھلاتا ہوں آس کریم پہلے گاڑی میں تو بیٹھو،
یہ کہتے ہی غازی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لیتا ہے،
سیفی ساتھ والی سیٹ پر اور عمار اچھے بیٹھ جاتی ہے،
اور غازی گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دیتا ہے،

باتیں کرتے کرتے اچانک غازی کی نظر ایک جگہ پر ٹھہر جاتی ہے،
تو وہ گاڑی روک دیتا ہے،
www.urdu novels mania.com

کیا ہوا بھائی؟

آپ نے گاڑی کیوں روک دی آس کریم پارلر تو ابھی آیا ہی نہیں،
عمار آس پاس نظریں گھماتی بھائی سے کہتی ہے،

یار غازی تُو اُس عبا یا والی لڑکی کو اتنے غور سے کیوں دیکھ رہا ہے؟

یار سیفی مجھے وہ لڑکی مِس تابش حسن لگ رہی ہیں،

تو کیا کریں پھر؟ سیفی بے زار سی شکل بنائے پوچھتا ہے،

یار مجھے لگتا ہے کہ وہ رکشہ وغیرہ کا ویٹ کر رہی ہیں لیکن یہاں تو ایسی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے،
کیوں نا ہم اُنہیں لفٹ دے دیں،

غازی کی بات پر سیفی بدک جاتا ہے،
تُو پاگل تو نہیں ہو گیا غازی وہ بھلا ہمارے ساتھ کیوں جائیں گی اُن کے حلیے سے تجھے اندازہ نہیں ہو رہا
کیا؟

یار میں کون سا خود اُن کو لفٹ کا پوچھنے والا ہوں،
عمار ا پوچھ لیتی ہے،

غازی یار چھوڑ ہمیں کیا لینا دینا کہ وہ یہاں کیوں کھڑی ہیں تو گھر چل آئی ویٹ کر رہی ہوں گی،

کیا بات ہے بھائی مجھے بتائیں شاید میں آپ کی ہیلپ کر سکوں،
عمار آگے کو ہو کر بیٹھتی بڑے بھائی کو اپنی خدمات پیش کرتی ہے،

گڑیا میری بات دھیان سے سُنو وہ جو بلیک عبایا میں پنک اسکارف لیے لڑکی کھڑی ہے نا وہ ہمارے
سکول کی ٹیچر ہیں اور ایسے راستے میں کھڑی رکشے کا ویٹ کر رہی ہیں،
اچھا نہیں لگتا نا کہ اکیلی لڑکی راستے میں کھڑی رہے،
تم اُن کے پاس جاؤ اور کیسے بھی کر کے اُن کو لفٹ لینے کے لیے راضی کرو اور گاڑی میں لے آؤ،

اب یہ تم پر ہے کہ تم اُنہیں کیسے راضی کرتی ہو،
آج تمہارا امتحان ہے تم خود کو بہت چالاک اور ہوشیار سمجھتی ہو آج پتا چل جاتا ہے،

اووو ہیلو بھائی مجھے چیلنج مت کریں آپ ابھی مجھے ٹھیک سے جانتے نہیں ہیں،

یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کام ہے،

آپ ابھی دیکھیں میں کرتی کیا ہوں؟؟؟

عمار اجوش سے کہتی ہے،

اچھا تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں،

اب جاؤ اور ذرا جلدی آنا،

یہ سننے ہی عمارا جوش سے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل جاتی ہے،

غازی اور سیفی اُسے ہی دیکھ رہے تھے جو تیز قدموں سے چلتی تابش کی طرف بڑھ رہی تھی،

ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئی ہوتی ہے کہ اچانک سے واپس بھاگ آتی ہے،

جیسے ہی وہ گاڑی کے قریب پہنچتی ہے غازی جھٹ سے بول پڑتا ہے،

کیا ہوا واپس کیوں آگئی ہو کیا چیلنج ہارنے کا ارادہ ہے ؟؟؟

www.urdu novels mania.com

عمارا تبریز شاہ کو ہارنا پسند نہیں ہے بھائی میں اُن کا نام پوچھنے آئی ہوں،

اوو ونام بتانا تو میں بھول ہی گیا تھا،

اُن کا نام مس تابش حسن ہے،

اور وہ آج ہی انٹرویو کے لیے ماما کے پاس آئی تھیں،

ساری تفصیل سنتے ہیں وہ دوبارہ سے تابش کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔

اُف ف اتنی گرمی ہے کوئی رکشہ بھی نظر نہیں آ رہا اور پیدل چلنے کی تو ہمت ہی نہیں ہے،

امی بھی پریشان ہو رہی ہوں گی اُنہیں کال کر کے بتا دیتی ہوں کہ لیٹ ہو جاؤں گی،

ابھی وہ خود سے باتیں کر رہی ہوتی ہے کہ اپنے نام کی پُکار پر نظریں اٹھا کر سامنے دیکھتی ہے، جہاں ایک بہت ہی پیاری سی لڑکی کالج یونیفارم میں کھڑی اُسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے،

کیا ابھی میرا نام آپ نے لیا ہے، ۹۹۹
www.urdu novelsmania.com
تابش اُس سے پوچھتی ہے،

جی ہاں میں نے ہی آپ کو پُکارا تھا،
کیا آپ ہی مِس تابش حسن ہیں، ۹۹۹

انجان لڑکی کے منہ سے اپنا نام سُن کر تابش حیران رہ جاتی ہے،

سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے،
 کون ہیں آپ اور میرا نام کیسے جانتی ہیں؟
 تابش ایک ہی سانس میں اُس لڑکی سے کئی سوال کر ڈالتی ہے،

ارے آپ پریشان ناہوں پلیمز میرا نام عمارا تبریز شاہ ہے،
 اور جس سکول میں آپ جاب کرتی ہیں وہ میری ماما آمنہ تبریز شاہ کا ہے،
 مجھے ماما نے بتایا تھا نیوٹچر کا تو اسی لیے میں آپ کے پاس آئی ہوں،
 آپ شاید گھر جا رہی ہیں،

جی گھر ہی جا رہی ہوں لیکن کوئی رکشہ نہیں مل رہا ہے،
 تابش بے چارگی سے کہتی ہے،
 www.urdu novels mania.com

اووو تو پھر آپ کب تک یہاں کھڑی رہیں گی،
 آئیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتی ہوں اگر آپ کو بُرا نا لگے تو،
 عمارا فوراً منڈے کی بات پر آتی ہے،

ارے نہیں نہیں میں چلی جاؤں گی بہت شکریہ آپ کا،

تابش کو اچھا نہیں لگ رہا تھا کسی اجنبی کے ساتھ جانا،

آپ سے ایک بات پوچھوں،،،
تابش کچھ اُلجھی سی پوچھتی ہے،

جی جی ضرور مس تابش پوچھیے،

آپ تو مجھ سے ملی ہی نہیں مجھے دیکھا بھی نہیں تو آپ نے مجھے پہچان کیسے میرا مطلب آپ کو کیسے پتا چلا
کے میں ہی تابش حسن ہوں،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania

یہ سنتے ہی عمار تبریز شاہ کے چہرے کا رنگ اُڑ جاتا ہے،

وہ گر بڑا جاتی ہے، اُس سے کوئی جواب ہی نہیں بن پاتا ہے،

تو وہ سچ بتانے کا فیصلہ کرتی ہے،

وہ ایچولی مس تابش میرے بھائی نے آپ کو پہچان لیا تھا تو بھائی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا کے
آپ کو لفٹ دے سکیں،

اس طرح اکیلی لڑکی کا راستے میں کھڑے ہونا ٹھیک نہیں ہے، پلیز آپ بُرا مت مانئے گا،

ارے یار عمار! کو اُسے لینے کے لیے بھیجا تھا نا کے گپیں ہانکنے کے لیے،
پتا نہیں کیا کیا بول کر اُس کا سر کھا رہی ہوگی،
اُسے انتظار کرنا پتا نہیں کیوں اتنا بُرا لگ رہا تھا،

اوو ہوو اتنی فکر خیر تو ہے نامسٹر غازان شاہ سَم تھنگ سَم تھنگ ہاں،
سیفی شرارت سے اُسے چھیرتا ہے،

بکواس نا کریار میں تو کسی کا بھلا کرنا چاہ رہا تھا اور تو کچھ نہیں،

جی جی بلکل غازی صاحب پہلے بھی لڑکیوں کو لفٹ دیتے رہے ہیں وہ بھی اتنی گرمی میں لیکن یہ نظارہ
میری ان گناہ گار آنکھوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا،
سیفی آنکھیں پٹپٹاتا اُسے زچ کر رہا تھا،

سیفی چُپ کر جا مجھے پہلے ہی عمار پر غصہ آ رہا ہے کتنی دیر لگا رہی ہے،

عمار کی بات سننے ہی تابانی کی نظر اُس کے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی پر پڑتی ہے،

جس میں وہی صبح والا خوبو سالڑکا بیٹھا اسی طرف دیکھ رہا تھا،
لیکن تابش کو بالکل بھی اچھا نہیں لگتا اُس کا تابش کو پہچان لینا،
تابش کی آنکھوں میں واضح ناپسندیدگی جاگتی ہے،

عمار آپ نے میرے بارے میں اس طرح سوچا مجھے اچھا لگا لیکن آپ فکرنا کریں میں چلی جاؤں گی،
اللہ حافظ کہتے ہی وہ قدم آگے بڑھا دیتی ہے،

اب اُس کے پاس پیدل چلنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں بچا تھا،
اور اس طرح اجنبی لڑکوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی،

ارے سُنیں مِس تابش پلیز گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی ہوں گی گاڑی میں،
لیکن وہ عمار کی بات سُنی اُن سُنی کر جاتی ہے،
اور تیز قدموں سے چلتی ہوئی اُن سے دور ہوتی چلی جاتی ہے،

اور عمار تبریز شاہ بیچاری سی شکل لے کر گاڑی میں آکر بیٹھ جاتی ہے،

اُسے اکیلی آتا دیکھ غازی کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیسا فیل کر رہا ہے،

عمار ایک چھوٹا سا کام تم سے نہیں ہوا باتیں تو ایسے کر کے گئی تھی جیسے کے۔ ٹو سر کر لوگی، ایک لڑکی کو لفٹ کے لیے نہیں منا پائی تم حد ہے ویسے، وہ عمار پر بھڑک اٹھتا ہے،

بھائی پلیز بس کریں ایک تو چیلنج ہار گئی ہوں اور اوپر سے آپ میری انسٹ کر رہے ہیں، میں نے اتنی کوشش کی پر وہ نہیں مانیں، آپ کو گاڑی میں بیٹھا دیکھ وہ ڈر کر بھاگ گئیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے، وہ بھی غازی کی بہن تھی حساب برابر کرنا جانتی تھی،

تم عمار پر غصہ کیوں کر رہے ہو میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ وہ ایسے اجنبی لوگوں کے ساتھ کبھی نہیں جائے گی وہ بھی لڑکوں کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں، تم کسی کی سنو تو ہی نا،

سیفی اُس کی کلاس لے ڈالتا ہے،

اب گھر چلو کافی ٹائم ہو گیا ہے بھوک بھی بہت لگی ہوئی ہے،

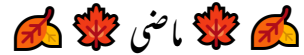
آنٹی ویٹ کر رہی ہوں گی،

بھائی وہ آئس کریم، عمارا منمناتی سی آواز میں بولتی ہے،

کوئی آئس کریم نہیں سارا موڈ خراب کر دیا اب چپ کر کے بیٹھو گھر جا کر کھانا کھا لینا،
کہتے ساتھ ہی غازی گاڑی سٹارٹ کر دیتا ہے،
تو عمارا بیچارہ سامنے لے کر رہ جاتی ہے،

اُس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر سیفی کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا دُنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا ہوتا ہے،
لیکن وہ ہنس کر اُسے اور ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا،
اسی لیے خاموش ہو جاتا ہے،

www.urdu novels mania.com



ابو جی میں نے کھانا بنا لیا ہے آجائیں گرم گرم گرم کھانا کھائیں اور مجھے دعائیں دیں،
عائلہ اپنے باپ کو پیار سے بلارہی تھی،

لیکن اُس کے ابو کوئی جواب نہیں دیتے ہیں،
تو وہ اپنے دوپٹے سے گیلے ہاتھ صاف کرتی کچن سے نکل کر باپ کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے،

وہ جیسے ہی دروازے کھول کر کمرے میں داخل ہوتی ہے تو ٹرپ اٹھتی ہے،
اُس کے ابو رو رو کر اللہ سے دعا مانگ رہے تھے،

ابو، ابو جی کیا ہوا آپ ایسے رو کیوں رہے ہیں؟
ابو پلیز بتائیں مجھے میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے،
وہ اپنے ہاتھوں سے شاہد صاحب کے آنسو صاف کرتی ہے،

اپنی بیٹی کی خوشیاں مانگ رہا ہوں اپنے رب سے کہ اپنے جیتے جی اپنی بیٹی کی خوشیاں دیکھ لوں،
زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے میں تمہیں اپنے گھر کا ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں،

تمہیں پتا ہے میرے دوست احسان کا انہوں نے اپنے بیٹے حسن کے لیے تمہیں مانگا ہے،
تمہاری ماں زندہ ہوتی تو یہ سب باتیں وہ تم سے کرتی،
بیٹا حسن اچھا لڑکا ہے میرا دیکھا بھالا ہے وہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گا میری بچی،

ابو پلیز میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی،
وہ بھرائی ہوئی آوازیں باپ کو اپنا فیصلہ سناتی ہے،

ارے پگلی تو سوچ بھی نہیں سکتی تجھے اپنے گھر میں ہنستا مسکراتا ہوا دیکھ میں پھر سے جی اٹھوں گا،
میری بچی انکار مت کرنا تو میری فرمانبردار بیٹی ہے،
میں احسان کو زبان دے چکا ہوں،

ابو یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟
میں اگر چلی گئی تو آپ کا خیال کون رکھے گا،

میری فکر مت کرو بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں،
اور ملازم ہوں گے میرے پاس بس میں تمہیں اپنے گھر میں ہنستا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں،
میری یہ خواہش پوری کر دے میری بچی،

ٹھیک ہے ابو آپ کی خوشی کے لیے تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں، آپ ہی تو میرا سب کچھ ہیں،

بیٹی کی رضامندی سن کر شاہد صاحب خوشی سے اُس کا ماتھا چوم لیتے ہیں،

اور جائے نماز سے اُٹھ جاتے ہیں،

پھر دونوں باپ بیٹی کھانا کھانے کمرے سے باہر نکل جاتے ہیں،

کھانا کھانے کے بعد وہ احسان صاحب کو کال کر کے رشتہ پکا ہو جانے کی خوش خبری سناتے ہیں،

یہ خبر سنتے ہی احسان صاحب کہتے ہیں،

شاید ہم اپنی بیٹی کو جلد ہی اپنے گھر لانا چاہتے ہیں،

ہاں یار کیوں نہیں عائکہ اب تمہاری ہی بیٹی ہے،

وہ اپنے باپ کی خوشی کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتی تھی، اُس نے اپنے ابو کو آج تک اتنا خوش نہیں دیکھا تھا،

آج وہ اپنے ابو کی خوشی میں بہت خوش تھی،

یہ جانے بغیر کہ شاید یہ خوشی دونوں باپ بیٹی کی آخری خوشی تھی،

اور اس خوشی میں عائکہ نے شاید صاحب کو شادی سادگی سے کرنے کے لیے بھی منالیا تھا،

دن گزرتے گئے اور آج وہ دن بھی آگیا تھا جس دن کا انتظار ہر لڑکی کو ہوتا ہے،

آج وہ عائلہ شاہد سے عائلہ حسن بن چکی تھی،

وہ بھی سب لڑکیوں کی طرح آنکھوں میں سنہرے خواب سجائے آنے والے خوبصورت وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی،

اور پھرے پر شرمیلی سی مسکان رقص تھی،

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر وہ خود میں سمٹ سی جاتی ہے،

یہ وقت یہ رات ہر لڑکی کے لیے بہت نئی اور دلکش ہوتی ہے،

لیکن شاید عائلہ اُن خوش قسمت لڑکیوں میں سے نہیں تھی،

www.urdu novelsmania.com

وہ اپنی شرم سے جھکی پلکیں اٹھا کر اپنے جیون ساتھی کو دیکھتی ہے تو ساکت رہ جاتی ہے،

اُس کا مجازی خُدا لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا ہوا اُس کی طرف بڑھ رہا تھا،

اُس کی شیروانی کے سارے بٹن کھلے اور بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے،

عائلہ کے لیے یہ سب حیران کن ہوتا ہے،

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ شادی کی پہلی رات اُس کا شوہر اس حال میں اُس کے سامنے آئے گا،

وہ بچی نہیں تھی کہ سمجھنا سکتی کہ اُس کا شوہر کیا پی کر کمرے میں آیا ہے،

اس سوچ کے آتے ہی وہ اندر تک کانپ جاتی ہے،

اُس کے ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگتے ہیں،

اس سے پہلے کہ وہ اپنا بچاؤ کرتی حسن بیڈ پر اُس کے قریب بیٹھ کر اُس کا ٹھنڈا کپکپاتا ہاتھ تھام چکا تھا،

اور اُسے سنسنیلے کا موقع دیے بغیر ایک ہی جھٹکے میں اُسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے،

اور وہ اُس کے چوڑے سینے سے آ لگتی ہے،

وہ اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرتی ہے لیکن اُس شیطان سے وہ اپنا آپ بچا نہیں پاتی ہے،

وہ اُس کی نسوانیت کی دھجیاں اڑا دیتا ہے اُس کے موم سے نازک وجود کو چھلنی کر دیتا ہے،

اُسے بالکل بھی ہوش نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے،

نارمل مرد کبھی بھی اپنی عزت اپنی بیوی کے ساتھ درندوں جیسا سلوک نہیں کرتا،

لیکن حسن نارمل مرد نہیں تھا،

مشراب پینا، نشہ کرنا اور لڑکیوں سے غلط تعلقات اُس کا شوق تھا،

وہ اُس کے نرم و نازک وجود کو کسی درندے کی طرح نوچ کر نیند کی وادی میں اُتر چکا تھا،

وہ بیچاری اپنا ٹوٹا، بکھرا اور دکھتا وجود لے کر زمین پر بیٹھتی چلی جاتی ہے،

کیونکہ وہ ظالم انسان اپنا کام کرتے ہی اُسے بیڈ سے نیچے پھینک چکا تھا،
عائلہ کے سارے جسم پر اُس کی حیوانیت کے نشان بن چکے تھے،
اُسے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ اپنی قسمت پر روئے، چخے، چلائے اپنا زخمی وجود کس کو دکھائے کوئی مرہم
لگانے والا بھی نہیں تھا،

ایک باپ ہی ہے وہ اگر اپنی پھول سی بیٹی کو اس حال میں دیکھ لے تو جیتے جی مر جائے،
وہ اس قدر ساکت بیٹھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے کو پتھر کے مجسمے کا گمان ہو،
اُس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ اپنی بربادی پر آنسو بہا سکتی،
وہ چُپ چاپ اُٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی واشروم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



وہ گھر میں داخل ہوتے ہی ماں کو سلام کرتی ہے،

وعلیکم اسلام آگئی میری بیٹی بہت دیر کر دی،

بس امی کچھ نا پوچھیں اتنی گرمی اوپر سے کوئی رکشہ بھی نہیں مل رہا تھا تو پیدل چل کر آنا پڑا اُف تھک گئی
میں تو،
وہ تھکی تھکی سی صوفے پر نیم دراز ہو جاتی ہے،

اچھا چلو کوئی بات نہیں جاؤ ہاتھ منہ دھو کر آؤ میں کھانا گرم کرتی ہوں،
آج میری بیٹی کو جاب ملنے کی خوشی میں، میں نے تمہاری پسند کا بھنڈی گوشت بنایا ہے،

اوو واہی آپ کتنی اچھی ہیں مجھے سچ میں بہت بھوک لگی ہوئی ہے،
بس میں ابھی فریش ہو کے آئی، وہ ماں کے ماتھے پر پیار کرتی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے،

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آتی ہے تو عاتلہ بیگم کھانا گرم کیے اُسی کے انتظار میں بیٹھی ہوتی ہیں،

www.urdu novelsmania.com

پھر وہ دونوں ماں بیٹی کھانا کھانے لگتی ہیں،،،

جیسے ہی گاڑی پورچ میں آ کر رکتی ہے وہ پھولے ہوئے منہ کے ساتھ بنا کسی سے کچھ کہے اندر بھاگ
جاتی ہے،

یار غازی تُو نے کچھ زیادہ ہی بول دیا۔ بچاری کو،
دیکھ کیسے گول گپے کی طرح منہ پھولا ہوا ہے،

ارے چھوڑا ایسے ہی کر رہی ہے ایک آئس کریم سے مان جانا ہے اُس نے،
چل اندر کھانا کھاتے ہیں،
وہ دونوں باتیں کرتے اندر کو بڑھ جاتے ہیں،

اسلام و علیکم،

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی وہ بلند آواز سے سلام کرتے ہیں،
جہاں آمنہ بیگم اور تبریز شاہ بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے ہیں،

وہ دونوں بڑی محبت سے اُن کے سلام کا جواب دیتے ہیں،

پاپا آج آپ آفس سے جلدی آ گئے ہیں،

غازی باپ سے پوچھتا ہے،

ارے بیٹا جی ہم آئے کہاں ہیں بلکہ بلوائے گئے ہیں،

تمہاری ماں نے کال کی تھی کہ لچنگھر آ کر کریں تو ہم سب کام چھوڑ کر بھاگے چلے آئے ہیں،

ہاھاہا ماما نے اتنے پیار سے جو بلایا ہے آپ کو آنا تو تھا ہی،

اور سیفی بیٹا کیسے ہو گھر میں بھی سب ٹھیک ہیں،
تبریز شاہ سیفی سے پوچھتے ہیں،

جی انکل الحمد للہ سب ٹھیک ہیں،

بیگم صاحبہ کھانا لگ گیا ہے،



ٹھیک ہے نجمہ تم جاؤ ہم آ رہے ہیں،

ملازمہ کو جواب دیتے ہی وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہیں،

چلیں باقی باتیں بعد میں کر لیجیے گا پہلے کھانا کھالیں،

تو سب ایک ساتھ ڈائننگ ہال کی طرف بڑھ جاتے ہیں،

کھانا اچھے اور خوشگوار ماحول میں کھایا جاتا ہے،

اچھا آئی اب میں چلتا ہوں،
سیفی کھانا کھاتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے،

یار چائے پی کر چلے جانا آج اتنے دنوں کے بعد تم سے ملاقات ہوئی ہے،

انگل میں ضرور چائے پیتا پر رابعہ کا میج آیا ہے اُسے یونی سے پک کرنا ہے ڈرائیور شاید ماما کو کہیں لے کر گیا ہو گا،

سیفی اپنی ماں کو بولنا کافی دن ہو گئے انہوں نے چکر ہی نہیں لگایا،

novels mania
www.urdu novels mania.com

جی آئی میں بول دوں گا،
وہ اللہ حافظ کہتا باہر نکل جاتا ہے لیکن جاتے ہوئے وہ ایک خاص نظر پھولے منہ والی لڑکی پر ڈالنا نہیں بھوتتا ہے،

یار غازی یہ لوگ آج چُپ چُپ سے کیوں ہیں اور منہ بھی پہلے سے زیادہ پھولا ہوا لگ رہا ہے،
تبریز شاہ بیٹی کو ایک نظر دیکھ کر بیٹے سے مخاطب ہوتے ہیں،

ہاھاھاھا، تو غازی کا قہقہہ چھوٹ جاتا ہے،

پاپا بھائی کو چپ کر والیں ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔

غازی،،، آمنہ بیگم بیٹے کو چُپ رہنے کا کہتی ہیں،

خبردار اگر کسی نے میری بیٹی کو تنگ کیا،
 بولو پا پا کی جان کیا ہوا ہے؟

تو وہ اپنے بھائی کو شرارتی نظروں سے دیکھتی ہے جیسے کہہ رہی ہو اب بیچ کے دکھاؤ پکووووو

غازی کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوتا ہے تو وہ جھٹ سے بول پڑتا ہے،

کچھ نہیں پایا راستے میں اس نے آئس کریم کھانے کا بولا تھا جو میں نے نہیں کھلائی کہ گھر جا کر سب کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں آئس کریم شام کو کھلا دوں گا۔

ہے ناگڑیاااااا،

غازی بہت ہی میٹھے انداز میں بہن کو رشوت دیتا ہے،
 کے وہ تابش کو لفٹ دینے والی بات چھپالے،
 تو عمار اہنس پڑتی ہے،
 کیونکہ اُسے تو آس کریم سے مطلب ہوتا ہے جو اُس کا بھائی شام کو کھلانے والا تھا،
 تو وہ چپ کر جاتی ہے،

ماما میں سب کے لیے چائے بناؤں،



ٹھیک ہے بنا لاؤ،

اپنے پاپا کی اور میری چائے لاؤنج میں لے آنا،

گرٹیا میری کافی روم میں دے جانا پلیز،

وہ ٹھیک ہے بھائی کستی کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے،

اور غازی اپنے کمرے کا رخ کرتا ہے،،،

اچھا اُمی میں چلتی ہوں آج جاب کا پہلا دن ہے،
میں لیٹ ہی نا ہو جاؤں،
اور پریشان بلکل نہیں ہونا،
وہ ماں سے ملتی سکول کے لیے نکل جاتی ہے،

اگر آج پھر رکشہ نا ملا تو پکا لیٹ ہو جاؤں گی،

اتنے میں پاس سے ایک رکشہ گزرتا ہے تو وہ سکول کا نام بتاتی رکشے میں بیٹھ جاتی ہے،

www.urdu novels mania

جب وہ سکول پہنچتی ہے تو اسمبلی سٹارٹ ہو چکی تھی،
وہ سب ٹیچرز کو سلام کرتی اُن کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہے،

اسمبلی ختم ہونے کے بعد سب ٹیچرز سٹاف روم میں آ جاتی ہیں،

تابلش تم عبایا نہیں اُتارو گی کیا، ۹۹۹

اُسے عبایا نا اُتار تے دیکھ ٹیچر فوزیہ اُس سے پوچھتی ہیں،

ٹیچر فوزیہ میں جہاں بھی جاؤں ایسے ہی رہتی ہوں،
اب تو عادت ہو گئی ہے عبایا میں رہنے کی،

تم نے تو ہم سب کو دیکھ لیا ہے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی تمہیں نہیں دیکھا ہے،
عبایا نہیں اُتارنا چاہتی مت اُتارو نقاب تو ہٹا ہی سکتی ہو،
اس سے پہلے کے ٹیچر عائشہ اُسے نقاب اُتارنے پر فورس کرتیں ملازمہ سٹاف روم میں آتی ہے،

پرنسپل صاحبہ کہہ رہی ہیں جلدی جلدی اپنی کلاسز میں جائیں باقی باتیں بریک ٹائم میں کر لیجیے گا،

اوو و تیری میم آ بھی گئیں،
www.urdu novels mania.com

چلو سب جلدی سے چلو نہیں تو صبح صبح ڈانٹ پڑ جاتی ہے،
ٹیچر آسیہ سب کو کہتی خود بھی اپنا سامان اُٹھاتی سٹاف روم سے باہر نکل جاتی ہے،

ٹیچر تابش آپ کو میم آفس میں بلا رہی ہیں،
تو وہ سر اثبات میں ہلاتی ملازمہ کے ساتھ پرنسپل کے آفس کی طرف بڑھ جاتی ہے،

باقی سب بھی اپنی اپنی کلاسز میں چلی جاتی ہیں،

آفس کے دروازے پر دستک ہونے کی آواز پر آمنہ بیگم یس کم ان کہتے دروازے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں،

اجازت ملتے ہی وہ آفس میں داخل ہوتی ہے اور انہیں سلام کرتی ہے،

وعلیکم اسلام مس حسن آئیں بیٹھیں،
کیسی ہیں آپ؟



الحمد للہ میم میں بالکل ٹھیک ہوں،

مس حسن آپ کے گھر میں کون کون ہے؟

میم میں اور میری امی،

اور آپ کے والد،؟؟؟

وہ نہیں ہیں میم،

اوو و سوری، اور کوئی بہن بھائی؟

نومیم میں اکلوتی ہوں،

آپ کی والدہ کیا کرتی ہیں؟

میم وہ گھر پر ہی ہوتی ہیں،



نام کیا ہے آپ کی والدہ کا؟

عائشہ شاہد،

اوکے اب ذرا کام کی بات کر لیں،

جی میم ضرور،

میں نے آپ کو اُس لیے بلایا ہے کہ آپ سے پوچھ کر فیصلہ کیا جائے کہ آپ کس کلاس کو آسانی سے پڑھا سکتی ہیں،

میم آپ کو جو ٹھیک لگے آپ وہی کلاس مجھے دیں میں پوری محنت اور ایمانداری سے اپنا کام کروں گی،

چلیں ٹھیک ہے پھر آپ کو 7th کلاس دی جاتی ہے،

آئیں میرے ساتھ،

یہ کہتے ہی آمنہ بیگم کرسی سے اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتی ہیں،

تو وہ بھی اُن کے ساتھ چل پڑتی ہے،،،



حسن آپ کی چائے،

میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے اپنا یہ منوس وجود لے کر میرے سامنے مت آیا کرو، تمہیں اثر کیوں نہیں ہوتا دفع ہو جاؤ یہاں سے دور ہو جاؤ میری نظروں سے جاہل عورت،

حسن کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بیوی ہوں آپ کی، نکاح کر کے لے کے آئیں ہیں آپ بھاگ کے نہیں آئی ہوں جو اس طرح کا سلوک کرتے ہیں آپ میرے ساتھ،

بہت زبان چلنے لگی ہے کاٹ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا سمجھی،

اور بیوی، کون سی بیوی ہاں بولو کون سی بیوی؟

وہ بیوی جو میرے سر پر تھوپ دی گئی ہے،

نفرت کرتا ہوں میں تم سے،

میرا باپ خود تو مر گیا لیکن تمہیں میرے سر پر سوار کر گیا،

دفع ہو جاؤ یہاں سے،

وہ دونوں ہاتھوں سے اُسے دھکا دیتا ہے،

وہ اس اچانک لگنے والے دھکے سے سنبھل نہیں پاتی ہے اور اوندھے منہ زمین پر گر جاتی ہے،

اور ایک دردناک چیخ اُس کے منہ سے نکلتی ہے،

وہ شدید تکلیف کی وجہ سے اپنے دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھ لیتی ہے جہاں ایک ننھی سی جان پل رہی تھی، وہ دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے درد سے چلا رہی تھی، لیکن اُس پتھر دل انسان کو ذرا رحم نہیں آتا ہے، نااہنی بیوی پر نا اپنے ہونے والے بچے پر، وہ اُس کے پیٹ پر ٹھوکر مارتا اُسے اُسی حال میں چھوڑ کر کمرے سے اور پھر گھر سے نکلتا چلا جاتا ہے،

ملازمہ جو کچن میں کام کر رہی تھی عائدہ کی دردناک چیخیں سنتی بھاگ کر اُس کے کمرے میں آتی ہے، تو اپنی بیگم صاحبہ کو تکلیف سے تڑپتا دیکھتی ہے، اور بھاگ کر اپنے شوہر کو بلا کر لاتی ہے، جو اسی گھر میں چوکیدار تھا، دونوں اپنی بیگم صاحبہ کو گاڑی میں ڈال کر قریبی ہسپتال لے جاتے ہیں، لیکن جانے سے پہلے وہ شاہد صاحب کو کال کرنا نہیں بھولتے ہیں،،،

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو؟

شاہد صاحب گھبرائے ہوئے سے اُن دونوں سے پوچھتے ہیں، ملازمہ اور چوکیدار میں نظروں کا تبادلہ ہوتا ہے،

وہ صاحب جی بیگم صاحبہ سیڑھیوں سے گر گئی تھیں تو ہم جلدی سے انہیں یہاں لے آئے ہیں،

اور حسن کہاں ہے وہ ساتھ کیوں نہیں ہے؟

شاہد صاحب بے چینی سے پوچھتے ہیں،

صاحب جی چھوٹے صاحب تو کہیں گئے ہوئے ہیں ہم نے انہیں کال کی ہے پر وہ اٹھا نہیں رہے ہیں،
ملازمہ نظریں زمین پر گاڑے بول رہی تھی،

کیونکہ جھوٹ بولنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی،

وہ اپنی بیگم صاحبہ کو پچھلے دس ماہ سے جس حال میں دیکھ رہی تھی شاہد صاحب کو بتانے کی اُس میں
ہمت نہیں تھی،

www.urdu novelsmania.com

اتنے میں ڈاکٹر باہر آ کر اُن سے پوچھتی ہے،

پیشنٹ کے ساتھ کون ہے؟

میں ہوں ڈاکٹر کیسی ہے میری بچی وہ ٹھیک تو ہے نا؟

دیکھیں بلیڈنگ بہت زیادہ ہو رہی ہے اور چوٹ بھی کافی آئی ہے،
ماں اور بچے میں سے ہم ایک کو ہی بچا سکتے ہیں،

یہ سننے ہی شاہد صاحب لڑکھڑا جاتے ہیں تو ڈاکٹر انہیں حوصلہ دیتی ہے،

ڈاکٹر میری بیٹی کو بچالیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں،
بیٹی کی تکلیف پر شاہد صاحب کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں،

آپ بس دعا کریں ہم پوری کوشش کریں گے ماں اور بچے دونوں کی جان بچ جائے،
آپ فارم فل کریں اور فیس بھی جمع کروادیں،
یہ کہتے ہی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ جاتی ہے،
اور باہر وہ تینوں عائلہ اور اُس کے بچے کے لیے دعا گو ہوتے ہیں،

کافی دیر بعد آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلتا ہے تو سب جلدی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھتے ہیں،

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے ماں اور بچی دونوں بالکل ٹھیک ہیں،
کچھ دیر تک انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا،

پھر آپ اُن سے مل سکتے ہیں،

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی بیٹی اب دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکے گی،
ڈاکٹر یہ بُری خبر سناتے ہی وہاں سے چلی جاتی ہے،
پیچھے کھڑے اُس باپ کے دل میں ایک ٹیس سی اُٹھتی ہے،
پھر وہ دونوں میاں بیوی شاہد صاحب کو سنبھالتے ہیں انہیں حوصلہ دیتے ہیں،،،



غازی اپنے آفس میں بیٹھا کام میں بُری طرح بڑی نظر آ رہا تھا کہ اُس کا فون بجنے لگتا ہے،

www.urdu novels mania.com

اسلام و علیکم ماما،

کیا ہوا ڈرا نیور نہیں آیا؟

چلیں ٹھیک ہے پھر میں آتا ہوں آپ کو لینے،،،

اُس کا سارا دن بچوں کے ساتھ اتنا بڑی گُزرا کہ ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا تھا،

ہوش تو اُسے تب آتا ہے جب ظہر کی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی ہے،
تو وہ بچوں کو خاموش رہنے کا کہہ کر نماز پڑھنے کی نیت سے سٹاف روم کی طرف چل پڑتی ہے،

سٹاف روم میں داخل ہوتے ہی وہ پورے کمرے میں نظریں گھماتی ہے لیکن وہاں نماز پڑھنے کی جگہ
ہی نہیں ہوتی ہے،

ہر طرف چیر زاور ٹیبلز پڑے ہوتے ہیں،

تو وہ سوچ میں پڑ جاتی ہے کہ اب کیا کرے،

پھر کسی سوچ کے آتے ہی وہ سٹاف روم سے نکل کر پرسنل کے آفس کی طرف بڑھ جاتی ہے،

یس کم ان کی آواز سنتے ہی وہ اندر داخل ہو جاتی ہے،
جہاں آمنہ تبریز شاہ شاید گھر جانے کی تیاری کر رہی تھیں،

www.urdu novels mania.com

اُسے دیکھتے ہی آمنہ بیگم اُس سے پوچھتی ہیں،

جی مَس تابش آپ کو کوئی کام تھا؟

جی میم مجھے نماز پڑھنی ہے سٹاف روم میں جگہ ہی نہیں ہے گھر جا کے پڑھوں گی تو دیر ہو جائے گی،

تابش اپنے آنے کا مقصد بتاتی ہے،

کوئی بات نہیں آپ یہاں پڑھ لیں جن ٹیچرز نے بھی نماز پڑھنی ہوتی ہے وہ یہیں پڑھتی ہیں آپ بھی پڑھ لیا کریں،

وہ سامنے الماری میں جائے نماز پڑا ہے،
میں اتنی دیر میں ایک رائونڈ لے آتی ہوں،
کہتے ہی آمنہ بیگم آفس سے باہر نکل جاتی ہیں اور وہ وضو کرنے واشروم کی طرف بڑھ جاتی ہے،،،

وہ گاڑی سے نکل کر چوکیدار کی طرف بڑھتا ہے،
اُن سے سلام دعا کر کے وہ سکول میں داخل ہوتا ہے،
اور سیدھا پرنسپل کے آفس کی طرف بڑھ جاتا ہے،

وہ جیسے ہی آفس کا دروازے کھول کر اندر داخل ہوتا ہے تو ٹھٹک کر رُک جاتا ہے،
اُس کے قدم آگے چلنے سے انکاری ہو جاتے ہیں،
وقت جیسے تھم سا جاتا ہے،

اور وہ یک ٹک بنا پلکیں جھپکائے اُس پر پیچھے کودیکھنے لگتا ہے،
جو دنیا جہاں بھلائے اپنے رب سے دُعا مانگنے میں مصروف تھی،

غازی کے لیے یہ منظر بہت ہی دلکش ہوتا ہے،

ایسا نہیں تھا کہ اُس نے حسین لڑکیاں نہیں دیکھی تھیں،
اُس کے سوشل سرکل میں بہت سی حسین لڑکیاں رہی تھیں،
مگر وہ اتنا مکمل حُسن اور پاکیزگی دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے،
بلیک اسکارف کے ہالے میں اُس کا چہرہ چمک رہا تھا،
گلابی لب آہستہ آہستہ ہل رہے تھے،
وہ نظریں اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر جمائے نا جانے خُدا سے کیا مانگ رہی تھی،

غازی کو لگتا ہے وہ کبھی بھی یہاں سے ہل نہیں سکے گا، اس خوبصورت لمحے کے سحر سے نکل نہیں
پالے گا،

www.urdu novels mania.com

وہ دعا مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیرتی ہے،
اور اُٹھ کر جائے نماز تہ کرنے لگتی ہے،
اس بات سے انجان کہ کوئی آنکھوں میں دل لیے اُس کے معصوم حُسن کو تک رہا ہے،

وہ جائے نماز رکھنے الماری کی طرف بڑھتی ہے،

وہ جیسے ہی اپنی نظریں اٹھاتی ہے تو اُس کی نظریں سامنے بُت بنے کھڑے انسان پر جم جاتی ہیں، جو سب کچھ بھلائے بڑی فرصت سے اُس کا دیدار کر رہا تھا،

تابی کو ایک منٹ کے لیے حیرانگی ہوتی ہے پھر وہ حیرانگی غصے میں بدل جاتی ہے، اور ساتھ ہی اُسے کل لفٹ والی بات بھی یاد آ جاتی ہے، تو وہ شدید غصے سے اپنا رُخ موڑ لیتی ہے،

اُس کے رُخ موڑتے ہی غازان شاہ صاحب ہوش کی دُنیا میں قدم رکھتے ہیں،

غازی شرمندہ سا ہو جاتا ہے کہ اُسے اس طرح کسی لڑکی کو نہیں دیکھنا چاہیے تھا،

www.urdu novels mania.com

آئی ایم سوری،

مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ آفس میں ہوں گی میں تو ماما کو لینے آیا تھا،
اُس کی آواز میں واضح شرمندگی تھی،

وہ راؤنڈ پر گئی ہیں،

تابش ویسے ہی رُخ موڑے کھڑی جواب دیتی ہے،

او کے سوری اگین پلیز۔۔۔

اٹس او کے آئندہ احتیاط کیجیے گا،

وہ سوری کرتا جلدی سے آفس سے باہر نکل جاتا ہے،

باہر آتے ہی وہ ایک لمبی سی سانس ہوا کے سپرد کرتا ہے،

اور اُس لمحے کے سحر سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے،

جو اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا،

یہ کیا ہو گیا تھا مجھے میں اُسے اس طرح گھور گھور کر کیوں دیکھ رہا تھا؟

کیا سوچ رہی ہو گی وہ میرے بارے میں کے میں نے کبھی کوئی لڑکی نہیں دیکھی ہے،

وہ خود پر افسوس کرتا ماں کو ڈھونڈنے آگے بڑھ جاتا ہے،

بد تمیز کہیں کا کیسے گھور رہا تھا مجھے جیسے پہلے کبھی کوئی لڑکی نہیں دیکھی،

وہ غصے سے کھولتی جلدی سے جائے نماز الماری میں رکھتی ہے،

اور اس کا راف ٹھیک کرتی اپنی کلاس کی طرف بڑھ جاتی ہے،

آفس میں جو ہوا اُس کے ذہن سے محو ہو چکا تھا،
لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ دوسرا شخص اس لمحے کو کبھی بھول نہیں پائے گا،

اُف ماما آپ یہاں ہیں میں نے آپ کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا،
غازی ماں کو دیکھ کر دہائی دیتا ہے،

ناسلام نادعا غازان شاہ آپ مینرز بھولتے جا رہے ہیں،

اوو و سوری میڈم نانہ،
اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ؟

و علیکم اسلام غازی صاحب آپ نے ہمارا حال چال پوچھ لیا اب ہم بالکل ٹھیک ہیں،

ہا ہا ہا میڈم نانہ آپ نہیں بدلیں گی،

آمنہ بیگم دونوں کی گفتگو سن کر مُسکرا رہی تھیں کیونکہ وہ اُن کی دوستی سے واقف تھیں،
اچھا غازی میں آفس سے اپنی چیزیں وغیرہ اٹھالوں تم آ جانا پھر،

او کے نانلہ اللہ حافظ،
اللہ حافظ میم،

اور پھر میڈم جی شادی کب کروا رہی ہیں؟
ماں کے جاتے ہی وہ نانلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے،

تم نے تو میری طرف دھیان نہیں دیا اور کوئی ناکوئی مل ہی جائے گا مجھے بھی،

ہاھاھا میڈم جی بس کریں قسم سے بڑی ہنسی آرہی ہے،

ماموں کے گھر سے رشتہ آیا ہوا ہے گھر والے بھی سب راضی ہیں باقی جو اللہ کو منظور،
نانلہ اُسے اپنے رشتے کے بارے میں بتاتی ہے،

چلو اچھی بات ہے کہ سب راضی ہیں اب آپ کی شادی ہو ہی جانی چاہیے،

غازی کیا مطلب ہے تمہارا کہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں؟
نانلہ ماتھے پر بل ڈالے اُسے دیکھتی ہے،

ارے نہیں نہیں میری کیا مجال کے میں آپ کو بوڑھی کموں،
ابھی تو آپ جوان ہیں،
اس بات پر دونوں ہنسنے لگتے ہیں،،،

اُسی وقت تابش کلاس روم میں داخل ہوتی ہے،
تو وہ دونوں چپ کر جاتے ہیں،

غازی آنکھوں میں شرارتی سی چمک لیے اُسے دیکھتا ہے،
جس کا روشن چہرہ اب نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا،
تابش اُس کی طرف دیکھنے سے کتر رہی تھی،
غازی یہ بات سمجھ کر مُسکرا دیتا ہے،
وہ اُس کی جھجک اور نظریں چُرانا اچھی طرح سمجھ رہا تھا،

ٹیچر نائلہ چھٹی ہو گئی ہے آپ نے جانا نہیں ہے کیا؟
میں نے سوچا ہمارے گھر ایک ہی راستے پر ہیں تو ساتھ ہی چلتے ہیں،

ہاں تابش کیوں نہیں تم چلو میں بس ابھی آتی ہوں،
یہ سنتے ہی تابش فوراً سے پہلے کلاس روم سے باہر نکل جاتی ہے،

نانلہ کی نظر غازی پر پڑتی ہے جو مُسکرا کر دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گزر کر گئی تھی،

اہم اہم نائلہ اُسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے،
تو غازی چونک جاتا ہے اور کھسیا ناسا ہو کر ہنسنے لگتا ہے،

کیا چکر ہے بڑا مُسکرایا جا رہا ہے؟
نانلہ اُسے کھوجتی نظروں سے دیکھتی ہے،

کوئی چکر نہیں ہے میڈم جی اب چلیں اُٹھیں دیر ہو رہی ہے،
ماما ویٹ کر رہی ہوں گی،

پھر وہ دونوں کلاس روم سے باہر نکل آتے ہیں،

غازی اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے تو بتاؤ مجھے،

نائلہ ایک بار پھر اُسے کریدتی ہے،

ارے ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہے اگر ہوئی تو آپ کو ہی بتاؤں گا آخر آپ میری بیسٹ فرینڈ ہیں،
غازی ایک بار پھر اُسے یقین دلاتا ہے،

تو پھر اُسے دیکھ کر اتنی بڑی سی مسکراہٹ کیوں تھی تمہارے چہرے پر؟

اووو ہوو میڈم جی میں نے اُسے دو تین بار دیکھا ہے وہ عبایا اور اسکارف میں ہی ہوتی ہے،
تو اُسے دیکھ کر یہی سوچ رہا تھا پتا نہیں کیسی ہوگی؟
غازی بروقت بات بناتا ہے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ویسے تابش اچھا ہی کرتی ہے جو خود کو چھپا کر رکھتی ہے،

وہ کیوں میڈم جی، ۹۹۹

کیا وہ کوئی جنت کی خور ہے، ۹۹۹

جی غازی صاحب خور ہی سمجھ لو ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہے،

اور تم نے اُس کی آواز سُنی وہ بولتی بھی بہت پیارا ہے،

آج تو اُس کا پہلا دن تھا ہم نے بھی اُسے بریک ٹائم میں دیکھا تھا،

وہ عبایا نہیں اُتارتی ہے بس چہرے سے ذرا سا نقاب ہٹا لیتی ہے اور اتنے میں ہی بہت پیاری لگتی ہے،

نانلہ تابش سے کچھ زیادہ ہی امپریس نظر آرہی تھی،

اچھا جی اگر اتنی ہی پیاری ہے تو ہمیں بھی اُن کے حُسن کی ایک جھلک دکھا دیں،

غازی اپنی باتوں سے یہی ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے تابش کو نہیں دیکھا ہے،

حالانکہ وہ تابش کو اچھی طرح دیکھ چکا تھا،

غازی تم باز نہیں آؤ گے،
وہ مجھے ایسی ویسی لڑکی نہیں لگتی ہے،
www.urdu novels mania.com

ایسا ناہو کے تم اُسے کچھ کہو اور وہ تمہاری شکایت لے کر تمہاری ماما کے پاس پہنچ جائے،

نانلہ اُسے ڈراتی ہے تو غازی ہنس دیتا ہے،

نہیں نہیں میڈم جی میں ایسا کچھ نہیں کروں گا،

وہ باتیں کرتے کرتے آفس کے قریب پہنچ چکے تھے،

غازان چلیں بیٹا دیر ہو رہی ہے،
آمنہ بیگم بیٹے کو دیکھ کر کہتی ہیں،

او کے میڈم نانہ اللہ حافظ اور اُن کی ایک جھلک دکھانے والی بات پر غور ضرور کرئیے گا،
وہ نانہ کو خدا حافظ کہتا اپنی ماں کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھ جاتا ہے،
اُن کے جاتے ہی نانہ اور تابش بھی اپنے راستے پر چل پڑتی ہیں،

وہ جیسے ہی گاڑی میں بیٹھنے لگتا ہے تو اُس کا موبائل رینگ کرنے لگتا ہے،
ماما آپ ویٹ کریں میں یہ کال سُن کر ابھی آیا بہت ضروری کال ہے،
وہ کال سُننے ایک سائیڈ پر کھڑا ہو جاتا ہے،
کال سُنتے ہوئے اُس کی نظر اُن دونوں پر پڑتی ہے جو باتیں کرتی ہوئیں گھر جا رہی تھیں،

www.urdu novels mania.com

اُن دونوں میں کافی دوستی ہو گئی تھی جس میں زیادہ ہاتھ نانہ کا تھا کیونکہ وہ ایک شوخ سی لڑکی تھی جو سب
کے ساتھ کھل مل جاتی تھی،

نانہ کا گھر آتے ہی وہ تابش کو اندر آنے کا کہتی ہے،
تابش آویار میں تمہیں اپنے گھر والوں سے ملواتی ہوں،

نہیں نائلہ پھر کسی دن سہی ابھی کافی ٹائم ہو گیا ہے،
 نائلہ بھی زیادہ اصرار نہیں کرتی ہے کیونکہ اُسے تابش کی طبیعت کا اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کافی سمجھدار
 لڑکی ہے،

ایسے اتنی جلدی وہ کسی کے گھر نہیں جائے گی،

چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی،
 نائلہ اُسے اللہ حافظ کستی گھر کے اندر چلی جاتی ہے اور تابش اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاتی ہے،،،

وہ جیسے ہی گاڑی میں آ کر بیٹھتا ہے تو آمنہ بیگم اُسے ڈانٹنے لگتی ہیں،
 غازی کتنا ٹائم لگا دیا تم نے ایک فون کال سننے میں،

www.urdu novels mania.com

ارے ماما آفس سے کال تھی تو اینڈ کرنی پڑی،

اچھا ٹھیک ہے اب چلو،

تو غازی گاڑی سٹارٹ کرتا گھر کے راستے پر ڈال دیتا ہے،،،

اُس کا گہرا بھی دور تھا اسی لیے وہ تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی،

کے ایک بلیک کلر کی گاڑی ایک جھٹکے سے اُس کے پاس آ کر رکتی ہے،
تو وہ ڈرجاتی ہے،

لیکن جب وہ گاڑی کی طرف دیکھتی ہے تو اُس کے ماتھے پر لاتعداد شکنیں پڑ جاتی ہیں،
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے غازی کو دیکھ کر اُسے آفس والا واقعہ یاد آ جاتا ہے،

اتنے میں گاڑی کا شیشہ نیچے سرکتا ہے اور آمنہ بیگم اُسے بلاتی ہیں،
آؤ تاباش ہم تمہیں ڈراپ کر دیتے ہیں،

کوئی بات نہیں میم میں چلی جاؤں گی،
وہ دھیمی سی آواز میں کہتی ہے،

کیوں کوئی بات نہیں ہے آؤ شاباش ہم بھی اُسی راستے سے جا رہے ہیں تمہیں بھی ڈراپ کر دیں گے،
چلو گاڑی میں بیٹھو شاباش،

وہ آمنہ بیگم کی بہت عزت کرتی تھی،
 بار بار انکار کرنا اُسے اچھا نہیں لگ رہا تھا،
 تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے،

اُدھر آگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے غازان شاہ کے دل میں پُھلجھڑیاں پُھوٹ رہی ہوتی ہیں،
 اُس کا دل گارڈن گارڈن ہو جاتا ہے،
 وہ چوری چوری بیک ویو مرر سے گھبرائی ہوئی پری کو بھی دیکھ رہا تھا،

ماما لگتا ہے آپ کی نیوٹچر ایزی فیل نہیں کر رہی ہیں،
 غازی لب دبا لے اُس پر چوٹ کرتا ہے،

www.urdu novels mania
 نہیں نہیں میم ایسی کوئی بات نہیں ہے،
 وہ اتنا جھٹ سے جواب دیتی ہے کہ غازی کے ساتھ آمنہ بیگم کو بھی ہنسی آ جاتی ہے،

کوئی بات نہیں تابش میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم کیوں ایزی فیل نہیں کر رہی ہو،
 پر تم اکیلی جا رہی تھی جبکہ ہم بھی اُسی راستے سے جا رہے تھے تو اچھا نہیں لگتا کہ ہم پاس سے گزر
 جاتے،

تمہیں بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اوکے،
تو وہ جی میم کہہ کر چپ ہو جاتی ہے،

اب آپ اپنے گھر کا ایڈریس بھی بتا دیں یہ نا ہو کہ ہم آپ کو اپنے گھر لے جائیں اور آپ ڈر سے بے
ہوش ہو جائیں،
غازی اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا کر اُسے کہتا ہے،

تابش کی نظریک ویو مرر کی طرف اُٹھتی ہے،
وہ بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا،

غازی کی آنکھوں میں شرارت تابش کو صاف نظر آ جاتی ہے،
تو وہ جلدی سے اپنی نظریں جھکا تی اُسے ایڈریس بتانے لگتی ہے،

www.urdu novelsmania.com

تابش کے اس طرح نظریں جھکانے سے غازان شاہ کے وجیہہ چہرے پر پیاری سی مسکان اپنی
جھلک دکھا کر معدوم ہو جاتی ہے۔۔۔

بس یہیں روک دیں میرا گھر آگیا ہے،

تابش کے کہتے ہی وہ گاڑی روک دیتا ہے،

میم پلیز اندر آئیں نا میں آپ کو اپنی اتی سے ملواتی ہوں،

ارے نہیں تابش پھر کسی دن ضرور آئیں گے تمہارے گھر،

میم پلیز چلیے نا،

آپ نے مجھے گھر ڈراپ کرنے کا کہا تو میں نے آپ کی بات مان لی تھی پلیز میم انکار مت کریں،
تو اُس کی بات پر آمنہ بیگم مسکرا دیتی ہیں،
اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آتی ہیں،

ماما،

ماں کا ارادہ بھانپ کر وہ بے ساختہ ماں کو پکارتا ہے،

غازی تم گاڑی میں بیٹھ کر میرا ویٹ کرو میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں،

باہر ویٹ کرنے کا سُن کر غازی کے ارمانوں پر اوس پڑ جاتی ہے اور اُس کا منہ لٹک جاتا ہے،

کوئی بات نہیں میم گھر میں امی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا یہ آنا چاہیں تو آ سکتے ہیں،
ایسے باہر ویٹ کرنا اچھا نہیں لگتا ہے،

غازی یہ سنتے ہی جھٹ سے گاڑی سے باہر نکل آتا ہے کہ کہیں ماما انکار ہی نا کر دیں،

اور پھر وہ سب گھر کے اندر داخل ہو جاتے ہیں،

گھر نا زیادہ چھوٹا ہوتا ہے نا زیادہ بڑا،
گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے چھوٹا سا لان تھا جس میں رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے،
غازی کو وہ گھر بہت خوبصورت لگتا ہے،

تابش اُنہیں لاؤنج میں لے آتی ہے،

میم پلیز آپ لوگ بیٹھیں میں امی کو بلا کر لاتی ہوں،

کستے ہی وہ عائلہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے،
جہاں وہ نماز پڑھ کر جائے نماز تہہ کر رہی تھیں،

امی جلدی باہر چلیں میرے سکول کی پرنسپل آئی ہیں اور ساتھ ان کا بیٹا بھی ہے،
میں پیدل گھر آ رہی تھی تو میم نے مجھے لفٹ دے دی،
اسی لیے میں انہیں گھر لے آئی ہوں،
ایسے گیٹ سے واپس موڑنا مجھے اچھا نہیں لگا،
وہ ماں کو تفصیل بتاتی انہیں ساتھ لیے لاؤنج میں چلی آتی ہے،

آمنہ بیگم کھڑی ہو کر ان سے گلے ملتی ان کا حال چال پوچھتی ہیں،
غازی بھی اٹھ کر ان کے سامنے اپنا سر جھکا رہا ہے،
تو عائلہ بیگم پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہیں،

غازان کو اپنی امی سے سر پر پیار لیتے دیکھ تابش کو بہت اچھا لگتا ہے،
تو وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگتی ہے،

تابی بیٹا ایسے کیوں کھڑی ہو جاؤ چائے لے کے آؤ تمہاری میم پہلی بار ہمارے گھر آئی ہیں،

عائلہ بیٹی کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ کھتی ہیں،

کیا چائے صرف میم کو ملے گی اُن کے بیٹے کو نہیں؟
غازی معصومیت سے کہتا ہے،

ارے کیوں نہیں بیٹا آپ کو بھی ضرور ملے گی چائے،
عائلہ بیگم پیار سے اُسے جواب دیتی ہیں،

تابی بیٹا چائے بنا لاؤ اور یہ عبا یا بھی اُتار دو اب تم اپنے گھر میں ہی ہو،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

ماں کی آخری بات پر وہ جزبہ سی ہو جاتی ہے،
لیکن پھر خود کو تسلی دیتی ہے کہ اپنے گھر میں ہی ہوں،
اور فریش ہونے اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے،

آمنہ بیگم اور عائلہ بیگم اپنی باتوں میں لگ جاتی ہیں،
دوسری طرف غازی دل ہی دل میں ناچ رہا ہوتا ہے کہ آج وہ تابش کو عبا یا کے بنا گھر کے سادہ
کپڑوں میں دیکھے گا،


وہ چائے کے ساتھ کچھ کھانے کی چیزیں بھی سیٹ کر لیتی ہے لیکن لاؤنج میں جانے سے ہچکچا رہی ہوتی ہے،


ایسا کرتی ہوں کہ انہی کو آواز دے دیتی ہوں کہ چائے لے جائیں،
نہیں یہ سہی نہیں رہے گا میم کیا سوچیں گی کہ خود ہی انہیں لے کر آئی اب خود ہی چھپ کر بیٹھ گئی ہے،
وہ خود ہی اپنی سوچ کی نفی کرتی ہے،
اور چائے کی ٹرالی دھکیلتی لاؤنج کی طرف بڑھ جاتی ہے،

وہ جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھتی ہے،
وہ جو بے چین سایڈھا اُس کا انتظار کر رہا تھا،
اُسے اندر آتا دیکھتا ہے تو دیکھتا ہی رہ جاتا ہے،
نظریں پلٹنا بھول جاتی ہیں وقت جیسے تھم سا جاتا ہے،
اور دل تو الگ ہی لے لے دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے،

وہ بلیک گھیر والی فراک بلیک ہی چوڑی دارپا جامہ پہنے، ریڈ دوپٹے کو اچھی طرح اوڑھے اُس کے دل میں اتر رہی تھی،

اُسے دیکھتے ہی غازی کے ذہن میں جھماکے سے ایک شعر نازل ہوتا ہے،

کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے _____ 

پھر سارا کا سارا کیسے ہو سکتا ہے _____ 

وہ سارا سامان میز پر رکھ کر سب کے لیے چائے بنانے لگتی ہے،
وہ گھٹنوں کے بل زمین پر ٹیبل کے قریب بیٹھی ہوتی ہے،

آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے ماشاء اللہ،
تابش کو دیکھتے ہی آمنہ بیگم تبصرہ کرتی ہیں،

اپنی بیٹی کی تعریف سن کر عائکہ بیگم اُدا سی سے مسکرا دیتی ہیں،

آمنہ بیگم کے منہ سے اپنی تعریف سنتے ہی وہ جھینپ سی جاتی ہے اور پھرے پر شرمیلی سی مسکان
ٹھہر جاتی ہے،

وہ جو اُسے آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار رہا تھا،

اُس کے مُسکرا نے سے دائیں گال پر پڑنے والا ننھا سا گڈھا غازی کا دل ٹوٹ کر لے جاتا ہے،
اُس کا دل شدت سے دعا کرتا ہے کہ اے میرے اللہ اس پیاری سی لڑکی کو میرا کر دے،
وہ خود بھی اپنی اس دعا پر حیران رہ جاتا ہے،

اور وہ پیاری سی لڑکی اس بات سے انجان کہ سامنے بیٹھا شخص اُسے اپنے رب سے مانگ رہا تھا،
وہ نظریں جھکائے چائے بنانے میں مصروف تھی،

آمنہ بیگم اور عائِلہ بیگم کو چائے دینے کے بعد وہ چائے کا کپ لے کر اُس کی طرف بڑھتی ہے،
اُسے اپنی طرف آتا دیکھ غازی جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیتا ہے،
وہ نظریں جھکائے چائے کا کپ اُس کے سامنے کر دیتی ہے،
وہ جیسے کی کپ پکڑتا ہے اُس کے ہاتھ کی اُنگلیاں تابش کے ہاتھ کو چھو جاتی ہیں،

اُس کی اُنگلیوں کے لمس سے تابش کے جسم میں ایک سنسنی سی دوڑ جاتی ہے،
تو وہ فوراً نظریں اوپر اٹھاتی ہے،

وہ بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا،

دونوں کی نظریں ملتی ہیں،

غازی کی آنکھوں میں عجیب سی تپش ہوتی ہے،

وہ گھبرا کر جلدی سے پلکوں کی جھلر گرا لیتی ہے،
اور تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتی عاتلہ بیگم کے پاس جا کر بیٹھ جاتی ہے،
اور وہ سکون سے چائے پینے لگتا ہے،

غازی اُس کی گھبراہٹ اور زرو سینس سے محفوظ ہو رہا تھا،
اُس کی اُٹھتی گرتی کانپتی ہوئی پلکیں غازی پر عجب سا جادو کر رہی تھیں،

تابش اُس کی بولتی ہوئی نظریں خود پر گرھتی ہوئیں محسوس کرتی ہے تو ذرا سا رخ موڑ کر بیٹھ جاتی ہے،

اُس کی یہ بچوں جیسی حرکت غازی سے چھپی ہوئی نہیں رہتی ہے تو وہ کھلے دل سے مسکرا دیتا ہے،

ارے بیٹا جی آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟

عاتلہ بیگم کے پوچھنے پر وہ گرٹ بڑا جاتا ہے،

وہ آنٹی دراصل چائے بہت اچھی بنی ہے،

اتنی اچھی چائے پی کر ساری تھکن اُٹن چُھو ہو گئی ہے،

اسی لیے میرے چہرے پر مسائل آ گئی ہے،

وہ دونوں اُس کی بات پر مُسکرا دیتی ہیں،
جبکہ تابش دوبارہ اُس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کرتی ہے جو غازی بھی سمجھ جاتا ہے،

سچ میں تابش چائے بہت اچھی بنی ہے،
آمنہ بیگم بھی کھلے دل سے تعریف کرتی ہیں،

شکریہ میم،،،



غازی اب ہمیں چلنا چاہیے،
آمنہ بیگم چائے ختم ہوتے ہی جانے کے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں،

آپ سے مل کر بہت اچھا لگا،
عائلہ بیگم، آمنہ بیگم سے کہتی ہیں،
اب آتے رہیے گا،
جی ضرور انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی،

آنٹی کیا یہ آفر صرف ماما کے لیے ہے ؟
غازی پھر ٹانگ اڑاتا ہے ،

نہیں بیٹا آپ کا بھی جب دل کرے آپ چائے پینے آسکتے ہیں آپ میرے بیٹے کی طرح ہی ہیں ،
عائلہ بیگم کو بھی یہ خوبروسالڑکا بہت اچھا لگا تھا ،

شکریہ آنٹی ،

وہ عائلہ بیگم سے پیار لیتا ہے ،

اور ایک بھر پور نظر اُس اپسرا پر بھی ڈالتا ہے ،

جو اپنا سہی دوپٹہ پھر سے سہی کرنے لگتی ہے ،

غازی سمجھ جاتا ہے کہ وہ اُسے اگور کر رہی ہے ،

وہ دونوں ماں بیٹا عائلہ بیگم سے مل کر باہر نکل جاتے ہیں ،

تابش انہیں دروازے تک چھوڑنے آتی ہے ،

میم آپ کا بہت شکریہ میرے گھر آنے کے لیے ،

تابش آمنہ بیگم سے کہتی ہے،

شکریہ تو ہمیں کرنا چاہیے تم نے اتنی اچھی چائے جو پلائی ہے،
تو وہ مسکرا دیتی ہے،
اور آمنہ بیگم اللہ حافظ کہتیں گیٹ پار کر جاتی ہیں،
جہاں غازی گاڑی سٹارٹ کیے اُن کا ویٹ کر رہا تھا،
جب وہ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہیں تو وہ آخری نظر اُس کے گھر پر ڈال کر زن سے گاڑی بھگالے جاتا
ہے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



آج اُسے ہاسپٹل سے گھر آئے تین دن ہو چکے تھے،
لیکن حسن ابھی تک گھر نہیں آیا تھا،
عائدہ بہت پریشان تھی کئی بار اُسے کالز کر چکی تھی لیکن اُس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا،

شاید صاحب اُسے اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتے تھے کہ اب وہ اپنی بیٹی کو اس گھر میں نہیں رہنے دیں گے،

جہاں اُس کا خیال رکھنے والا کوئی ناہو،

عائدہ نے انہیں کچھ جھوٹ کچھ سچ بتا کر منایا تھا،

اور وہ اپنی ننھی سی گڑیا کو لے کر اپنے گھر آ گئی تھی،

اُسے ایک اُمید تھی کہ حسن اپنی بیٹی کو دیکھ کر سب بھول جائیں گے،

اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا،

نادان تھی سمجھ نہیں سکی کہ جو باپ اپنے پیدا ہونے والے بچے کو ماں کے پیٹ میں ہی پاؤں سے

ٹھوکر مار دے تو اُس بچے کے دنیا میں آ جانے کے بعد اُسے کیسے قبول کرے گا،

اولاد ہونے کی خوشی دنیا کی سب سے بڑی اور انوکھی خوشی ہوتی ہے،

لیکن وہ بیچاری یہ نہیں جانتی تھی کہ حسن جیسے انسان ٹھوکر کھانے سے پہلے نہیں سنبھل سکتے،

www.urdu novels mania.com

وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی،

کے دروازہ کھلنے کی آواز پر اُس طرف متوجہ ہو جاتی ہے،

حسن کو کمرے میں آتا دیکھ وہ پچھلا سب کچھ بھلائے اُس کی طرف بڑھتی ہے،

حسن کہاں چلے گئے تھے آپ میں نے کتنی کالز کیں پر آپ کا نمبر بند جا رہا تھا تین دن سے آپ کا کچھ اتنا پتا نہیں،

وہ اُس کے سینے سے لگی اپنی فکر اپنی پریشانی بتا رہی تھی،
آپ کو پتا ہے حسن آپ کی بیٹی،،،

اس سے پہلے کے عائلہ اُسے بیٹی کا بتاتی وہ آہستہ سے اسے خود سے دور کرتا ہے،
اور دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے،

میں حسن احمد پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں عائلہ،

طلاق دیتا ہوں،،،

طلاق دیتا ہوں،،،

وہ عائلہ کے پیروں کے نیچے سے زمین کھیچتا کمرے سے باہر نکلتا چلا جاتا ہے،
اُس پتھر دل انسان کو بے بی کاٹ میں لیٹی اپنی بیٹی بھی دکھائی نہیں دی تھی،

عوہ تو جیسے پتھر کی ہو جاتی ہے،

کچھ بولنے کچھ کہنے کے اُس کے پاس الفاظ ہی نہیں رہتے ہیں،

وہ پتھر کی مورت بنی وہیں کی وہیں گھڑی رہ جاتی ہے،
اور سوچتی ہے حسن نے ایک پل میں اُسے محرم سے نامحرم کر دیا تھا،

مرد سچ میں بہت طاقتور ہوتا ہے وہ جب چاہے عورت کو چوٹی کی طرح مسل سکتا ہے،
عالمہ کی طرح ناجانے کتنی عورتوں کی زندگیاں حسن جیسے مردوں نے برباد کی ہیں،
مرد سب کچھ کر سکتا ہے سب کچھ پر وہ یہ بھول جاتا ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے،

وہ انہیں سوچوں میں گھری گھڑی تھی،
تابش کے رونے کی آواز سے اُس کا سکتہ ٹوٹتا ہے،
تو وہ اپنی بیٹی کی طرف بھاگتی ہے اور اُسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیتی ہے،
قسمت کی اس ستم ظریفی پر اُس کا دل ماتم کر رہا تھا،
لیکن وہ رونہیں پاتی ہے آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں نکالتی ہے،
کیونکہ اُسے مضبوط بننا تھا اپنی بیٹی کے لیے اُس کے روشن مستقبل کے لیے،
وہاں سے بنا کچھ لیے وہ اپنی بیٹی کو سینے سے لگائے حسن کے گھر سے ہمیشہ کے لیے نکل آتی ہے۔۔۔

جب وہ اپنے باپ کے گھر پہنچتی ہے تو چوکیدار اپنی چھوٹی بی بی کو اس حالت میں دیکھ کر جلدی سے گیٹ کھول دیتا ہے،
تو وہ شکستہ قدموں سے چلتی اندر داخل ہو جاتی ہے،

شاید صاحب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے،
اپنی بیٹی اور اُس کی ننھی گڑیا کو دیکھتے ہی اُن کی طرف بڑھتے ہیں،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

ارے میری بچی تم اس وقت یہاں؟
حسن کے ساتھ آئی ہو کیا؟
مجھے کال کر دیتی میں خود ملنے چلا آتا اپنی دونوں بیٹیوں سے،
تم اکیلی آئی ہو کیا اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟
وہ عائلہ پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں،

وہ اپنے باپ کے کس کس سوال کا جواب دیتی اُس کے پاس تو کہنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں،

اُسے سمجھ نہیں آتی کہ وہ اپنے باپ کو کیسے بتائے کہ اُن کی بیٹی اُجڑ کر اُن کے پاس لوٹی ہے، لیکن باپ کو سچ بتانے کے علاوہ اُس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا، یہ ایک ایسی حقیقت تھی جسے وہ چاہ کر بھی چھپا نہیں سکتی تھی۔۔۔

ابو حسن نے مجھے طلاق دے دی ہے۔۔۔
وہ ٹرانس سی کیفیت میں بولتی ہے،

شاید صاحب کو لگا کہ گھر کی چھت اُن کے سر پر آگری ہو،
وہ اس اچانک ملنے والی دردناک خبر کو برداشت نہیں کر پاتے ہیں،
اور سینے پر ہاتھ رکھتے زمین پر بیٹھتے چلے جاتے ہیں،

ابو ابوبکیا ہوا آپ کو پلیمز سنبھالیں خود کو،
آپ مجھے اس حال میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے ہیں،
ابو پلیمز آنکھیں کھولیں آپ کے بنا میرا کیا ہوگا؟
تابش کو کون سنبھالے گا ابو،

وہ تابش کو صوفے پر لٹا کر اصغر (کک) کو آوازیں دیتی ہے لیکن شاید وہ کہیں باہر گیا ہوا تھا،

تو وہ باہر کو بھاگتی ہے،
اُسے پاگلوں کی طرح بھاگتے دیکھ چوکیدار بھی اُس کی طرف چلا آتا ہے،

کیا ہوا عائلہ بیٹا؟

بابا وہ ابو، ابو کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے آپ پلیر میرے ساتھ چلیں،
وہ دونوں بھاگ کر لاؤنج میں آتے ہیں اور شاہد صاحب کو سنبھال کر گاڑی میں ڈالتے ہیں،
اور گاڑی کو ہسپتال کی طرف دوڑا دیتے ہیں،

ہسپتال پہنچتے ہی اُنہیں آئی۔سی۔یو میں لے جایا جاتا ہے،

عائلہ کا ایک ایک منٹ کسی قیامت سے کم نہیں تھا،

کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئی۔سی۔یو سے باہر آتا ہے تو وہ بھاگ کر ڈاکٹر تک پہنچتی ہے،

ڈاکٹر کیسے ہیں میرے ابو وہ ٹھیک تو ہیں نا؟

عائشہ کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ اُسے کچھ بُرا سننے کو نہ ملے،
اُس کو ابو کو کچھ نہ ہو، لیکن آہ یہ قسمت کے کھیل،،،

آئی۔ ایم۔ سوری،

ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہارٹ اٹیک اس نوعیت کا تھا کہ ہم اُنہیں بچا نہیں سکے،
آپ حوصلہ کریں اللہ کو یہی منظور تھا،
ڈاکٹر اُسے حوصلہ دیتا آگے بڑھ جاتا ہے،

اور وہ زمین پر پیٹھتی چلی جاتی ہے،،،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اسلام و علیکم!

وہ لاونج میں داخل ہوتے ہی سب کو یک زبان سلام کرتے ہیں،

آمنہ بیگم خوش دلی سے سلام کا جواب دیتیں بہن کے گلے لگ جاتی ہیں،
آپا کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے آپ نے،
آمنہ بیگم بڑی بہن سے شکوہ کرتی ہیں،

بس آمنہ ٹائم ہی نہیں ملتا ہے،
کل جیسے ہی سیفی نے تمہارا پیغام دیا ہم نے کرلی تیاری،

رابعہ، فائقہ تم دونوں کیسی ہو بیٹا؟

ہم دونوں ٹھیک ہیں آنٹی،
انگل آپ کیسے ہیں؟
فائقہ تبریز شاہ سے پوچھتی ہے،

میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا آپ دونوں کی پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟

novels mania
www.urdu novels mania.com

اُف انگل کیا پوچھ لیا آپ نے،
رابعہ کے بُرا سامنہ بنا کر کہنے پر سب مُسکرا دیتے ہیں،

آنٹی یہ عمار اکہاں غائب ہے نظر نہیں آ رہی ہے،
رابعہ ادھر ادھر نظریں گھما کر پوچھتی ہے،

وہ اپنے کمرے میں ہوگی بیٹا،
آمنہ بیگم کے کہتے ہی وہ دونوں بہنیں عمار کے روم کی طرف بڑھ جاتی ہیں،

آپا سیفی نہیں آیا؟

اُسے کچھ ضروری کام تھا وہ کر کے سیدھا ادھر ہی آئے گا،

آمنہ بیگم اٹھ کر کچن میں چلی جاتی ہیں تاکہ ملازمہ کو رات کے کھانے کی ہدایت دے سکیں،

آپا ظفر بھائی بھی آ جاتے سب مل کر محفل لگاتے رات کو،

کافی وقت گزر گیا ہے اٹھے بیٹھے ہوئے،

www.urdu novels mania.com

میں نے اُن کو یہاں آنے کا بتا دیا تھا وہ کہتے جیسے ہی فری ہوں گے ہمیں جوائن کریں گے،
تو تبریز شاہ اُن کی بات پر سر اثبات میں ہلا دیتے ہیں،

آمنہ بیگم بھی اُن کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہیں تو وہ لوگ اپنی باتوں میں لگ جاتے ہیں،

وہ دونوں جیسے ہی سیڑھیاں چڑھ کر عمارا کے روم کی طرف بڑھتی ہیں،
تو رابعہ اپنی بہن سے کہتی ہے،
تم عمارا کے پاس جاؤ میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں،
تو فائقہ ٹھیک ہے کہتی آگے بڑھ جاتی ہے کیونکہ اُسے پتا تھا کہ رابعہ کہاں گئی ہے،

وہ شاہر لے کر صرف پینٹ پہنے ہی واشروم سے باہر آ جاتا ہے،
اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگتا ہے،

کے اچانک کوئی جھپکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے،
جیسے ہی آنے والے کا عکس آئینے میں نظر آتا ہے،
غازی کے پیشانی پر لاتعداد شکنیں پڑ جاتی ہیں،

تم کیوں آئی ہو میرے کمرے میں؟
تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ کسی کے کمرے میں نوک کر کے آتے ہیں،

میں کسی کے کمرے میں نہیں تمہارے کمرے میں آئی ہوں،
وہ بے نیازی سے کہتی ہے،

میں بھی تمہارے لیے کسی میں ہی شمار ہوتا ہوں سمجھیں تم،
اور میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مت آیا کرو میرے کمرے میں تمہیں اثر کیوں نہیں ہوتا ہے؟

وہ نہایت بے باکی سے اُس کے پاس آ کر کھڑی ہو جاتی ہے،
اور ستائشی نظروں سے اُس کی کسرتی جسامت کو دیکھنے لگتی ہے،

ویسے بنا شرٹ کے کافی ہاٹ اینڈ ہینڈ سم لگتے ہو،

جسٹ شٹ اپ رابعہ چلی جاؤ میرے کمرے سے،

غازی کو اُس کی بے باک نظروں سے اُجھن ہو رہی تھی،
تو وہ جلدی سے بیڈ پر پڑی شرٹ اٹھا کر پہن لیتا ہے،

اوف اوو غازی تم تو ایسے شرمارہے ہو جیسے کوئی ڈل کلاس لڑکی شرماتی ہے،

گیٹ آؤٹ رابعہ، وہ دھاڑا تھا،

اچھا اچھا جا رہی ہوں لیکن یہ یاد رکھنا غازان شاہ آنا تو مجھے اسی روم میں ہے پھر تم اور تمہارا یہ کمرہ سب کچھ صرف میرا یعنی رابعہ ظفر شاہ کا ہوگا،،،

ہاھاہا کسی بھول میں مت رہنا کے غازان شاہ تمہارا ہوگا نانا کبھی بھی نہیں،
اور ویسے بھی میرے دل، میرے کمرے، اور میری زندگی میں آنے والی لڑکی لاکھوں میں ایک ہوگی،
تم جیسی لڑکی نہیں سمجھی تم،
اب تم جاسکتی ہو،
وہ اپنی طرف سے بات ہی ختم کر دیتا ہے،

میں بھی دیکھتی ہوں کہ کس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ میری جگہ لے سکے میں اُس کی جان لے لوں گی،
وہ آپے سے باہر ہو رہی تھی،

جسٹ شٹ آپ اینڈ گیٹ آؤٹ،
وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے،

تو وہ پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل جاتی ہے،

اور وہ خود کو ریلیکس کرنے کے لیے کمرے میں اُلٹے سیدھے چکر کاٹنے لگتا ہے،

تھوڑی دیر کے بعد وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں کر رہا تھا،
اور خود پر اچھے سے پرفیوم سپرے کرتا روم سے باہر نکل جاتا ہے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

تابی،

جی امی،

بیٹا عشاء کی نماز پڑھ لی ہے؟
عائلہ بیگم بیٹی کے کمرے میں آ کر پوچھتی ہیں،

نہیں اُمّی بس پڑھنے ہی لگی تھی،
آپ کو کوئی کام تھا اُمّی؟

نہیں کام تو نہیں تھا بس دودھ کا کہنے آئی تھی کے یاد سے پی لینا بھول نا جانا،

تو وہ ماں کی فکر پر مُسکرا دیتی ہے،
اچھا میری پیاری اُمّی میں دودھ پی کر ہی سوؤں گی،

اچھا اُمّی ایک بات پوچھوں؟

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ہاں میری بچی پوچھو،

اُمّی آپ کو میری میم کیسی لگی ہیں؟
اُس کے انداز میں تجسس سا ہوتا ہے،

تمہاری میم تو مجھے بہت اچھی لگیں اور اُن کا بیٹا بھی،
ماشاء اللہ بہت اچھا بچہ ہے،

بلکل بھی نہیں لگا کے پہلی بار مل رہا ہے،
کتنی عزت اور پیار سے بات کر رہا تھا،

امی اب تو آپ پریشان نہیں ہوں گی کے پتا نہیں میں کیسے لوگوں کے ساتھ کام کر رہی ہوں،

نہیں میری جان میں بلکل بھی پریشان نہیں ہوں گی،
عائلہ بیگم بیٹی کا ماتھا چوم کر کہتی ہیں،

اچھا اب نماز پڑھ لو دیر ہو جائے گی،
اور یاد سے دودھ پی کر سونا،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ٹھیک ہے امی اب آپ بھی سو جائیں، شب خیر،

ماں کے جانے کے بعد وہ نماز پڑھتی ہے اور دودھ پی کر سونے لگتی ہے کے اُسے اپنی ماں کے الفاظ
یاد آتے ہیں،

"اُن کا بیٹا بھی بہت اچھا ہے"

اچھا! اچھا نہیں لفنگا ہے پورا کیسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا،
اور ایسے ہنس ہنس کے باتیں کر رہا تھا جیسے صدیوں سے جانتا ہو،
آج تو حد ہی کر دی میرا ہاتھ پکڑ لیا بد تمیز نا ہو تو،
اُس لمحے کو یاد کرتے ہی اُسے عجیب سا احساس ہونے لگا تھا جسے وہ اپنے غصے میں دبا دیتی ہے،

میم کا بیٹا نا ہو تا تو بتاتی میں اُسے آیا بڑا،



"چائے پی کر میرے چہرے پر سائل آگئی"

وہ غازی کی نقل اُتارتی اُسے بُرا بھلا کستی نیند کی وادی میں اُتر جاتی ہے،

www.urdu novels mania.com

سب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے،

ساتھ ساتھ باتوں کا سلسلہ بھی جاری تھا،

کے عمار اسب کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے،
 ماما میں نے رابعہ اور فائقہ نے ایک پلان بنایا ہے کے ہم صبح کالج اور یونی نہیں جائیں گی،

اچھا جی تو پھر کہاں جانے کا ارادہ ہے تم تینوں کا؟
 آمنہ بیگم لاڈ سے اُن سے پوچھتی ہیں،

ہم آپ کے سکول کو یہ اعزاز بخشنے والی ہیں،
 تو آمنہ بیگم سر اثبات میں ہلا کر اپنی رضامندی دیتی ہیں
 اُس کی بات پر سب مُسکرا دیتے ہیں،
 سیفی بہت دلچسپی سے عمار کے شاہانہ انداز کو دیکھ رہا تھا،

کھانا نہایت خوشگوار ماحول میں کھایا جاتا ہے،
 کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلتا ہے،
 پھر سب اپنے اپنے رومز میں چلے جاتے ہیں،

سیفی بھی غازی کے ساتھ اُسی کے روم میں آ جاتا ہے،

تجھے کیا ہوا ہے تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟
 کھانے کی ٹیبل پر بھی تُو چُپ چُپ سا تھا،
 خیر تو ہے نا غازان شاہ صاحب کہیں دل کا معاملہ تو نہیں ہو گیا؟
 سیفی اُس کا موڈ ہلکا پھلکا کرنا چاہ رہا تھا،

جی نہیں سیف اللہ صاحب ایسی کوئی بات نہیں ہے،
 بس آج کل آفس میں کام کچھ زیادہ ہے تو تھکاوٹ ہو جاتی ہے،

چل تو کہتا ہے تو مان لیتا ہوں،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اچھا یا مجھے تو بہت نیند آرہی ہے،
 سیفی جمائی روکتا کہتا ہے،

ادھر میرے روم میں ہی سو جا کہ ہر جا رہا ہے؟
 اُسے باہر جاتا دیکھ غازی اُسے روکتا ہے،

نہیں جی میں دوسرے روم میں سوؤں گا،

چل ٹھیک ہے جیسے تیری مرضی،
غازی اُسے زیادہ فورس نہیں کرتا ہے،

اوکے گڈ نائٹ،
وہ غازی کو شب خیر کہتا دوسرے روم میں چلا جاتا ہے،

غازی بھی لائٹ بند کرتا سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے،
وہ جیسے ہی آنکھیں بند کرتا ہے کوئی چھم سے آنکھوں کے پردے پر نازل ہو جاتا ہے،
غازی جھٹ سے آنکھیں کھولتا اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے،

www.urdu novels mania.com

یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے؟
جاگتے سوتے ہر جگہ وہی نظر آنے لگی ہے،
آج رابعہ کے سامنے بھی باتوں باتوں میں اُس کا ذکر کر گیا ہوں میں،
وہ لڑکی جیسے میرے حواسوں پر چھا رہی ہے،
آج جب چائے پکڑتے ہوئے میرا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تو کتنا گھبرا گئی تھی وہ،
اُس کی ہر نی جیسی آنکھوں میں ڈر صاف نظر آ رہا تھا،

وہ میری طرف دیکھنے سے بھی ہچکچا رہی تھی،

کیا آج کل کی لڑکیوں میں بھی اتنی شرم و حیا ہوتی ہے؟

رابعہ کو دیکھ کر تو نہیں لگتا لیکن تمہیں دیکھتے ہی ہر بات پر یقین کرنے کو دل کرتا ہے،

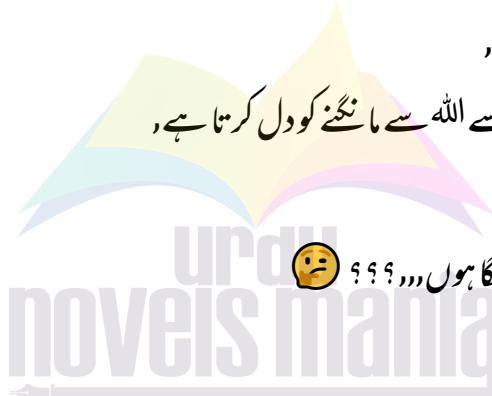
کیا وہ مجھے اچھی لگنے لگی ہے یا پھر اُس سے کچھ زیادہ،

اُفصاف میں خود کچھ سمجھ نہیں پا رہا ہوں کے کیا ہو رہا ہے مجھے؟

میرے آس پاس اتنی خوبصورت لڑکیاں ہیں لیکن اُنہیں دیکھ کر کبھی ایسا کچھ فیل نہیں ہوا جیسا تابش کو

دیکھ کر میں محسوس کرتا ہوں،

کتنی میٹھی سی خوشی ہے یہ اُسے اللہ سے مانگنے کو دل کرتا ہے،



کیا میں اُس سے پیار کرنے لگا ہوں؟؟؟؟

www.urdu novels mania .com

پر میں تو اُس سے ٹھیک سے بلا بھی نہیں ہوں،

اُس سے کوئی بات نہیں کی،

اُس کے بارے میں کچھ جانتا بھی نہیں ہوں،

کیا پیار ایسے بھی ہوتا ہے؟

وہ خود سے سوال جواب کرتا کب سو جاتا ہے اُسے پتا ہی نہیں چلتا ہے،،،

♥ وہ میری محبت ہے ♥

رائٹر تابندہ نور

قسط نمبر 6

🍁 ماضی 🍁

اُس کے باپ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے ایک ماہ ہو چکا تھا، لیکن اُس کو ایسا لگتا تھا جیسے کل کی بات ہو، اُس کو اپنے زخم ہرے لگنے لگتے تھے، جیسے وہ اپنے باپ کی موت کو قبول نہیں کر پائے گی، لیکن وہ اس حقیقت کو جھٹلا بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ یتیم ہو چکی تھی، اُس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو بہت مضبوط بنائے گی، ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنا سکھائے گی، وہ اپنی بیٹی کی قسمت سے بھی لڑ جائے گی، اُس کے لیے ہر وہ خوشی ڈھونڈ لائے گی جو اُس کی ماں کی قسمت میں نہیں تھی، وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسا جیون ساتھی ڈھونڈے گی جو اُس پر جان دیتا ہو اُس سے بے پناہ محبت کرتا ہو، جو اُس کی عزت کرے اُسے سر آنکھوں پر بٹھائے، عاتلہ بیگم روتے ہوئے اپنی تابش کے لیے خوشیاں اور اچھا نصیب مانگتی ہے.....

حال

وہ سب جیسے ہی سکول میں داخل ہوتی ہیں ہر طرف چل چل نظر آتی ہے،

ماما آپ اپنے آفس میں جائیں ہم ٹیچرز سے مل کر آتی ہیں،
عمار اماں سے کہتی ہے،

اچھا ٹھیک ہے،
کہتے ہی آمنہ بیگم اپنے آفس کی طرف بڑھ جاتی ہیں،
اور وہ تینوں سٹاف روم کا رخ کرتی ہیں،

وہ سٹاف روم میں داخل ہوتی ہیں تو وہاں بھی گما گسی عروج پر تھی،
وہ سب ٹیچرز سے مل کر چیمبر پر بیٹھ جاتی ہیں،
کے اچانک عمار کو کسی کا خیال آتا ہے،

ٹیچر نائلہ وہ نیوٹیچر نہیں آئیں آج،؟

بس آنے والی ہوگی، ویسے اس وقت تک تو آ جاتی ہے،

اتنے میں سٹاف روم کا دروازہ کھلتا ہے تو سب اُس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں،

تابش اندر آتے ہی سب کو سلام کرتی ہے،

تو اُس کی نظر اُن تینوں لڑکیوں پر پڑتی ہے،

ایک کو تو وہ پہچان گئی تھی،

وہ ابھی اُنہیں دیکھ ہی رہی تھی کے عمار ابھاگ کر اُس کے پاس آتی ہے،

www.urdu novelsmania.com

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ؟ میں آپ کا ہی ویٹ کر رہی تھی،

عمار اکافی ایکسائینڈ نظر آتی ہے،

و علیکم اسلام! الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟

تابش اُس سے پوچھتی ہے،

میں بھی ایک دم فٹ، آئیں میں آپ کو اپنی کزنز سے ملواتی ہوں،
وہ تابش کا ہاتھ پکڑ کر اُن دونوں کی طرف لے جاتی ہے،
تابش اُن دونوں بہنوں سے ہاتھ ملاتی ہے،

عمار اکیا ہو گیا ہے تمہیں ان میں ایسی کیا خاص بات ہے جو تم انہیں اسپیشل ہم سے ملواری ہو،
رابعہ حقارت سے سر سے پاؤں تک عبایا میں چھپی اُس لڑکی کو دیکھتی ہے اور منہ کے زاویے بگاڑتی
ہے،

رابعہ یہ تم کیسے بات کر رہی ہو؟
یہ آنٹی کے سکول کی ٹیچر ہیں تم ان سے ایسے بات نہیں کر سکتی ہو،
فائقہ بہن کے غلط انداز پر اُسے ٹوکتی ہے،

عمار ابھی رابعہ کو گھور رہی تھی اُسے بھی رابعہ کا تابش کے بارے میں ایسے بات کرنا ایک آنکھ نہیں
بھایا تھا،

میں تابش پلیز آپ اس کی باتوں کا بُرا مت مانے گا یہ تو بس ایسے ہی،
عمار رابعہ کی بات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کرتی ہے،

کوئی بات نہیں عمار مجھے بُرا نہیں لگا،
تابش تحمل سے جواب دیتی ہے،

یار تابش اسے تو منہ سے ہٹاؤ،
نائلہ کہتے ساتھ ہی اُس کا اسکارف منہ سے نیچے کھینچ دیتی ہے،
عمار تو عمار اوہ دونوں بہنیں بھی تابش کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہیں،
اتنی خوبصورتی، اتنی سادگی، میک اپ سے پاک چہرہ،
وہ لڑکیاں ہو کر اُسے یک ٹک دیکھ رہی تھیں،
اور وہ اس بات سے انجان نائلہ سے باتوں میں مگن تھی،
نائلہ کی نظر جیسے ہی اُن تینوں پر پڑتی ہے جو بنا پلکیں جھپکالے تابش کو گھور رہی تھیں،
تو نائلہ مسکرا دیتی ہے،

ہاں تو لڑکیو، کیسی لگی ہمارے نیوٹیچر؟
نائلہ اُن سے پوچھتی ہے،

ماشاء اللہ مس تابش آپ بہت پریٹی ہیں اور کیوٹ بھی،

عمار کی بات پر تابش کے گال گلابی ہونے لگتے ہیں،
تو سب ہنس پڑتی ہیں،

اوایم جی omg مس تابش آپ بلش کر رہی ہیں،
ارے ہم کون سا لڑکے ہیں جو آپ ایسے شرمسار رہی ہیں،
عمار کے اس طرح کہنے پر وہ بھی مسکرا دیتی ہے،

مسکرا نے پر گال پر پڑنے والا ڈمپل اُس کے حُسن کو چار چاند لگا دیتا ہے،

اپنے بڑے بھائی کی طرح عمار کو بھی تابش پہلی نظر میں ہی پسند آ گئی تھی،

دوسری طرف رابعہ جل جل کر کوندہ ہو رہی تھی،
www.urdu novels mania

اُس سے تابش کی تعریف ہضم نہیں ہوتی تو وہ اکتائی ہوئی بولتی ہے،
عمار اور کتنی دیر یہاں بیٹھنا پڑے گا؟

بس چلتے ہیں کیونکہ ان سب کی کلاسز کا ٹائم بھی ہو گیا ہے،
تو وہ سب ایک ساتھ سٹاف روم سے باہر نکلتی ہیں،

سب بچہ زاپنی اپنی کلاسز میں جبکہ وہ تینوں آفس میں آ جاتی ہیں،

ماما آپ کی نیوٹیچر بہت بہت بیوٹیفل ہیں،
عمار آفس میں آتے ہی شروع ہو جاتی ہے،
اُس کی بات پر آمنہ بیگم بھی مسکرا دیتی ہیں،

اب اتنی بھی کوئی خور پری نہیں ہے جتنی تم تعریفوں کے پُل باندھ رہی ہو،

اونہ بُری بات رابعہ ایسے نہیں کہتے ہیں آمنہ بیگم اُسے ٹوکتی ہیں،

نہیں رابعہ سچ میں مجھے بھی مس تابش بہت اچھی لگی ہیں اور اُن کا نام بھی بہت پیارا ہے،
فائقہ بھی تابش کی تعریفوں میں اپنا حصہ ڈالتی ہے،

رابعہ اُن کی باتوں کو انور کرتی اپنے موبائل میں لگ جاتی ہے،
اور وہ دونوں آمنہ بیگم کا سر کھانے لگتی ہیں.....

سارا دن اُن کا سکول میں بہت اچھا گزرتا ہے سوائے رابعہ کے کیونکہ اُس کا موڈ صبح ہی خراب ہو چکا تھا،

ماما چھٹی ہونے والی ہے بھائی کو کال کروں کے آجائیں،

بھائی کو کال کیوں کرنی ہے ڈرائیور آجائے گا،

نہیں ماما ڈرائیور کو میں نے منع کر دیا تھا،

کے واپسی پر ہم بھائی کے ساتھ آئیں گی،

وہ ماں کو اپنا کارنامہ بتاتی ہے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اچھا ٹھیک ہے کر لو کال،

ماں سے اجازت ملتے ہی وہ بھائی کو کال کرنے لگتی ہے.....

چھٹی کے بعد سب ٹیچرز چلی گئی تھیں سوائے تابش اور نانکھ کے انہیں عمار نے روک لیا تھا،

تو وہ سب سٹاف روم میں بیٹھیں گئیں ہانک رہی تھیں،
کے عمار اکا فون بجنے لگتا ہے،

جی بھائی آ گئے آپ؟

جی میں اور فائف سٹاف روم میں ہیں،
اور رابطہ ماما کے ساتھ آفس میں ہے،
چلیں ٹھیک ہے آجائیں،

غازی آرہا ہے؟

نانہ کے پوچھنے پر عمار اسراشبات میں بلا دیتی ہے،

www.urdu novels mania

غازی کے آنے کا سُن کر تابش کو گھبراہٹ ہونے لگتی ہے،

اُس کا دل فُل سپیڈ سے دھڑکنے لگتا ہے،

وہ سمجھ نہیں پاتی ہے کہ اُسے کیا ہونے لگا تھا،

تھوڑی دیر بعد سٹاف روم کا دروازہ کھلتا ہے اور وہ شاہانہ چال چلتا ہوا اُن کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا
ہے،

اور سب کو سلام کرتا ہے،

تو سب خوش دلی سے اُس کے سلام کا جواب دیتی ہیں،

تابش کی پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں اُوپر اُٹھنے سے انکاری ہو جاتی ہیں،

اُس کی نظر بھی گھبرائی ہوئی سی تابش پر پڑ جاتی ہے،

اور اُسے دیکھتے ہی غازان شاہ کے وجیہ چہرے پر پیاری سی مُسکان سج جاتی ہے،

بیٹھ جاؤ غازی،

نائلہ کے کہنے پر وہ تابش کے بلکل سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے،

اور اُسے اپنی نظروں کے حصار میں لے لیتا ہے،

کیا نظر لگانے کا ارادہ ہے غازی؟

نائلہ اُس کے تابش کو گھورنے پر چوٹ کرتی ہے،

تو وہ کھل سا ہو کر نظروں کا زاویہ بدل لیتا ہے،

جبکہ تابش بُری طرح گھبرا جاتی ہے،

اُس کی پلکیں کانپنے لگتی ہیں،

اُس کا دل وہاں سے بھاگ جانے کو کر رہا تھا،

تبھی غازی کے موبائل پر میسج آتا ہے،
تو وہ جیب سے موبائل نکال کر دیکھنے لگتا ہے،
وہ جیسے ہی میسج اوپن کرتا ہے،
سامنے عمارا کے الفاظ جگمگا رہے تھے،

"کیوں پیارے بھائی جان کیسی لگی آپ کو لفٹ والی مس تابش، کہیں پسند تو نہیں آگئی ہے"

بہن کا میسج پڑھ کر وہ کھلے دل سے مسکرا دیتا ہے،
اُس کی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ دیکھ کر عمارا سب سمجھ جاتی ہے،
اُسے اپنے بھائی کی پسند بہت اچھی لگی تھی،
اور اچھی لگتی بھی کیوں نا وہ اُس کی خود کی پسند بھی تو تھی،

یہ کیا تم دونوں موبائل میں گے ہوئے ہو؟
عمارا اور غازی کو موبائل میں لگے دیکھ نا اُنہیں ٹوکتی ہے،

میڈم نانہ مجھے لگتا ہے کہ میرا یہاں بیٹھنا کسی کو اچھا نہیں لگ رہا ہے تو مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے،

اُس کی بات سُن کر تابش ایک جھٹکے سے پلکوں کی جھار اٹھا کر اُسے دیکھتی ہے وہ بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا،

دونوں کی نظریں ملتی ہیں اور خوب ملتی ہیں،
جیسے آج ایک دوسرے کا راز جان لینا چاہتی ہوں،
غازی کی آنکھوں کی لودیتی تپش اور چمک تابش کو نظریں جھکانے پر مجبور کر دیتی ہے،

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے کیوں بُرا لگے گا آپ کے یہاں بیٹھنے سے،
وہ دھیمی آواز میں اُس کی غلط فہمی دور کرتی ہے،

www.urdu novels mania.com

اووو تو آپ بولتی بھی ہیں،،،،،؟؟؟
غازی کے کہنے پر سب مُسکرا دیتے ہیں،
تابش کے لبوں پر بھی تبسم کھل اُٹھتا ہے،
تو اُس کا ظالم ڈمپل غازی کی دھڑکنیں اُتھل پُتھل کر جاتا ہے،
تو وہ جلدی سے اپنی نظریں تابش سے ہٹا لیتا ہے کہ کہیں تابش کو اُس کی نظر ہی نالگ جائے،

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ محبوب کے حُسن کو دیکھنے سے نظر نہیں لگتی ہے بلکہ محبوب کے حُسن میں نکھار آ جاتا ہے،

عمار ااما کی کال تھی پوچھ رہی تھیں کب تک آؤ گے سب،
فائقہ جو کال سننے لگی تھی، واپس آ کر عمار سے کہتی ہے،
تو غازی اور عمار جانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں،
اُن کے ساتھ تابش اور نائلہ بھی کھڑی ہو جاتی ہیں،

وہ سب باتیں کرتے سٹاف روم سے باہر نکل جاتے ہیں سوائے تابش کے کیونکہ وہ اپنا اسکارف
ٹھیک کر رہی تھی،

www.urdu novels mania.com
کے غازی دوبارہ سٹاف روم میں چلا آتا ہے،

اور ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اُٹھاتا ہے جو وہ ساتھ لے جانا بھول گیا تھا،

وہ اُسے ہی دیکھ رہی تھی جو گرے کمر کے آفس ڈریس میں بال سلیپ سے سیٹ کیے اُس کے دل
کے تار چھیڑ رہا تھا،

وہ چلتا ہوا بلکل تابش کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے،

اور اپنی روشن چمکتی آنکھیں اُس کی جھیل جیسی آنکھوں میں گاڑ دیتا ہے،

جہاں اُسے صرف اپنا ہی عکس نظر آ رہا تھا،

آپ مُسکراتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہیں پلیز مُسکراتی رہا کریں،

وہ اپنے خیالات کو زبان دیتا اُس پر مُسکراتی نظر ڈالتا باہر نکل جاتا ہے،
اور وہ حیران سی وہیں کھڑی رہ جاتی ہے،

موبائل کی رنگ ٹون کی آواز اُسے ہوش میں لاتی ہے،
موبائل کی سکرین پر نائلہ کالنگ کے الفاظ دیکھ کر وہ جلدی سے نقاب ٹھیک کرتی ہے اور اپنا بیگ
اُٹھاتی باہر بھاگ جاتی ہے.....

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

رات کو وہ اپنے روم میں بیٹھ لیپ ٹاپ پر آفس کا کام کر رہا تھا جب عمار اُس کے روم میں نازل ہوتی
ہے،

بیڈ پر اُس کے سامنے بیٹھتی وہ غور سے اپنے ہینڈ سم سے بھائی کو دیکھنے لگتی ہے،

گرٹیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟
وہ لیپ ٹاپ کی چمکتی سکرین سے نظریں ہٹا کر بہن کو دیکھتا ہے،

کب سے چل رہا ہے یہ سب...؟
عمار امانتہ پر بل ڈالے بڑے بھائی سے پوچھتی ہے،

کیا سب گرٹیا کس کی بات کر رہی ہو...؟
وہ نا سمجھی سے چھوٹی بہن کو دیکھتا ہے،

وہی جو آپ بتانا نہیں چاہتے ہیں،
www.urdu novels mania.com

گرٹیا میری جان ایسا کچھ بھی نہیں ہے،
وہ پیار سے بہن کو ہلاتا ہے،

اچھا میرے پیارے بھائی جان اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر سٹاف روم میں بیٹھے اتنا چمک کیوں رہے
تھے...؟

وہ بھی اُس کی بہن تھی کہاں بہلنے والی تھی،

اور بلاوجہ مسکرایا بھی جا رہا تھا اور آپ کہتے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے،

میں نہیں مانتی سمجھے آپ،

اب آرام سے سب بتادیں نہیں تو ماما کو بتادوں گی،

عمار کی دھمکی کام کر جاتی ہے،

اچھا اچھا بتاتا ہوں ماما کو بیچ میں مت لاؤ،

وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے،

وہ آنکھوں میں اُس کا معصوم چہرہ بسائے بولتا ہے،

کون وہ بھائی،،،؟؟؟

عمار ارجان بوجھ کر اُس سے پوچھتی ہے،
www.urdu novels mania .com

گرٹیااااا، غازی گھور کر پٹاخہ بہن کو دیکھتا ہے،

تو آپ نام لے کر بتادیں نا بھائی،،،

وہ ضدی ہوئی،

میں تابش کی بات کر رہا ہوں،
غازی کو نام لینا ہی پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا اُس کی بہن ایسے آسانی سے جان چھوڑنے والی نہیں تھی،

ہائے بھائی مجھے بھی وہ بہت پسند آتی ہیں،
مجھے وہی بھائی چاہیے بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے،
وہ اٹل لہجے میں بولتی ہے،

بھائی تو تمہاری وہی بنے گی انشاء اللہ،
پھر دونوں بہن بھائی ہنس دیتے ہیں،
اس بات سے انجان کہ جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا ہی ہو یہ ضروری تو نہیں ہے،
اور ویسے بھی محبت تو بڑے امتحان لیا کرتی ہے.....

دوسری طرف اُس کی بھوک پیاس اڑ چکی تھی،
کہیں کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا،
بے چینی حد سے سوا تھی،

کروٹیں بدل بدل کر جب وہ تھک گئی تو اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے،
اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیتی ہے جو بڑے زور و شور سے دھک دھک کر رہا تھا،

یہ آخر مجھے ہو کیا رہا ہے؟
پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا،

پھر وہ اپنی آنکھیں بند کر کے اُس لمحے کو یاد کرتی ہے جس میں وہ جکڑی جا چکی تھی،

"آپ مُسکراتی ہوئی بہت اچھی لگتی ہیں پلیز مُسکراتی رہا کریں"

اُس کے کانوں میں یہ جملہ رس گھول دیتا ہے،
تو اُس کے چہرے پر بڑی جاندار مُسکراہٹ رقص کرنے لگتی ہے،
وہ اس بات کو قبول کر لیتی ہے کہ اُسے غازان شاہ اچھا لگنے لگا تھا،
وہ اُسے سوچتی نیند کی وادی میں اُتر جاتی ہے.....

اگلی صبح بہت خوشگوار تھی،
شاہ فیملی ناشتا کر رہی تھی،

پاپا آپ شاید کچھ بھول رہے ہیں۔۔۔

کیا میری جان پاپا کیا بھول رہے ہیں؟
تبریز شاہ ناشتا کرتے ہوئے بیٹی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں،

دیکھ لیں ماما کسی کو یاد ہی نہیں ہے،
میں تو کسی کی کچھ لگتی ہی نہیں ہوں،
کسی کو بھی میری فکر نہیں ہے،
عمار کی ایکٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی،



ہا ہا ہا ہا،

بہن کی ایکٹنگ دیکھ کر غازی کا قہقہہ چھوٹ جاتا ہے،

بھائی خیر تو ہے آج کل بڑے دانت نکل رہے ہیں وہ بھی بلاوجہ،
غازی کے قہقہہ لگانے پر عمار اچڑکھڑا کر اُس سے پوچھتی ہے،

جی نہیں بلا وجہ تو نہیں تمہاری ایکٹنگ دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی تھی،
عمار! تمہیں تو ایوارڈ ملنا چاہیے،

پاپا دیکھ لیں بھائی کو،،،
وہ فٹ سے باپ کو شکایت لگاتی ہے،

غازی بھی مت تنگ کرو میری بیٹی کو،
اور پاپا کی جان پاپا کیسے بھول سکتے ہیں کہ اُن کی بیٹی کا ہر تھ ڈے آنے والا ہے،

اوو پاپا آپ ورلڈ کے بیسٹ پاپا ہیں، I love you،
وہ پیار سے اپنے پاپا سے چمٹ جاتی ہے،
لو یو ٹو میرے بچے،
www.urdu novels mania.com

آمنہ بیگم اور غازی دونوں باپ بیٹی کا لاڈ دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں،

پاپا میں اس بار بھی اچھی سی برتھ ڈے پارٹی رکھوں گی اور سب کو انوائٹ کروں گی ٹھیک ہے ناما،
وہ ماں سے پوچھتی ہے،

اوکے بیٹا جیسے آپ خوش،
تو عمارا خوش ہو جاتی ہے،

وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے پتا ہی نہیں چلتا ہے، لیکن جب انسان کو گزرے ہوئے دنوں کے دکھ اور تکلیفیں یاد آتی ہیں تو ایسے لگتا ہے وقت گزرا ہی نہیں تھا بلکہ ابھی بھی وہیں ٹھہرا ہوا تھا، ہم اُسی درد اور اذیت ناک لمحوں میں جکڑے ہوئے ہیں، کبھی اُن لمحوں کی قید سے رہا نہیں ہو پائیں گے، لیکن انسان یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ اُس کا رب اُسے اتنا ہی درد اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی وہ برداشت کر سکے، اور ویسے بھی کہتے ہیں نا وقت سب سے بڑا مرہم ہوا کرتا ہے،

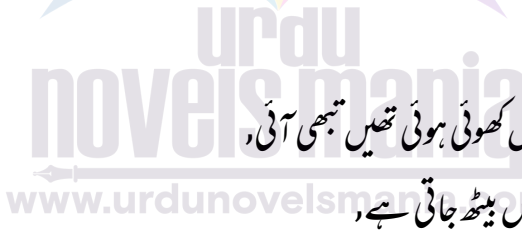
آج 20 سال بعد عائدہ کے دکھوں اور تکلیفوں پر بھی وقت نے مرہم رکھ دیا تھا،
اُنہیں لگتا تھا کہ وہ اپنے باپ کے بنا جی نہیں پائیں گی،
لیکن مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا ہے بلکہ اُن کے بغیر جینا پڑتا ہے،
عائدہ بیگم کو بھی جینا تھا اپنی بیٹی کے لیے اپنی تابش کے لیے،،،

امی، امی کدھر ہیں آپ؟

تابش اُنہیں ڈھونڈتی اُن کے روم میں داخل ہوتی ہے،
عائلہ بیگم ماضی کی یادوں میں اتنی کھو چکی تھیں کہ اُنہیں تابش کے آنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا،
وہ پاس آ کر ماں کا کندھا ہلاتی ہے تو عائلہ بیگم چونک جاتی ہیں،

کیا ہوا امی کیا سوچ رہی تھیں میں کب سے آپ کو آوازیں دے رہی ہوں؟

کچھ نہیں بیٹا میں نے کیا سوچنا ہے؟
اور تم کب آئی؟



جب آپ ماضی کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھیں تبھی آئی،
وہ منہ بنا کر کستی ماں کے پاس بیٹھ جاتی ہے،

اچھا چھوڑو ان باتوں کو تم جاؤ فریش ہو کر آؤ میں کھانا گرم کرتی ہوں،
تو وہ ماں کے ماتھے پر بوسہ دیتی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے،
اور عائلہ بیگم سر جھٹکتیں کچن کی طرف بڑھ جاتی ہیں،،،

وہ بیڈ پر آڑھتا ہوا سالیٹا آنکھیں بند کیے تابش کے ساتھ کسی اور دنیا کی سیر کر رہا تھا، اور چہرے پر جاندار سی مسکان ناچ رہی تھی،
 کے آمنہ بیگم اُس کے کمرے میں داخل ہوتی ہیں اور بیٹے کو اکیلے اکیلے مسکراتا ہوا دیکھ خود بھی مسکرا دیتی ہیں،

خیر تو بے بڑا مسکرایا جا رہا ہے،
 اس کا مطلب عمار صبح سہی کہہ رہی تھی کے بلا وجہ مسکرایا جاتا ہے،

ماں کی آواز سننے ہی وہ پٹ سے آنکھیں کھولتا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے،
 ماما عمار کی تو آپ بات ہی نا کریں وہ تو پتا نہیں کیا کیا بولتی رہتی ہے،
 آمنہ بیگم بھی بیڈ پر اُس کے پاس بیٹھ جاتی ہیں اور اُس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرنے لگتی ہیں،

اچھا تو پھر کیا سوچ کر مسکرایا جا رہا تھا،؟

کچھ نہیں ماما بس ویسے ہی،
اب وہ کیا بتاتا کے ماما آپ کی بہو کو یاد کر کے مُسکرا رہا تھا،

آپ کو کوئی کام تھا ماما تو مجھے بلایا ہوتا،

کیوں؟ کیا میں اپنے بیٹے کے روم میں نہیں آ سکتی ہوں،

ارے میری پیاری سی ماما آپ کبھی بھی اپنے بیٹے کے روم میں آ سکتی ہیں،
تو آمنہ بیگم مُسکرا دیتی ہیں،
غازی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتا ہے،

غازی میں تم سے بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں،

جی ماما بولیں کیا بات ہے،؟
وہ اب سنجیدگی سے ماں کی طرف متوجہ تھا،

بیٹا تمہاری آنٹی ہمارے گھر آنا چاہ رہی تھیں،

ارے ماما تو میں نے انہیں کب منع کیا ہے آنٹی جب چاہیں ہمارے گھر آ سکتی ہیں جیسے پہلے آتی ہیں، وہ نا سمجھی سے ماں کو جواب دیتا ہے،

غازی تم سمجھے نہیں،،،

آپا سیفی، عمار! تمہارے اور رابعہ کے رشتے کے لیے آنا چاہتی ہیں،

ماں کی بات سننے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور حیرانگی سے ماں کو دیکھنے لگتا ہے،،،

ماما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں،؟

میں اور رابعہ سے شادی نو ماما نیو! ایسا سوچیے گا بھی مت کہ میں رابعہ سے شادی کروں گا،

www.urdu novels mania.com

کیوں غازی آخر کیا کہی ہے رابعہ میں،؟

یہ دونوں رشتے بچپن سے ہی ہم بڑوں میں طے تھے تو تمہیں کیا پرواہ ہے،؟

آمنہ بیگم کی آواز میں دبا دبا سا غصہ تھا،

ماما مجھے گڑیا اور سیفی کے رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ سیفی بہت اچھا لڑکا ہے وہ ہماری گڑیا کو بہت خوش رکھے گا۔

لیکن میری اور رابعہ کی شادی بھول جائیں اور آنٹی کو بھی منع کر دیں ماما میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا اور ناہی میں نے کبھی اُس کے بارے میں ایسا سوچا ہے،
 ویسے بھی ماما ہم دونوں کی نیچر میں زمین آسمان کا فرق ہے،
 ہم کبھی بھی اچھی میر ڈالائف نہیں گزار پائیں گے،
 سو پلیز ماما،
 وہ ماں کو کئی دلیلیں پیش کرتا ہے،

دیکھو غازی نکاح کے دو بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے جب لڑکا لڑکی نکاح جیسے پاکیزہ اور مضبوط بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو سب ٹھیک ہو جاتا ہے،
 جب میاں بیوی کو ایک دوسرے کا قُرب نصیب ہوتا ہے تو سب کچھ بدل جاتا ہے،
 جب رابعہ تمہارے ساتھ رہے گی تمہیں سمجھے گی تو وہ بھی بدل جائے گی،
 تم جیسی چاہو گے بالکل ویسی بن جائے گی،
 میری باتوں پر غور کرنا اور یاد رکھنا میری بہو بننے کی تو صرف رابعہ،
 وہ بیٹے کو پیار سے سمجھائیں ساتھ دھمکی لگاتیں کمرے سے باہر نکل جاتی ہیں،
 اور وہ کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح اپنا سر ہاتھوں میں گرا جاتا ہے،،،

اگلی صبح وہ سب ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے چپ چاپ ناشتہ کر رہے تھے،
اس خاموشی کو عمار کی آواز توڑتی ہے،

ماما میں بھی آپ کے ساتھ سکول جاؤں گی،

کیوں کوئی خاص بات ہے،
اور یہ تم آج کل کالج سے کچھ زیادہ ہی چھٹیاں نہیں کرنے لگ گئی ہو،
آمنہ بیگم بیٹی کو آڑے ہاتھوں لیتی ہیں،

اُف ماما آپ کو بتایا تو تھا آپ بھول گئی ہیں،
میں نے سب ٹیچرز کو پارٹی میں انوائٹ کرنا ہے اسی لیے مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے،

بیگم جانے دیں میری بیٹی کو پارٹی کے بعد یہ کالج سے کوئی چھٹی نہیں کرے گی، کیوں عمار ابیٹا،
تبریز شاہ فوراً سے پہلے بیٹی کی حمایت میں بولتے ہیں،

جی جی پاپا میں اس کے بعد کوئی چٹھی نہیں کروں گی،
عمار کے چہرے پر معصومیت ہی معصومیت تھی،

اچھا ٹھیک ہے جلدی باہر آؤں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں،
اُسے جلدی آنے کا کہہ کر آمنہ بیگم باہر نکل جاتی ہیں،
تو وہ بھی اپنا بیگ سنبھالتی پاپا اور بھائی کو اللہ حافظ کہتی باہر کو بھاگ جاتی ہے،

کیا بات ہے غازی آج بہت چپ چپ سے ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟
بیٹے کو مڑجھایا ہوا سادیکھ کر تبریز شاہ پوچھنے لگتے ہیں،

کچھ نہیں پاپا بس رات کو ٹھیک سے سو نہیں سکا اسی لیے فریش نہیں ہوں،
وہ چہرہ جھکائے باپ کو جواب دیتا ہے،

اور کیوں نہیں سوئے رات کو؟ اگر کوئی بات ہے تو بتاؤ مجھے،

نہیں پاپا ایسی کوئی بات ہے،

غازان شاہ میں باپ ہوں تمہارا بولو کیا بات ہے جو تمہیں رات کو سونے نہیں دے رہی ہے،
تو وہ رات کو ماں سے ہونے والی ساری باتیں باپ کو بتا دیتا ہے،
سب کچھ سُن کر تبریز شاہ ایک لمحے کے لیے چُپ کر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آمنہ بیگم جو
کہتی ہیں وہی کرتی ہیں،
اور وہ اپنے بیٹے کو کبھی بھی اُن چاہے رشتے میں نہیں باندھ سکتے تھے،

کسی اور کو پسند کرتے ہو،،،،، ۹۹۹

باپ کے سہی انداز سے پر وہ ایک پل کے لیے گڑبڑا جاتا ہے پھر سنبھل کر جواب دیتا ہے،
وہ پاپا میں،،،،، وہ اپنی بات کہنے کے لیے مناسب الفاظ ڈھونڈنے لگتا ہے،

دیکھو غازی جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے سچ بتاؤ گے تو ہی ہم اس معاملے کو سنبھال سکیں گے،

باپ کی بات اُس کے دل کو لگتی ہے تو وہ سچ بولنے کا فیصلہ کرتا ہے،

جی پاپا،،، وہ دھیمی سی آواز میں اقرار کرتا ہے،

کون ہے وہ اور کب سے چل رہا ہے یہ سب،؟

ہمارے سکول کی ٹیچر ہے پاپا،

غازی کہیں تم نانہ کی بات تو نہیں کر رہے ہو،؟

نہیں پاپا،

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ٹیچر نانہ تو میری اچھی فرینڈ ہیں،

www.urdu novelsmania.com

اچھا تو پھر کس ٹیچر کی بات کر رہے ہو تم،؟

تبریز شاہ کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے،

پاپا وہ نیو آئی ہے ابھی ایک ماہ ہی ہوا ہے،

اُسے دیکھتے ہی سوچ لیا تھا کہ شادی کروں گا تو اُسی سے کروں گا،

اچھا نام کیا ہے اُس لڑکی کا؟

تابش حسن،

اور کیا کچھ جانتے ہو اُس کے بارے میں؟

کچھ خاص نہیں پایا بس اتنا ہی کہ اُس کے پاپا نہیں ہیں صرف ماما ہیں اور تابش اُن کی اکلوتی بیٹی ہے،

ایک دن میں اور ماما گئے تھے اُن کے گھر اچھے لوگ ہیں پاپا،
ماما کو بھی وہ بہت پسند ہے جب اُنہیں پتا چلے گا تو وہ مان جائیں گی،

نہیں غازی تمہاری ماں کبھی نہیں مانے گی کیونکہ اُس نے اپنی بہن کو زبان دی ہوئی ہے،
اور یہ رشتے اُنہوں نے تم لوگوں کے بچپن سے ہی طے کیے ہوئے ہیں،
اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہاری ماں اپنی زبان کی کتنی کپی ہے،
اور سب سے اہم بات ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ رابعہ تمہیں چاہتی ہے،

بس پاپا یہ بات تو آپ رہنے ہی دیں،

وہ صرف ضد میں آئی ہوئی ہے،

اُس نے مجھے دھمکی بھی دی تھی کہ غازی تم کچھ بھی کر لو شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہونی ہے وغیرہ وغیرہ،

وہ اکتایا ہوا سا بولتا ہے،

اچھا تو پھر ہمیں کب بلوار ہے ہو ہماری ہونے والی بہو سے،

عمار کی برتھ ڈے پارٹی میں آنے کی پھر دیکھ لیجیے گا،

اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو ضرور پسند آئے گی،

ہاں بھی میرے بیٹے کی پسند معمولی تو نہیں ہوگی،

تبریز شاہ فخر سے اپنے جوان بیٹے کو دیکھتے ہیں،

پاپا ایک اور بات،،،،

وہ کہنے سے جھجک رہا تھا،

ہاں بولو اور کون سی بات رہ گئی ہے،

پاپا تابش اس بات سے بالکل انجان ہے کہ میں اُس سے ""
وہ آدھی ادھوری بات میں ہی باپ کو پورا مطلب سمجھا دیتا ہے،

کیا ااا؟ غازی یہ کیا کہہ رہے ہو تم،
تبریز شاہ حیرانگی سے بیٹے کو دیکھتے ہیں،
مجھے تو لگا تھا کہ تم دونوں کا زبردست قسم کا ایفیر ہو گا جو تم ""

نہیں پاپا ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ ایسی ویسی لڑکی بالکل نہیں ہے پاپا،
اُس نے تو کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا ہے،

وہ ایک باجیا اور پردہ دار لڑکی ہے،

پاپا وہ بہت سادہ سی سمل سی لڑکی ہے،

میں اُس کے ساتھ خوش رہوں گا،

پاپا آپ کو پتا ہے میرے پاس تو اُس کا فون نمبر بھی نہیں ہے،

اور میں ایسا کچھ چاہتا بھی نہیں ہوں،

میں نے سوچا تھا کہ مہذب طریقے سے رشتہ بھیجنا ہی ٹھیک رہے گا،

میں نے سہی کہا نا پاپا،؟

ہاں بیٹا تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو نکاح سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہوتا اپنی محبت کا اظہار کرنے کا،
ویسے میرا بیٹا سیانا ہو گیا ہے،

اس بات پر دونوں باپ بیٹا ہنس دیتے ہیں،،،

مے آئی کم ان میم،

وہ جو بچوں کے ٹیسٹ چیک کرنے میں بُری طرح بڑی تھی ایک دم سے سر اٹھا کر دروازے کی طرف
دیکھتی ہے جہاں عمار اکھڑی اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی،

www.urdu novels mania.com

ارے عمار آ جاؤ تمہیں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے؟

کیوں ضرورت نہیں ہے بھئی میں کوئی گندی بچی ہوں جو منہ اٹھا کر اندر چلی آتی،
تو تابش اُس کی بچوں جیسی بات پر مُسکرا دیتی ہے،

اور کرسی سے اُٹھ کر عمارا سے گلے ملتی ہے،

تابش اُسے بیٹھنے کا کہتی ہے تو عمارا کرسی پر بیٹھتے ہی شروع ہو جاتی ہے،

میں اسپیشل آپ کو انوائٹ کرنے آئی ہوں کل میرا ہر تھ ڈے ہے اور آپ نے ضرور آنا ہے کوئی
بہانا نہیں چلے گا،

تھینک یو عمارا مجھے اتنے پیار سے انوائٹ کرنے کے لیے لیکن میں کبھی بھی کسی کے گھر پارٹی وغیرہ پر
نہیں گئی ہوں،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

تو پھر کیا ہوا؟ تابش میرے گھر تو آپ آ ہی سکتی ہیں،
کیا آپ مجھے اپنی فرینڈ نہیں سمجھتی ہیں؟
عمارا اُسے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کرتی ہے،

ارے نہیں عمارا تم تو میری چھوٹی سی پیاری سی دوست ہو،

تو بس پھر آپ کو ہر حال میں پارٹی میں آنا ہے،

اور مجھے اپنا فون نمبر بھی دیں تاکہ میں خود آپ کی امی سے اجازت لے سکوں،

تو تابش اُسے اپنا نمبر دے دیتی ہے،

پھر وہ دونوں ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں اور تابش ساتھ ساتھ ٹیسٹ بھی چیک کر رہی تھی۔۔۔

وہ تابش سے ملنے کے بعد آفس کی طرف چل پڑتی ہے کہ اچانک کچھ یاد آنے پر بھائی کو کال کرتی ہے،

ہاں گڑیا بولو،

کال اٹینڈ کرتے ہی غازی کی مصروفیت بھری آواز سپیکر سے ابھرتی ہے،

www.urdu novelsmania.com

بھائی آج آپ میری تعریفیں کرتے نہیں تھکیں گے،

کیوں جی اب کون سا کارنامہ کر دیا ہے تم نے جو میں تمہاری تعریف کروں گا،

خیر بھائی صاحب کارنامہ تو میں نے بڑا زبردست کیا ہے اور میں جانتی ہوں میرا یہ کارنامہ آپ کو بہت پسند آنے والا ہے،

عمار اپنے منہ میاں مٹھو بنی کھڑی تھی،

گرٹیا اب بتاؤ گی بھی کہ میں کال بند کروں مجھے آفس میں بہت کام ہے،

کر دیں کال بند کر دیں،

میں نے تو بس آپ کو یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ شام کو آپ کے لیے چھوٹا سا سر پرانز ہے، اچھا ٹھیک ہے اب آپ اپنا کام کریں شام کو بات ہوتی ہے، وہ اللہ حافظ کہتی کال بند کر کے آفس میں داخل ہوتی ہے،

کر آئی ہو سب ٹیچرز کو انوائٹ،

آمنہ بیگم بیٹی سے پوچھتی ہیں،

جی ماما سب ٹیچرز ہی بہت ایکسائٹڈ ہیں سوائے مس تابش کے، وہ بولتی ہوئی دھپ سے ماں کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتی ہے،

کیوں بھی مس تابش کیوں ایکسائڈ نہیں ہیں میری بیٹی کی برتھ ڈے پارٹی کے لیے،

ماما وہ کہتی ہیں میں کبھی کسی کے گھر نہیں جاتی پارٹیز وغیرہ میں تو بالکل بھی نہیں،

تو کوئی بات نہیں عمار اُسے اچھا نہیں لگتا ہوگا فمکشز میں جانا،
آمنہ بیگم بیٹی کو کہاں اُداس دیکھ سکتی تھیں،

نہیں ماما میں نے اُن کو اتنے پیار سے کہا تو وہ مان گئی ہیں،
وہ خوشی سے ماں کو بتاتی ہے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اچھا پھر تو یہ بہت اچھی بات ہے،
آمنہ بیگم مطمئن نظر آتی ہیں،

ماما میری مس تابش سے اتنی اچھی فرینڈ شپ ہو گئی ہے کہ وہ مجھے انکار کر ہی نہیں سکتی تھیں،

چلو اچھا ہو گیا یہ تو اب میری بیٹی خوش ہے نا؟

جی ماما بہت خوش ہوں،
وہ پیار سے ماں کے گلے لگ جاتی ہے،

اچھا ماما میں نے ڈرائیور کو کال کر کے بلوایا ہے،
میں چلتی ہوں گھر جا کر کل کے لیے تیاریاں بھی تو کرنی ہیں،
او کے ماما اللہ حافظ،
وہ ماں کے سر پر پیار کرتی آفس سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ کھٹاک کی آواز سے اُس کے آفس کا دروازہ کھلتا ہے،
اور سیفی دندنا تا ہوا اندر داخل ہوتا ہے،

www.urdu novelsmania.com

کیا تکلیف ہے تجھے میری کالز کیوں نہیں اٹینڈ کر رہے تم؟
سیفی غصے سے بولتا ہے،

مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے پر تو کیوں غصے سے لال پیلا ہو رہا ہے؟

غازی کیا بات ہے؟ تو مجھے اگنور کر رہا ہے،
سیفی ابھی بھی روٹھا روٹھا سا لگ رہا تھا،

یار سیفی میں تجھے اگنور کیوں کروں گا بس کام میں اتنا بڑی تھا کہ موبائل کا ہوش ہی نہیں رہا،
غازی بھونڈا سا ہانا بناتا ہے،

میں دیکھ رہا ہوں غازی جب سے رشتوں کی بات ہوئی ہے تو کچھ اُبھا اُبھا سا ہے،
کیا تو ان رشتوں سے خوش نہیں ہے؟
تو میں ماما اور آنٹی سے بات کر لیتا ہوں،

نہیں یار سیفی ایسی کوئی بات نہیں ہے،
عمار کے لیے تم سے اچھا اور بہترین جیون ساتھی کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا ہے،

تو کیا رابعہ...؟

سیفی آدھی بات کر کے چُپ ہو جاتا ہے اور غازی کے چہرے کو کھوجنے لگتا ہے جو رابعہ کے نام پر
نظریں چُرا گیا تھا،

سیفی سمجھ تو گیا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ غازی خود سب کچھ اُس سے شیئر کرے، کیونکہ وہ بچپن سے ایک ساتھ تھے ایک دوسرے کی ہر بات جانتے تھے، تو پھر ایسی کون سی بات تھی جو غازی اُس سے چھپا رہا تھا،

میری طرف دیکھ غازی اور جو بھی بات ہے کھل کر بتا مجھے، اور تو اُس بات کو ذہن سے نکال دے کہ رابعہ میری بہن ہے، اور تو اُس شادی سے انکار کرے گا تو ہماری دوستی میں فرق آجائے گا، جتنی رابعہ مجھے عزیز ہے اتنا تو بھی ہے، یار تیری خوشی میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے، سیفی کے اتنے لمبے لیکچر پر غازی اُسے "اے" "ٹو" "زیڈ" سب کچھ بتا دیتا ہے،

غازی تو اُس سکول والی تابش کی بات کر رہا ہے؟

ہاں یار اور کون سی تابش کو ہم جانتے ہیں،

یار غازی مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی وہ عبایا اور نقاب میں تھی نا تو تم نے اُسے کہاں دیکھا؟

تو غازی اُس کا تجسس دیکھ کر اُسے آفس میں تابش کو دیکھنے سے لے کر اُس کے گھر جانے اور سٹاف روم سے ملنے تک سب بتا دیتا ہے،

اُس کی لوسٹوری سُن کے سیفی مُسکرا دیتا ہے،
ویسے غازی تیری یہ لوسٹوری فلمی سی نہیں لگتی،
سیفی اُسے چھیرتا ہے،

بکواس نا کریار میں پہلے ہی بہت آپ سیٹ ہوں ماما کبھی نہیں مانیں گی،

ارے یار اُس کا بھی کوئی نا کوئی حل نکال لیں گے،
پہلے تو میرے ساتھ چل کل کے لیے گفٹ لینے چلتے ہیں،

گفٹ پر وہ کس لیے سیفی؟

غازی مصنوعی حیرانگی سے پوچھتا ہے،

یار تو بھول گیا ہے کل عمار کی برتھ ڈے ہے،
سیفی اُس کی عقل پر ماتم کرتا ہے،

اووووو، اُس کے چھیرے پر سیفی جھینپ سا جاتا ہے،
پھر دونوں ہی مُسکرا دیتے ہیں اور آفس سے باہر نکل جاتے ہیں،،،

تابی بیٹا کل اچھا سا سُوٹ پہن کر جانا اور اگر ایک دِن عبایا نہیں پہنوں گی تو کچھ نہیں ہوگا بس اچھی طرح
دوپٹے کو سیٹ کر کے اوڑھ لینا،

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

امی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ عبایا کیوں اُتاروں گی میں؟

دیکھ تابش وہ بڑے لوگ ہیں وہاں سب ایک سے بڑھ کر ایک ہوں گے اگر تو عبایا پہنے رکھے گی تو
سب تجھے عجیب نظروں سے دیکھیں گے،
سب کی سوچ ایک جیسی نہیں ہوتی بیٹا، تیرے سکول کے سب لوگ تجھے جانتے ہیں لیکن دوسرے
لوگ تو نہیں جانتے نا،

اگر کسی نے کچھ اُٹا سیدھا بول دیا تو تجھے بُرا لگے گا،
میں جانتی ہوں بیٹا کہ تجھے عبا یا میں رہنا اچھا لگتا ہے،
لیکن بیٹا پسندو ابھی ماحول کے حساب سے ہی اچھا لگتا ہے،
تو سمجھ رہی ہے نا،،،

اچھا ٹھیک ہے امی میں دوپٹے کو اچھے سے اوڑھ لوں گی،
وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہامی بھر لیتی ہے،

اور ہاں پہلی بار کہیں جا رہی ہو تو اچھے سے تیار ہو کر جانا عمار ایڈیٹ خوش ہو جائے گی،
اور تم بھی انجوائے کر لو گی،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

امی آپ کو پتا تو ہے کہ میں،،،

ہاں ہاں میں جانتی ہوں کہ تمہیں سچے سنور نے کا کہیں آنے جانے کا شوق نہیں ہے پر بیٹا یہ بھی تو دیکھو
کہ عمار ایڈیٹ نے کتنی محبت اور چاہت سے انوائٹ کیا ہے اور مجھ سے بھی کتنے پیار سے بات کی تھی،

ارے یاد آیا تو نے کوئی گفٹ وغیرہ بھی لیا ہے کہ نہیں،

لے لیا ہے امی سکول سے آتے ہوئے لے آئی تھی،

اچھا اب جاؤ اور اپنا کوئی ڈھنگ کا سوٹ استری کر لو،
عائلہ بیگم مطمئن ہو گئی تھیں،

امی نانٹ فمشن ہے مجھے دیر بھی ہو سکتی ہے اکیلی کیسے آؤں گی؟
وہ ناجانے کا ایک اور بہانا ڈھونڈتی ہے،

اکیلی کیوں؟ عمار نے خود کہا ہے وہ لوگ تمہیں چھوڑ جائیں گے،
اب بہانے بنانے بند کرو تم،
ماں تھیں سب سمجھتی تھیں،
اب جاؤ میں نماز پڑھنے لگی ہوں،
عائلہ بیگم بیٹی کو ڈپٹی ہیں،

تو وہ بُرا سامنہ بناتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے،،،

بھائی کیا کر رہے ہیں؟

وہ جو کسی گہری سوچ میں گم تھا عمار کی آواز سُنتے ہی چونک جاتا ہے،

کیا بات ہے جناب کن کی سوچوں میں کھولے ہوئے ہیں،
وہ چہرے پر معصومیت بھری شرارت سجائے بھائی کو چھیڑتی ہے،

عمار اشرم کروڑ بھائی ہوں تمہارا،
وہ چھوٹی بہن کو اشرم دلانا ضروری سمجھتا ہے،
لیکن دوسری طرف پرواہ کسے ہوتی ہے،

بھائی کے ساتھ ساتھ میرے سب سے اچھے دوست بھی تو ہیں،
عمار کی بات پر غازی مُسکرا کر اُسے دیکھنے لگتا ہے اور سوچتا ہے کہ بہنیں کتنی قیمتی ہوتی ہیں یہ صرف
بھائی ہی جان سکتے ہیں،

اب پھر کہاں کھو گئے بھائی؟
کیا میں سر پرانزواپس لے جاؤں؟

نہیں جی،
اگر لے ہی آئی ہو تو دیکھا بھی دو کیا سر پرانز ہے؟
جو صبح سے میرا سر لکھایا ہوا ہے،

تو وہ اپنے بینڈسم سے بھائی کا تپا ہوا چہرہ دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑتی ہے،
اور ایک چٹ اُس کی طرف بڑھاتی ہے،
جس پر ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا،

www.urdu novelsmania.com

یہ کس کا فون نمبر ہے گڑیا؟

وہ جو اُسے مُسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی،
اب پوری آنکھیں کھول کر بھائی کو گھورنے لگتی ہے،

ارے بتاؤ بھی کس کا فون نمبر ہے ؟؟
وہ الجھ کر بہن سے پوچھتا ہے،

آپ کو کس کا نمبر لگتا ہے پیارے بھائی جان ؟؟

مجھے کسی کا نہیں لگتا تم بتاؤ،

تو وہ اُس کے کان کے قریب منہ کر کے آہستہ آوازیں بولتی ہے،

میری پیاری بھابھی جان کا،،،

کیا اااا؟ سُنتے ہی غازی ایک دم سے اپنی جگہ سے اُچھل پڑتا ہے،

یہ کیا حرکت ہے عمار میں نے تم سے اُس کا فون نمبر نہیں مانگا تھا،
اُسے تو ابھی کچھ پتا بھی نہیں ہے،

وہ کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں؟

غازی کا افسوس ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا،

اوو وھیلو مسٹر غازان شاہ آپ کو اپنی بہن عقل سے پیدل لگتی ہے کیا؟
آپ کو نام لے کر تھوڑی نمبر لیا ہے،

میں نے خود مانگا تھا اُن کی امی سے بات کرنے کے لیے کہ وہ کل اُنہیں پارٹی میں آنے کی اجازت
دے دیں،

آپ بھی نابھائی سارے موڈ کی دہی کر دی ہے،
عمار اکا سارا جوش اُس کے بھائی نے جھاگ کی طرح بٹھا دیا تھا،

اچھا سوری سوری میں تھوڑا اور ری ایکٹ کر گیا تھا،
اچھا بتاؤ اس کے بدلے میں کیا چاہیے؟
غازی بہن کو منانے کے لیے اُسے رشوت دیتا ہے،

www.urdu novels mania.com

مجھے بھابھی چاہیے بس،،،
وہ منہ بسور کر جواب دیتی ہے،

تو غازی بہن کی انوکھی فرمائش پر مُسکرا دیتا ہے،
اور اُس کے سر پر پیار کرتا ہے،

بل جائے گی تمہیں تمہاری بھابھی اب خوش؟

جی بھائی بہت خوش،

اچھا اب جاؤ سو جاؤ رات کافی ہو گئی ہے صبح تمہارا خاص دن ہے جلدی سو جاؤ گی تو صبح فریش رہو گی،

اوکے بھائی کڈناٹ اور ہاں بھابھی کو زیادہ تنگ مت کرئیے گا،
کہتے ہی وہ جلدی سے کمرے سے باہر بھاگ جاتی ہے،
تو غازی کھلے دل سے مسکرا دیتا ہے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اُسے تنگ نہیں کروں گا تو پھر کسے کروں گا،
وہ خود سے بڑبڑاتا سونے کی کوشش کرنے لگتا ہے،،،

وہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی ساتھ آج رات ہونے والی پارٹی کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی،
کے اُس کا فون بجنے لگتا ہے تو وہ چولہے کی آنچ کم کرتی کچن سے نکل کر لاؤنج میں آ جاتی ہے،

اور ٹیبل سے موبائل اٹھا کر دیکھتی ہے تو عمار کی کال ہوتی ہے،

سلام کرنے کے بعد عمار اباے تابی سے پوچھتی ہے،
تیار ہو گئیں آپ گاڑی بھیجوں آپ کو لینے کے لیے،

نہیں عمار اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود آ جاؤں گی اور ابھی کون سا اتنی رات ہوئی ہے،

چلیں جیسے آپ کو مناسب لگے،

واپسی پر ہم آپ کو ڈراپ کر دیں گے،

اور پلیز جلدی آئیں میں آپ کا ویٹ کر رہی ہوں،

عمار اللہ حافظ کہہ کر کال بند کر دیتی ہے،

تو وہ بھی موبائل رکھ کر کچن میں آ جاتی ہے،،،

تابی بیٹا ہو گئی تیار؟

عائدہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہی تابش سے پوچھتی ہیں،

جی امی بس ہو گئی تیار،

وہ اپنے لمبے بالوں کی خوبصورت سی چٹیا بناتی ماں کو جواب دیتی ہے،

ماشاء اللہ میری بیٹی تو بہت ہی پیاری لگ رہی ہے،

اللہ نظر بد سے بچائے آمین،

وہ آگے بڑھ کر اپنی چاند سی بیٹی کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہیں،

شکریہ امی،،،

امی اگر مجھے دیر ہو گئی تو پریشان نہیں ہونا اور میں نے کھانا بنا دیا ہے ٹائم سے کھا لیجیے گا،
میں واپسی پر عمار کے ساتھ آؤں گی،

اچھا ٹھیک ہے دھیان سے جانا،

جب پہنچ جاؤ تو کال کر کے بتا دینا،

اُن کے گھر کا ایڈریس تو یاد ہے نا؟

جی امی میں نے اپنے موبائل میں سیو کر لیا ہے،
اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ،

وہ ماں سے مل کر گھر سے باہر نکل جاتی ہے،
اور رکشے والے کو ایڈریس بتا کر خود رکشے میں بیٹھ جاتی ہے،،،

غازی سب مہمان آچکے ہیں لیکن برتھ ڈے گرل کا کچھ اتنا پتا نہیں ہے جاؤ دیکھو کہاں رہ گئی ہے؟
تبریز شاہ ہاتھ پر باندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتے بیٹے سے کہتے ہیں،

جی پاپا میں ابھی دیکھتا ہوں،
غازی ابھی سیرٹھیوں کی طرف بڑھتا ہی ہے کہ وہ اپنی پیروں تک آتی پنک کلر کی باربی فراک سمبھالتی
آہستہ آہستہ سیرٹھیاں اُترتی دکھائی دیتی ہے،
تو غازی وہیں رُک جاتا ہے،

ماما، پاپا، بھائی کیسی لگ رہی ہوں میں؟
وہ نیچے آتے ہی سب سے پوچھتی ہے،

اور اپنے فراک دونوں ہاتھوں سے پکڑے گھوم جاتی ہے،

تو تبریز شاہ چلتے ہوئے اپنی لاڈلی کے پاس آتے ہیں،

اور اُس کے ماتھے پر پیار کرتے ہیں،

میری بیٹی تو بہت ہی پیاری لگ رہی ہے بلکل ایک پرنسز کی طرح،

آمنہ بیگم بھی دل سے اپنی بیٹی کی تعریف کرتی ہیں اور اُسے پیار سے گلے لگاتی ہیں،

پھر وہ بڑے بھائی کی طرف مڑتی ہے جو بڑی محبت سے اپنی چھوٹی سی ڈول کو دیکھ رہا تھا،

ویسے اتنی بھی اچھی نہیں لگ رہی ہو،

وہ بہن کو تنگ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے،

www.urdu novels mania.com

پاپا دیکھیں نا بھائی کو،

غازی مت تنگ کرو میری پرنسز کو،

اچھا چڑیل سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہو،

وہ بہن کے سر پر بوسہ دیتا ہے،

تھینک یو بھائی،

ویسے آپ بھی کسی ہالی ووڈ ہیرو سے کم نہیں لگ رہے ہیں
بھابھی تو آج آپ کو دیکھتے ہی لٹو ہو جائیں گی،
تو غازی اُس کے سر پر ایک چیت لگاتا ہے،
تم نہیں سُدھو گی،

یہ کیا کُسر پُسر چل رہی ہے دونوں بہن بھائی میں،؟
تبریز شاہ کو اُن دونوں کی خفیہ گفتگو کا کچھ اندازہ ہو جاتا ہے،

کچھ نہیں پایا بس ایسے ہی،
غازی ماں کے سامنے باپ کے سوال کو ٹال جاتا ہے،

اچھا پھر جلدی چلو باہر سب ویٹ کر رہے ہیں،

تبریز شاہ اور آمنہ بیگم دونوں ایک ساتھ باہر نکلتے ہیں،

اور غازی پیار سے بہن کا ہاتھ تھامے اُسے باہر لان میں لے جاتا ہے جہاں ساری ارجمینٹس کی گئی تھیں،

وہ جو بے صبری سے اُس کا ویٹ کر رہا تھا اُسے غازی کے ساتھ لان میں آتا دیکھ فریز ہو جاتا ہے، عمار کو دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ستائش اُترتی ہے، کیونکہ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی،

بھائی منہ تو بند کریں آپ ہی کی ہے، فائقہ بھائی کو چھیڑتی ہے جبکہ پاس بیٹھی رابعہ کو کوئی لینا دینا نہیں تھا کہ اُس کے بہن بھائی میں کیا باتیں ہو رہی ہیں،

اُس کی نظریں تو بس غازان شاہ پر جمی ہوئی تھیں، جو سب میں نمایاں لگ رہا تھا، اور وہ بلا جھجک اُسے تاڑ رہی تھی،

عمار اتمہاری بھابھی کا کچھ اتنا پتا آئی کیوں نہیں ابھی تک، غازی بہن کے کان میں سرگوشی کرتا ہے،

بھائی جان ذرا صبر کر لیں میں نے انہیں کال کی تھی بس آہی رہی ہوں گی،
عمار اپنے بے صبر سے بھائی کو حوصلہ دیتی ہے،

غازی کی بے چین نظریں بار بار گیٹ کی طرف اٹھ رہی تھیں جو رابعہ بھی نوٹ کر چکی تھی،
تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر غازی اور عمار کے پاس آ کر کھڑی ہو جاتی ہے،

کیا بات ہے جناب آج توقیامت لگ رہے ہیں،

رابعہ کو دیکھتے ہی غازی کا حلق تک کڑوا ہو جاتا ہے جبکہ اُس کی بات اور انداز غازی کو اندر تک سلگا
جاتا ہے،

لیکن وہ اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے کیونکہ وہ اپنا موڈ خراب کرنے کے بلکل موڈ میں نہیں
تھا،

اُسے بس اپنی تابش کا انتظار تھا،

اُس کی آنکھیں ترس رہی تھیں اپنے محبوب کے دیدار کے لیے،

وہ ایک بار پھر گیٹ کی طرف دیکھتا ہے تو خدا اس بار اُسے ناامید نہیں کرتا ہے،

غازان کو تابش گیٹ سے اندر آتی دکھائی دیتی ہے،

بلیک عبایا پر بلیورنگ کے اسکارف سے نقاب کیے وہ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی،

تو غازی جلدی سے عمار کے کان میں بولتا ہے،

وہ آگئی ہے جاؤ اُسے لے کر آؤ،
تو عمار ارجی بھائی کہتی گیٹ کی طرف بڑھ جاتی ہے،

اسلام و علیکم!

کتنی دیر کر دی آپ نے سب ٹیچرز بار بار آپ کا پوچھ رہی ہیں،
وہ تابش سے گلے ملتی اُسے ساتھ لے کر ٹیچرز والے ٹیبل کی طرف بڑھ جاتی ہے،

سب ٹیچرز سے مل کر تابش بھی اُن کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے،

تابش کم از کم آج تو یہ تنبو اُتار دو کتنی اچھی پارٹی ہے سب کے درمیان تم عجیب سی لگو گی،
ٹیچرز فوڑیہ اُسے کہتی ہیں،
تو سب ٹیچرز کے ساتھ عمار بھی اُسے کہنے لگتی ہے،

پلیز مِس تابش تھوڑے ٹائم کی تو بات ہے پلیز پلیز،

کوئی بات نہیں تابش سب اپنے ہی ہیں اور زیادہ رش بھی نہیں ہے تم عبایا اُتار کر دوپٹہ اچھے سے
سیٹ کر لو،

نائلہ اُسے سمجھاتی ہے،

تابش ماں کے بعد ان سب سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی، اسی لیے سر اثبات میں ہلا دیتی ہے،

تو چلیں آئیں میرے ساتھ، عمار اُس کا ہاتھ پکڑتی اپنے روم میں لے جاتی ہے،

وہ عبایا اُتار کر دوپٹے کو اچھی طرح اوڑھ لیتی ہے،

واو آپ تو بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہیں،
عمار اگلے دل سے اُس کی تعریف کرتی ہے،

تم بھی آج بہت پیاری لگ رہی ہوٹل ڈول،
تو عمار اجمینپ کر مسکرا دیتی ہے،
اور سوچتی ہے،

جب بھائی تابش کو دیکھیں گے تو اُن کا کیا ری ایکشن ہوگا؟
اِس سوچ کے آتے ہی اُس کے چہرے پر شرارتی سی سمائل آ جاتی ہے،
پھر وہ دونوں روم سے باہر آ جاتی ہیں،

چلیں آئیں پہلے آپ کو ماما پاپا سے ملواتی ہوں،

وہ دونوں میاں بیوی کسی گیسٹ سے باتوں میں مصروف تھے،
جب عمار انہیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہے،
ماما پاپا ان سے ملیں یہ ہیں میری سب سے اچھی فرینڈ اور ہمارے سکول کی ٹیچر مس تابش حسن،

اسلام و علیکم انکل،
تابش سب سے پہلے تبریز شاہ کو سلام کرتی ہے،

و علیکم اسلام بیٹا کیسی ہیں آپ؟
تبریز شاہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں،
اور آمنہ بیگم گلے ملتی ہیں،
www.urdu novels mania.com

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں؟
الحمد للہ میں بھی بالکل ٹھیک ہوں بیٹا،
تبریز شاہ بہت غور سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہے تھے،
انہیں اپنے بیٹے کی پسند پر فخر محسوس ہوا تھا،
اُن کے دل سے شدت سے دعا نکلی تھی،

کہ اے اللہ اس ہیرے کو میرے بیٹے کا نصیب کر دے آمین،

تابش تمہاری اتنی کیسی ہیں؟
آمنہ بیگم، عائکہ بیگم کا حال چال پوچھتی ہیں،

وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں میم،

اچھا عمار اتم تابش کے ساتھ ہی رہنا یہ پہلی بار ہمارے گھر آئی ہے جاؤ شاہناز پارٹی انجوائے کرو،

وہاں سے ہٹتے ہی تابش کو خود پر کسی کی گرم نظروں کا احساس ہوتا ہے،
تو وہ ادھر ادھر دیکھنے لگتی ہے،
لیکن سب پارٹی میں بڑی تھے کوئی اُس کی طرف متوجہ نہیں تھا تو وہ کچھ ریلیکس ہوتی ہے،

بس کر دے یا رکھا آنکھوں سے نکل جائے گا،

وہ بیچاری پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھ رہی ہے کہ کون ہے جو اُسے نظروں سے کھانے کا ارادہ رکھتا ہے،

وہ جو دنیا بھلائے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا،
سیفی اُس کی ٹانگ کھیچتا ہے،
حل آبل کر آتے ہیں، سیفی اُس کا بازو پکڑے اُسے تابش کے سامنے لے آتا ہے،

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ مِس تابش؟
میں سیف، عمار اور غازی کا کزن شاید آپ کو یاد ہو،
سیفی عزت سے سلام بھاڑنے کے بعد اپنا تعارف کرواتا ہے،

و علیکم اسلام، میں بالکل ٹھیک ہوں،

جی جی مجھے یاد ہے،

تابش دھیمی سی آوازیں بولتی ہے،

اب بیچاری کے گلے سے آواز کہاں نکلتی تھی،

غازی دیوانہ وار اُس اپسر کو تک رہا تھا جو گرین کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک جس پر گولڈن نفیس سا کام
کیا ہوا تھا ساتھ گولڈن چوڑی دارپا جامہ اور گرین ہی دوپٹے کو پنوں سے اچھی طرح سیٹ کیے سامنے
نظریں جھکائے کھڑی غازان شاہ کے دل میں اتر رہی تھی،

اور وہ ہونقوں کی طرح اُس پر اپنی لودیتی نظریں گاڑھے کھڑا تھا،
تابش کو اُس کی بولتی ہوئی کچھ کستی ہوئی نظروں سے عجیب سا احساس ہونے لگتا ہے وہ گھبرا جاتی ہے
پلکیں الگ رقص کرنے لگی تھیں،

سیفی اور عمار کو اپنے قہقہوں کا گلا گھونٹنا نہایت مشکل لگ رہا تھا،
انہیں اُن دونوں کی حالت پر ترس بھی آتا ہے،

عمار اسے اور صبر نہیں ہوتا ہے تو وہ بول پڑتی ہے،
بھائی ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے میری کیوٹ سی فرینڈ کو نظر لگا دینی ہے،
اور کتنی بُری بات ہے آپ نے ابھی تک میری فرینڈ سے ہیلو ہائے بھی نہیں کیا ہے،

غازی جو تابش کو لیے کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا،
شرمندہ سا ہو جاتا ہے،
اور اندر ہی اندر اپنی حالت پر کڑھنے لگتا ہے،

کیسی ہیں مِس تابش آپ؟
اُس کی آواز میں عجیب سا بوجھل پن تھا،

جو تابش حسن کے ہاتھوں میں پسینہ لے آیا تھا،

جی میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟
وہ خود کو کمپوز کرتی بمشکل جواب دیتی ہے،

جی اب تو میں بھی بالکل ٹھیک ہوں،
اُس کی بات پر وہ پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھتی ہے،
جو بلیک پینٹ پر ریڈ شرٹ پہنے بال جیل سے سیٹ کیے اُس کے دل کی دنیا ہلا گیا تھا،

دونوں کی نظریں ملتی ہیں اور دونوں ہی جلدی سے نظروں کا زاویہ بدل لیتے ہیں،
شاید وہ دونوں ایک دوسرے سے اپنی محبت کو راز رکھنا چاہتے تھے،
جو آنکھوں سے عیاں ہو رہی تھی،
دونوں کی آنکھوں میں صاف لکھا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے تھے،

دونوں کی نظریں اور بھی تھیں جو اُن دونوں کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھیں،
جن میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے،

عمار اچلیں،

تابش کو غازی کی آنکھوں کی تپش وہاں رکنے نہیں دیتی ہے تو وہ عمار کو لیے ٹیچر والے ٹیبل کی طرف آ جاتی ہے،

سب ہی ٹیچر اُس کی بہت تعریف کرتی ہیں،
اُس کے دل نے چپکے سے ایک ننھی سی خواہش کا اظہار کیا تھا،
کہ "وہ" بھی اُس کی تعریف کرے،
لیکن کس نے کی ضرورت نہیں تھی،
تابش حسن نے غازی شاہ کی آنکھوں کو پڑھ لیا تھا جو وہ کہہ رہی تھیں،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

رابعہ کو سب نظر آ رہا تھا،

غازی کا تابش کو گرم نظروں سے گھورنا،

تابش کا گلابی پڑتا چہرہ،

جھکی ہوئی کانپتی پلکیں،

سب چیخ چیخ کر گواہی دے رہے تھے کہ دال میں کچھ کالا ہے یا پھر ساری دال ہی کالی ہے،،،

فکشن بہت اچھا چل رہا تھا،

عمار اسب کی بھرپور تالیوں میں کیک کاٹتی ہے،

اور سب سے گفٹ وصول کرتی ہے،

پھر سب کھانا کھانے لگتے ہیں،

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے ٹیبلز پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے،

غازی، سیفی، رابعہ، فائقہ، ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ عمار تابش کو لیے اُن کے ٹیبل پر آ جاتی ہے،

اور غازان شاہ کے دل کی مُراد بر آتی ہے،

تابش کو آتا دیکھ رابعہ کو تو آگ ہی لگ جاتی ہے،

لیکن وہ چُپ رہتی ہے کیونکہ ابھی اُسے چُپ رہ کر مناسب وقت کا انتظار کرنا تھا،

وہ دونوں اپنی اپنی کرسی سنبھال لیتی ہیں،

تو غازی "ایک منٹ آیا" کہہ کر چلا جاتا ہے،

تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آتا ہے تو ساتھ نانہ ہوتی ہے،

اُن کے بیٹھتے ہی عمار ابولتی ہے،

بھائی آج تو سب کی فرمائش پر کچھ اچھا سا سنا دیں،

ہاں غازی سناؤ کچھ کافی دن ہو گئے تم سے کچھ سُنے ہوئے،

نانہ بھی عمار کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے،

چل یار ہو جا شروع اور کر دے لڑکی کو امپریس،

سیفی اُس کے کان میں شرارت سے کہتا ہے،

تو وہ ایک شوخ سی نگاہ اُس پر می پیکر پر ڈالتا ہے،

اور کچھ لمحے سوچنے کے بعد وہ کہنا شروع کرتا ہے،

میرے اجنبی میرے آشنا
 تجھے حرف حرف دعا لکھوں
 کوئی ایسا وصال نصیب کر
 تجھے چاند تارے ہوا لکھوں
 اگر بن ناسکوں کبھی تیرا
 تو حیات کو اپنی فنا لکھوں
 یہ زندگی قدم قدم
 تیری یاد سے جواں رہے
 میرے اجنبی میرے آشنا
 تجھے کبھی ناخود سے جدا لکھوں

وہ سب کچھ بھلائے اُسے دیکھنے میں لگن تھی،
 اُسے لگ رہا تھا یہ غزل اُس کے لیے کہی گئی ہے،
 غزی کی گھمبیر اور پُر سوز آواز اُس کے جذبات جگا گئی تھی،
 اُس کو لگ رہا تھا وہ کبھی بھی اس آواز کے سحر سے نکل نہیں پائے گی،

کوئی جادو تھا جو وہ اپنی دلکش آواز سے اُس پر کر رہا تھا،
 اور وہ اس جادو کے اثر میں ڈوبتی جا رہی تھی،
 کے تالیوں کی آواز پر ہوش کی دُنیا میں لوٹتی ہے،
 سب تالیاں بجا بجا کر غازی کو سراہ رہے تھے،
 واہ واہ بھائی کیا غزل سنائی ہے مزہ آگیا،
 سب غازی کی تعریف کر رہے تھے لیکن وہ چُپ کا روزہ رکھے نا جانے کن خیالوں میں گم تھی،
 ارے تابش تم بھی کچھ کہو کیا تمہیں غزل اچھی نہیں لگی؟
 نائلہ کی آواز پر وہ چونک جاتی ہے،
 نہیں نہیں غزل تو بہت اچھی تھی،
 اُس کی حالت دیکھ کر غازی کو لگا اُس کے دل کی آواز تابش کے دل تک پہنچ گئی ہے،
 اور غازی یہ سوچتے ہی سرشار سا ہو جاتا ہے،
 اور چور نظروں سے اُسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سیراب کرتا ہے،
 دو نظریں ایسی بھی تھیں جو سب دیکھ رہی تھیں لیکن بالکل خاموش تھیں،
 ایسی خاموشی جو کسی طوفان کے آنے سے پہلے ہوتی ہے،
 اتنے میں تابش کا موبائل رینگ کرنے لگتا ہے،
 تو وہ سب سے ایکسکیوز کرتی اُٹھ کر ایک سائیڈ پر چلی جاتی ہے،
 تو رابعہ موقعے کا فائدہ اٹھاتی واشروم کا ہانا کرتی اُس کے پیچھے چل پڑتی ہے،

تابش ماں سے بات کر کے جیسے ہی پلٹتی ہے تو سامنے رابعہ کھڑی ہوتی ہے، جس کی آنکھوں سے انگارے پھوٹ رہے تھے جیسے وہ تابش کو جلا کر بھسم کر ڈالے گی،

یار غازی وہ اکیلی ہے جاؤں کے پاس کوئی بات وات کر اُس سے، سیفی، غازی کو فری مشورہ دیتا ہے، تو وہ "ابھی آیا" کا کہہ کر تابش کے پیچھے چلا جاتا ہے،

کیا سمجھتی ہو تم خود کو کہیں کی حور پری ہو، اپنی اوقات مت بھولو،

تم جیسی مڈل کلاس لڑکیوں کو میں اچھی طرح جانتی ہوں، امیر اور خوبصورت لڑکوں کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنسانا تمہارا کام ہوتا ہے، لیکن میری ایک بات یاد رکھنا غازی صرف میرا ہے میں تمہیں اُسے مجھ سے چھیننے نہیں دوں گی سمجھی،

اگر اب تم غازی کے آس پاس بھی نظر آئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا، میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ تم...

رابعہ...

غازی سب سُن چکا تھا،

اسی لیے غصے سے لال پیلا ہوتا اُس کی طرف بڑھتا ہے،

کیا بجواس کی ہے تم نے تابش سے بولو؟

میں نے وہی کہا جو مجھے کہنا چاہیے کہ یہ تم سے دور رہے کیونکہ تم صرف میرے ہو صرف میرے،

وہ لفظ چبا چا کر بولتی ہے،

اپنی بجواس بند کر اور ابہ آج کے بعد اگر تم نے تابش سے کچھ بھی کہا تو میں بھول جاؤں گا کہ تم کون ہو،

بلکل لحاظ نہیں کروں گا میں سمجھی تم،

کیوں غازان شاہ بڑی تکلیف ہو رہی ہے،

آخر یہ تمہاری لگتی کیا ہے جو اس کے لیے تم مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو بولو؟

جو بھی لگتی ہے تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے،

مطلب، اونہ تمہارے سارے مطلب مجھ تک ہیں غازان شاہ شاید تم بھول رہے ہو ہماری شادی

www.urdu novelsmania.com

ہونے والی ہے،

آمنے سامنے کھڑے وہ دونوں جوش سے مکالمہ بازی کر رہے تھے،

شادی اور تم سے، کبھی بھی نہیں، میں مر تو سکتا ہوں لیکن تم جیسی بد تمیز، گھمنڈی، اور خود کو توپ چیز

سمجھنے والی لڑکی سے شادی کبھی نہیں کروں گا، اپنے اس گندے دماغ میں یہ بات اچھی طرح بٹھالو،

اور اگر تم تابش کے آس پاس بھی نظر آئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا،
دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے میرا ہاتھ اُٹھ جائے،
غازی کا بس نہیں چل رہا تھا کے سامنے کھڑی لڑکی کا گلا دبا دے،
دیکھ لوں گی تم دونوں کو،

میں تمہارا خواب کبھی پورا نہیں ہونے دوں گی تابش یاد رکھنا،
وہ غصے سے دونوں کو گھورتی وہاں سے واک آؤٹ کر جاتی ہے،

رابعہ کے جاتے ہی وہ تابش کی طرف مُڑتا ہے،

تو اُسے اس حال میں دیکھ کر غازی کا دل کٹ کر رہ جاتا ہے،
موٹے موٹے آنسو نکل کر اُس کے گلابی گالوں پر بہہ رہے تھے،
رونے سے اُس کا جسم کانپ رہا تھا،

غازی کو کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ اُسے کیسے چُپ کروائے،
وہ اُس کے آنسو صاف کرنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ ایک جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہٹ
جاتی ہے،

اور غازی شاہ کا ہاتھ ہوا میں ہی اُٹھا رہ جاتا ہے،

وہ اپنی منکین پانیوں سے بھری آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے اُس کی طرف دیکھتی ہے،
جیسے کہہ رہی ہو میرا کیا قصور تھا؟

میں نے تو اپنی محبت کو سات پردوں میں چھپا رکھا تھا،
میں نے تو ابھی خود کو بھی نہیں بتایا تھا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں،
غازی اُس کی پانیوں اور شکووں سے بھری آنکھوں کی تاب نہیں لاپاتا ہے اور نظریں جھکالیتا ہے،
اور پھر دی سے کال کر کے نانہ اور عمار کو اس طرف بلا لیتا ہے،

اُن دونوں کے آتے ہی غازی سب کچھ اُنہیں بتا دیتا ہے،
تو وہ دونوں تابش کو چُپ کروانے لگ جاتی ہیں،
جس کا رونا کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا،
وہ روتے ہوئے بس ایک ہی بات کہتی ہے،
مجھے اپنے گھر جانا ہے،

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

اچھا ٹھیک ہے تابش ہم گھر چلتے ہیں،
نانہ اُسے ساتھ لگاتی اُس کے آنسو صاف کرتی ہے،
جبکہ عمار ابھی بھی شک میں کھڑی تھی کہ رابعہ اُس کی کزن تابش سے یہ سب کہہ سکتی ہے،
غازی تم ہم دونوں کو گھر ڈراپ کر دو گے پلیز،
ٹھیک ہے میڈم نانہ آپ ماما سے مل آئیں میں گاڑی نکالتا ہوں،
تو وہ دونوں آمنہ بیگم کی طرف بڑھ جاتی ہیں،
اور عمار ابھاگ کر اپنے کمرے سے تابش کا عبایا اور اسکا روف لے آتی ہے،

اُن سے مل کر وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ جاتی ہیں،
 نانہ آگے جبکہ تابش پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے،
 اور اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں موند جاتی ہے۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی،
 نانہ کا گھر آتے ہی وہ تابش کو حوصلہ دیتی اور رونے سے منع کرتی گاڑی سے اتر جاتی ہے،
 اگر آپ کو بُرا نا لگے تو پلیر آگے آجائیں،
 غازی جیسے اُس سے التجاء کرتا ہے،
 تو تابش آگے آکر بیٹھ جاتی ہے،
 گاڑی میں خاموشی ہمزبرقرار تھی،
 دونوں نفوس کے پاس جیسے کہنے کے لیے کچھ بھی ناہو،
 دونوں فریق اپنے اپنے خول میں سمٹے ہوئے تھے،

تابش کے گھر کے سامنے وہ گاڑی روک دیتا ہے تو وہ جلدی سے گاڑی سے اترنے لگتی ہے کہ وہ
 اُسے پکار لیتا ہے،

تو وہ وہیں رُک جاتی ہے لیکن پلٹ کر اُسے نہیں دیکھتی ہے،

ادھر میری طرف دیکھو تابش،

وہ اتنے پیار اور اتنی تڑپ سے کہتا ہے کہ تابش کی آنکھیں پھر سے جھلکنے کو بیتاب ہو جاتی ہیں،
وہ بھرائی ہوئی آنکھوں سے غازان شاہ کو دیکھتی ہے،
جو آنکھوں میں نرمی لیے اُسے ہی دیکھ رہا تھا،
تابش کے آنسو پلکوں کی بار توڑ کر گالوں پر بہہ نکلتے ہیں،
تو غازی اُس کے آنسو نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے چُن لیتا ہے،
اور وہ وہیں ساکت رہ جاتی ہے،

لوگ چاہے کچھ بھی کہہ لیں لیکن ہم دونوں تو جانتے ہیں ناکہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے؟
تو پھر رو رو کر اپنی آنکھوں پر ظلم کیوں کر رہی ہو؟

تم بس یاد رکھنا چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا
حالات چاہے جیسے بھی ہو جائیں تم ہر قدم پر مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤگی،
وہ "آپ" سے "تم" تک کا فاصلہ طے کر لیتا ہے،
تابش کو اُس کے الفاظ اپنے دل میں اُترتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں،
تو وہ اُس کا شکریہ ادا کرتی گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے،

وہ اُسے جاتے ہوئے تب تک دیکھتا ہے جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو جاتی ہے،
پھر وہ گاڑی زن سے بھاگ لے جاتا ہے،

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوتا ہے اُس کا شک یقین میں بدل جاتا ہے،
رابعہ کے بولنے کی آواز سے وہ سمجھ جاتا ہے کہ وہ سب کو سب کچھ بتا چکی ہے،
وہ اللہ کا نام لے کر جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھتا ہے تو سب دیکھنے کم گھورنے زیادہ لگتے ہیں،
اُسے تو یہی لگا تھا،
آمنہ بیگم آہستہ قدموں سے چلتی بیٹے کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں،

غازی، رابعہ نے جو کہا کیا وہ سچ ہے؟
آمنہ بیگم کی ٹھنڈی آواز لاؤنج میں گونجتی ہے،

ماما میں آپ کو بتاتا ہوں،

"ہاں" یا "ناں" غازان شاہ،

ماں کے منہ سے اپنا پورا نام سُن کر اُسے لگتا ہے کہ معاملہ سنگین ہے،
 رابعہ نے اُس کے لیے کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا سوائے سچ بولنے کے،
 لاؤنج میں مکمل خاموشی تھی گھڑی کی سوئیوں کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی،
 سب اُس کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے،

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے غازان،
 آمنہ بیگم غصے کو بمشکل ضبط کیے ہوئے تھیں،

جی ماما یہ سچ ہے،
 وہ ہمت کر کے بول ہی دیتا ہے،
 ہمت تو اُسے کرنی ہی تھی،
 اپنی محبت کے لیے اپنی تابش کے لیے،

چٹاخ،
 لاؤنج میں زوردار تھپڑ کی آواز گونج جاتی ہے،
 سب نفوس کو سانپ سونگھ جاتا ہے،

وہ گال پر ہاتھ رکھے حیران نظروں سے ماں کو دیکھتا ہے،
جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ سچ میں اُس کی ماں نے آج اُس پر ہاتھ اٹھایا ہے،

میں نے تم سے کہا تھا غازان شاہ کے میری ہو بنے گی تو صرف میری بھانجی رابعہ تو پھر تم نے اُس
دو ٹکے کی لڑکی کو میری ہو بنانے کا سوچا بھی کیسے؟

بس ماما بس،

تابش کے بارے میں ایسا سنتے ہی اُس کے تن بدن میں آگ ہی تو جل اُٹھی تھی،
وہ کوئی دو ٹکے کی لڑکی نہیں ہے ماما ایک باجیا اور عزت دار لڑکی ہے،

عزت دار لڑکیاں ایسے امیر لڑکوں کو نہیں پھانستیں غازان شاہ،
صرف بُرقعہ اوڑھنے سے کوئی باجیا اور باکردار نہیں بن جاتا،

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ لڑکی جو کسی کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتی ہے وہ میرے بیٹے سے
عشق لڑائے گی،

اُسے اپنی اداؤں کے جال میں پھنسانے گی،

ماما آپ کچھ بھی نہیں جانتی ہیں تو پلیز تابش کے بارے میں غلط مت بولیں میں برداشت نہیں کروں گا،

وہ ماں کے سامنے خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا،

کیوں برداشت نہیں کرو گے بولو کیونکہ سچ کڑوا ہوتا ہے غازی،
وہ مڈل کلاس دو ٹکے کی،،،،،

بس ماما بس اس سے آگے ایک لفظ بھی نہیں،
وہ غصے سے حلق کے بل چچ اٹھتا ہے،

"وہ میری محبت ہے" ماما پیار کرتا ہوں اُس سے،
اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں اُس سے،
سب کان کھول کر سُن لیں میں شادی کروں گا تو صرف تابش سے اور کسی سے نہیں،
وہ رابعہ پر اپنی لال انگارہ آنکھیں گاڑتے ہوئے بولتا ہے،
اور کسی سے بھی نہیں،

وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی اُلٹے قدموں واپس باہر نکلتا چلا جاتا ہے،،،

لاؤنج میں محسوس کیے جانے والی خاموشی کا راج تھا،

سیفی جاؤ اُس کے پیچھے غصے میں گیا ہے اپنے ساتھ کچھ اُٹا سیدھا ہی ناکر لے،
تھوڑی دیر کے بعد تبریز شاہ سیفی سے کہتے ہیں تو سیفی سر اثبات میں ہلاتا لاؤنج سے باہر نکل جاتا
ہے،

تبریز شاہ، آمنہ بیگم کے سامنے آکھڑے ہوتے ہیں،
آمنہ بیگم ابھی بھی اُسی جگہ کھڑی تھیں جہاں غازی اُنہیں چھوڑ کر گیا تھا،
آمنہ بیگم اُن چاہے رشتے کبھی پائیدار نہیں ہوتے ہیں،
زبردستی کے رشتے زیادہ وقت تک ٹک نہیں پاتے ہیں،
میں اپنے بیٹے کو زبردستی کے رشتے میں کبھی بندھنے دوں گا،
مجھے اپنے بیٹے کی پسند پر فخر ہے کیونکہ اُس نے ایک ہیرے کو چننا ہے،
جس بچی کے کردار پر آپ گندے الزامات لگا رہی ہیں وہ بچی اس سب سے ناواقف ہے اُسے اس
معاملے کی بالکل خبر نہیں ہے کہ غازی اُسے پسند کرتا ہے،
اُس سے شادی کرنا چاہتا ہے،
اُن دونوں کے درمیان ایسا کچھ بھی نہیں ہے،
کوئی افیسر نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں یا جیسا آپ کو بتایا گیا ہے،
وہ ایک اچھلتی سی نظر رابعہ پر ڈالتے ہیں جو چہرہ جھکائے کھڑی تھی،

غازی سیدھانکاح جیسا پاک اور مضبوط بندھن چاہتا تھا کوئی ایفیر یا وقت گزاری نہیں،

اور ناہی وہ لڑکی ایسی ہے یہ آپ بھی اچھی طرح جانتی ہیں،

اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا یا آپ اُس کی خوشیوں کے آڑے آئیں تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا،

میرے بیٹے کی شادی اُس کی مرضی سے ہوگی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے،

تبریز شاہ سخت اور سرد لہجے میں اپنا فیصلہ سناتے لاؤنج سے باہر نکل جاتے ہیں،

جبکہ آمنہ بیگم بے حس و حرکت وہیں جمی کھڑی تھیں،

ماما پاپا بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں،

بھائی کے اور مِس تابش کے درمیان ایسا کچھ بھی نہیں ہے ماما پھر بھی مِس تابش کو اتنا بُرا بھلا کہا گیا،

اُنہیں کتنا بُرا لگا ہوگا وہ کتنا ہرٹ ہوئی ہوں گی ماما،

بھائی کے پاس تو مِس تابش کا فون نمبر بھی نہیں تھا،

میں نے اُنہیں لا کر دیا تو پتا ہے وہ مجھ پر غصہ ہونے لگے کہ میں نے ایسا کیوں کیا،

بھائی نے ایک بار بھی مِس تابش سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور ناہی اُنہیں کچھ بتایا ہے،

بھائی ایک مضبوط رشتہ جوڑنا چاہتے ہیں ماما پلیز مان جائیں بھائی مِس تابش سے بہت پیار کرتے ہیں،

عمار اماں کو حقیقت بتا کر روتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگ جاتی ہے،

جبکہ آمنہ بیگم ابھی بھی سُن کھڑی تھیں،

آمنہ یہ تمہارے گھر کا معاملہ ہے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا،
یہ ناہو کہ تم اپنے ہی بچوں سے دور ہو جاؤ،
اور عمار کی فکر مت کرنا وہ میری ہی ہو بنے گی،

ماما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟
غازی صرف میرا ہے اُس کی شادی صرف مجھ سے ہوگی،
رابعہ بھوکی شیرنی بنی ماں کی طرف بڑھتی ہے،
اپنی بکواس بند کرو رابعہ ورنہ میں بہت بُرا پیش آؤں گی،
فائقہ اسے لے جا کر گاڑی میں بٹھاؤں میں بھی آرہی ہوں،
نناشہ بیگم سختی سے کہتیں چھوٹی بہن کی طرف متوجہ ہوتی ہیں،

www.urdu novels mania.com

آپا میرا بیٹا مجھ پر چلا رہا تھا،
مجھ سے اپنی ماں سے اونچی آواز میں بات کر رہا تھا،
آمنہ بیگم کا سکتہ ٹوٹا تھا تو اب وہ کچھ بولنے کے قابل ہوئیں تھیں،
دیکھو آمنہ تم جن الفاظ سے اُس لڑکی کو مخاطب کر رہی تھیں کوئی بھی غیرت مند مرد اپنی عزت، اپنی
محبت کے بارے میں ایسی باتیں برداشت نہیں کر سکتا ہے،

تو ہمارا آغازی تو ہے ہی لاکھوں میں ایک،

رشتوں کی عزت کرنا اُسے سنبھال کر رکھنا اُسے اچھے سے آتا ہے،

اور یہ تمہاری اچھی تربیت ہی تو ہے آمنہ،

اب تم اچھی طرح سوچ لو اور جلد بازی میں کوئی ایسا فیصلہ مت کرنا کہ تمہارا یہ جنت جیسا گھر بجھر کر رہ جائے،

اچھا اب میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا اور ٹھنڈے دماغ سے سوچنا کہ تمہیں اپنی زبان کی پاسداری

چاہیے یا اپنے بیٹے کی خوشیاں،

نتاشہ بیگم چھوٹی بہن کو سوچتا چھوڑ باہر نکل جاتی ہیں جہاں اُنہوں نے اپنی سرپھری بیٹی کو دینڈل کرنا تھا۔۔۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کے عمار اتمیزی سے سیڑھیاں اُترتی دکھائی دیتی ہے،

ماما، ماما، وہ جواب بھی ایک جگہ پر سٹیپو، بنی پیٹھی نا جانے کیا سوچ رہی تھیں عمار کی آواز پر چونک جاتی ہیں،

.....ماما ماما.....بھائی رونے کی وجہ سے اُسے بات کرنے میں مشکل ہو رہی تھی،

کیا ہوا غازی کو بولو کیا ہوا میرے بیٹے کو تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو عمار؟

ماما وہ پاپا کی کال آئی تھی غازی بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے،
پلیز ماما جلدی چلیں،

ایکسیڈنٹ کا سننے ہی آمنہ بیگم کے قدم ڈمگنا جاتے ہیں تو عمار اجدلی سے انہیں سہارا دیتی ہے،
ماما پلیز سنبھالیں خود کو بھائی کو ہماری ضرورت ہے،
وہ نازک سی لڑکی روتے ہوئے ماں کو حوصلہ دیتی ہے،
تو آمنہ بیگم جلدی سے باہر کو بھاگتی ہیں،،،

تابی بیٹا سوئی نہیں ابھی تک اور یہاں کیا کر رہی ہو؟

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ویسے ہی امی بس نیند نہیں آ رہی تھی تو باہر آ گئی،
آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟

نہیں میں تو سو گئی تھی پیاس لگنے کی وجہ سے جاگ آ گئی دیکھا تو کمرے میں پانی ختم تھا بس وہی لینے آئی تھی،

تابی بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا پارٹی سے بھی جلدی آ گئی تھی،

عائلہ بیگم کو بیٹی کی بہت فکر ہو رہی تھی،

امی آپ کو پتا تو ہے ایسی جگہ پر میرا دل نہیں لگتا ہے اور گئی بھی پہلی بار تھی نابس اس لیے،

آپ جانیں سو جانیں میں تھوڑی دیر تک اپنے کمرے میں چلی جاؤں گی،

وہ ماں کو مکمل طور پر مطمئن کرنا چاہتی تھی،

اچھا ٹھیک ہے جلدی سو جانا،

عائلہ بیگم پانی لے کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہیں،

وہ اُداس سی بیٹھی چاند کو دیکھنے لگتی ہے اور آج جو پارٹی میں ہوا اُس بارے میں سوچنے لگتی ہے،

غازی کے گاڑی میں کسے گئے میٹھے الفاظ یاد آتے ہی وہ رابعہ کی کسی گئی ساری تلخ باتیں بھول جاتی ہے،

کے اچانک ہی اُسے شدید گھبراہٹ ہونے لگتی ہے،

اُس کا دل فل سپیڈ سے دوڑنے لگتا ہے،

وہ سینے پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لینے لگتی ہے،

اُف یہ کیا ہو رہا ہے مجھے یہ گھبراہٹ یہ بے چینی کیسی ہے؟

یا اللہ سب ٹھیک ہو،

یا اللہ رابعہ نے کسی سے کچھ نہ کہا ہو،

پلیز یا اللہ پلیز غازان ٹھیک ہوں،

سہی کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے،

اُدھر غازی ہاسپٹل کے آئی۔ سی۔ یو میں لیٹا زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا،
اور اُدھر تابش کے دل نے اُسے سگنل دینا شروع کر دیا تھا کہ کچھ بُرا ہونے والا ہے،
وہ غازی کی سلامتی کی دعا کرتی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔

وہ ماں بیٹی جیسے ہی ہاسپٹل پہنچتی ہیں تو تبریز شاہ اور سیفی آئی۔ سی۔ یو کے باہر کھڑے نظر آتے ہیں،

تبریز کیا ہوا میرے بیٹے کو پلیز بتائیں مجھے نہیں تو میرا دل بند ہو جائے گا،
یہ آمنہ بیگم اُس آمنہ بیگم سے مختلف لگ رہی تھیں جو کچھ وقت پہلے اُس پاک صاف کردار والی اچھی
لڑکی پر کیچڑ اُچھال رہی تھیں،

میں نے کہا تھا کہ اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو آمنہ میں تمہیں۔۔۔۔۔

انکل پلیز یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے،
سیفی بولتا ہوا جلدی سے آمنہ بیگم کو سنبھالتا ہے جو بس گرنے والی تھیں،
آئی پلیز ہمت کریں وہ ٹھیک ہو جائے گا،

دعا کرو آمنہ بیگم کے غازی کو کچھ نا ہو،،،،،
جوان بیٹے کی یہ حالت تبریز شاہ کو اندر سے توڑ رہی تھی،

عمار اروتی ہوئی باپ کے سینے سے لگ جاتی ہے،
بھائی کو کچھ نہیں ہو گا نا پاپا وہ پھر سے پہلے جیسے ہو جائیں گے نا پاپا،
تبریز شاہ بیٹی کے سر پر پیار کرتے اُسے حوصلہ دیتے ہیں اُمید دلاتے ہیں،
کہ اُس کا بھائی بالکل ٹھیک ہو جائے گا،

اتنے میں آئی۔ سی۔ یو کا دروازہ کھول کر ڈاکٹر باہر آتا ہے،
تو سیفی جلدی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھتا ہے،
ڈاکٹر کیسا ہے غازی؟

دیکھیں مسٹر سیف ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں،

اُن کا خون بہت بہہ چکا ہے،
 اور وہ مینٹلی بھی نارمل نہیں ہیں اسی لیے ہوش میں نہیں آرہے ہیں،
 آپ پلیمز دعا کریں کے پیشنٹ کو ہوش آجائے اُن کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے،
 ورنہ آپریشن کرتے وقت اُن کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے،
 ڈاکٹر انہیں دعا کرنے کا کہتا واپس آئی۔ سی۔ یو کی طرف بڑھ جاتا ہے،

غازی کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملتے ہی سیفی کے گھر والے بھی پہنچ گئے تھے،
 آمنہ بیگم بڑی بہن کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کے رو دیتی ہیں،
 فائقہ عمار کو سنبھالتی ہے جس نے رورو کر اپنی حالت خراب کر لی تھی،
 سیفی سے اُسے اس حال میں دیکھنا برداشت نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ کیا کر سکتا تھا حالات ہی ایسے بن گئے تھے،

novels mania
 www.urdu novels mania.com

نتاشہ بیگم نے رابعہ کو ساتھ لانا ضروری نہیں سمجھا تھا کیونکہ سارا کیا دھرا اُسی کا تو تھا،

2 گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد آئی۔ سی۔ یو کا دروازہ کھلتا ہے،

تو سب ڈاکٹر کی طرف بھاگتے ہیں،
ڈاکٹر کیسا ہے میرا بیٹا وہ ٹھیک تو ہے نا؟
آمنہ بیگم کی آواز میں اب وہ گرج مفلود تھی،

حی الحمد للہ آپریشن کامیاب رہا انہیں ہوش آگیا تھا،
کچھ دیر تک انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ لوگ اُن سے مل سکتے ہیں لیکن احتیاط کریں
کے زیادہ لوگ ناجائز اور پیشنٹ کو ریسٹ کرنے دیں،

اور آپ میں سے تابش کون ہیں؟
ڈاکٹر کے منہ سے تابش کا نام سنتے ہی سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں،

ڈاکٹر، تابش یہاں نہیں ہے،
سیفی مدہم سی آواز میں کہتا ہے،

اووو تو آپ پلیز انہیں بلا لیں پیشنٹ بار بار اُن کا نام لے رہے ہیں،
ڈاکٹر یہ کہہ کر چلا جاتا ہے تو سب کی نظریں آمنہ بیگم پر ٹک جاتی ہیں،
شاید یہی فیصلے کا وقت تھا اور سہی فیصلہ ہو چکا تھا،

آمنہ بیگم بیٹی سے کہتی ہیں،
چلو عمار امیر سے ساتھ مجھے اپنی بہو کو لانا ہے،

یہ سنتے ہی سب کے اُداس چہروں پر مُسکراہٹ آ جاتی ہے،
تبریز شاہ ساری ناراضگی بھُلائے اپنی شریکِ حیات کی طرف بڑھتے ہیں،
اور اُن کے دونوں ہاتھ تھام لیتے ہیں،
بیگم بہت اچھا فیصلہ کیا ہے آپ نے،
تو آمنہ بیگم مُسکرا دیتی ہیں،
اور عمار کو ساتھ لیے ہاسپٹل سے باہر نکل آتی ہیں،،،

وہ سونے کے لیے لیٹ تو گئی تھی لیکن نیند اُس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی،
وہ کروٹ پر کروٹ بدلتی اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے،
اُس کی نظر وال کلاک پر پڑتی ہے جو رات کے تین بج رہا تھا،
تو وہ تہجد کی نماز پڑھنے کی نیت سے وضو کرنے و اشروم کی طرف بڑھ جاتی ہے،
وضو کرنے کے بعد وہ جائے نماز پہنچا کر اپنے رب سے ہم کلام ہو جاتی ہے،

نماز پڑھنے کے بعد وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے تو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر بہہ جاتے ہیں، لیکن لب خاموش رہتے ہیں،

اُسے سمجھ نہیں آتی کہ وہ اپنے رب سے کیا مانگے؟
اُسے یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ آخر وہ روکیوں رہی ہے؟

"ہمارا رب تو دلوں کے حال سے خوب واقف ہے"

تابش کچھ بھی نا کہے اللہ پھر بھی جانتا تھا کہ وہ کس کی سلامتی کی دعا مانگ رہی تھی، اور شاید اُس کی یہ دعا قبولیت کا شرف پا چکی تھی،

کے اتنے میں اُس کا موبائل بجنے لگتا ہے،

تو وہ جلدی سے منہ پر ہاتھ پھیرتی ہے اور جائے نماز اٹھاتی موبائل کی طرف بڑھتی ہے،

اللہ خیر اس وقت کس کی کال ہو سکتی ہے؟

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل کی سکرین کو دیکھتی ہے،

کے "عمار کانگ" کے الفاظ دیکھ کر حیران ہوتی جلدی سے کال اٹینڈ کرتی ہے،

ہیلو عمار اخیریت ہے نا اس وقت کال کی؟

اپنی آواز کی کچکاہٹ وہ خود بھی محسوس کر سکتی تھی،

تابش، میں اور ما آپ کے گھر کے باہر کھڑی ہیں پلیز جلدی دروازہ کھولیں،

اُف عمار یہ کوئی ٹائم ہے ایسا مذاق کرنے کا؟
وہ عمار کو ڈپٹ دیتی ہے،

تابش یہ مذاق نہیں ہے میں نے بیل اس لیے نہیں دی کے سب ڈسٹرب ہوں گے آپ کہتی ہیں تو
بیل بجا دیتی ہوں پھر تو آپ کو یقین آجائے گا،
عمار کی آواز میں سنجیدگی نمایاں تھی،

www.urdu novels mania.com

نہیں بیل رہنے دو میں آرہی ہوں،
تابش ان ماں بیٹی کے بے وقت آنے پر گھبرا گئی تھی،
کے کہیں رابعہ نے کچھ اُٹا سیدھا نا بول دیا ہو اور میم مجھے ڈانٹنے آئی ہوں،
وہ سوچوں میں گھری باہر کا گیٹ کھولتی ہے تو سامنے دونوں ماں بیٹی اُداس چہرے اور بے تحاشا روئی
ہوئی آنکھیں لیے کھڑی تھیں،
تابش اُن کی ایسی حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے،

اور اُس کا دل اُسے پھر سے سنبھل دینے لگتا ہے کہ کچھ غلط ہو گیا ہے جس کی خبر اُس تک پہنچنے والی ہے،

وہ اُنہیں جلدی سے اندر لاتی ہے اور گیٹ بند کر دیتی ہے،

میم پلیرز آپ لوگ بیٹھیں میں اتنی کو بلا کر لاتی ہوں،
تابش اُنہیں لاؤنج میں بٹھا کر خود ماں کو جگانے اُن کے روم کی طرف بڑھ جاتی ہے،

کچھ دیر بعد دونوں ماں بیٹی لاؤنج میں داخل ہوتی ہیں،

آمنہ بہن آپ اس وقت یہاں سب ٹھیک تو ہے نا؟
عائلہ بیگم عمار کے سر پر پیار کرتیں آمنہ بیگم کے پاس بیٹھ جاتی ہیں،
www.urdu novels mania.com

آنٹی غازی بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ اس وقت آئی. سی. یو میں ہیں،
عمار اروتی ہوئی اُن دونوں ماں بیٹی کے سر پر دھماکہ کرتی ہے،
وہ جو پانی لینے کچن میں گئی تھی،

عمار کی بات سننے ہی اُس کے ہاتھوں سے رُے چھوٹ جاتی ہے،
کانچ کے گلاس فرش پر گر تے ہی اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں،

کچن سے گلاس ٹوٹنے کی آواز آتے ہی عمار اُس طرف بھاگتی ہے،
 بھائی کے ساتھ اُسے بھابھی کی بھی اتنی ہی فکر تھی،
 جو بیچاری بے قصور تھی،
 وہ تابش کو پکڑ کر کچن سے باہر لے آتی ہے،

آمنہ بیگم روتے ہوئے رابعہ کے گھر میں سب کو سچ بتانے سے لے کر ڈاکٹر کے تابش کو لانے کا
 کہنے تک سب کچھ عائلہ بیگم کو بتا دیتی ہیں،
 عائلہ بہن پلیز مجھے میری بہو کو ساتھ لے جانے دیں میرے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے،
 میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں،

"ماں بھی اللہ نے کیا نعمت بنائی ہے جو اپنی اولاد کو تکلیف میں دیکھ کر کچھ بھی کر سکتی ہے،"

کون جانتا تھا کہ وہ آمنہ بیگم جو تابش کو دو ٹکے کی لڑکی کہہ کر مخاطب کر رہی تھیں،
 اب اُن پر ہاتھ جوڑ کر تابش کو ساتھ لے جانے کی نوبت آگئی تھی،

عائلہ بیگم جلدی سے اُن کے ہاتھ تھام لیتی ہیں،
 اور اُن کے آنسو صاف کرتی ہیں،

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ غازی میرے بھی تو بیٹوں جیسا ہے،
جاؤ تابی بیٹا چادر لے آؤ ہم ابھی ان کے ساتھ جائیں گے،

وہ کچھ سُن رہی ہوتی تو ہی کسی بات پر عمل کرتی وہ پتھر بنی بیٹھی ساکت نظروں سے کسی غیر مرنی نقطے کو
گھور رہی تھی،

وہ تینوں اُس کی حالت اچھے سے سمجھ رہی تھیں،

تو عمار اعانہ بیگم سے پوچھ کر تابلش کے کمرے سے اُس کی چادر ڈھونڈ کر لاتی ہے کیونکہ عبایا پہننے کا
ابھی ٹائم نہیں تھا،

عمار اُسے سہارا دے کر گاڑی میں بٹھاتی ہے،
عانہ بیگم بھی گھر کو لاک کر کے اُن کے ساتھ بیٹھ جاتی ہیں،
تابلش کو کسی بات کا ہوش نہیں تھا،
اُسے بس اتنا یاد تھا کہ غازان آئی۔ سی۔ یو میں تھا اور اُسے پکار رہا تھا،،،

وہ سب جیسے ہی ہاسپٹل پہنچتی ہیں تو ایک اچھی خبر اُن کے انتظار میں ہوتی ہے،

غازی کو ہوش آچکا تھا اور اُسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا،
سب لوگ عائلہ بیگم اور تابش سے بہت عزت اور محبت سے ملتے ہیں،

تبریز کیا ہم اپنے بیٹے سے مل سکتے ہیں؟

ہاں مل سکتے ہیں لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ایک وقت میں صرف ایک انسان ہی اندر جاسکتا ہے،

تو آمنہ بیگم کی نظر اُس پتھر کی مورت پر پڑتی ہے،

تو انہیں تابش پر بہت ترس آتا ہے،

اور اپنے الفاظ پر افسوس ہوتا ہے،

وہ پیار سے تابش کو اندر جانے کا کہتی ہیں،

وہ کسی روبوٹ کی طرح چلتی روم میں داخل ہوتی ہے،

اندر آتے ہی اُس کی نظر پٹیوں میں جکڑے غازان شاہ پر پڑتی ہے،

تو وہ اندر تک کانپ جاتی ہے،

اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹتی ہے،

اور خود کو سنبھالتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھتی ہے،

تابش بہت غور سے اُسے دیکھتی ہے،

جس کی آنکھیں بند تھیں شاید وہ سو رہا تھا اور منہ پر ماسک لگا ہوا تھا،
یہ وہ غازان شاہ تو نہیں تھا جس کو تابش نے کچھ گھنٹوں پہلے دیکھا تھا جو پارٹی کی جان لگ رہا تھا،
اُسے پتا ہی نہیں چلتا کب اُس کی آنکھوں سے گرم سیال نکلا کب گالوں سے ہوتا ہوا گریبان میں
جذب ہو گیا،

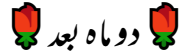
وہ کرسی کو بیڈ کے قریب کر کے اُس پر بیٹھ جاتی ہے،
اور غازی کے چہرے پر نظریں جمالیتی ہے،
اور سوچنے لگتی ہے کہ اُس کا دل اُسے سہی سگھل دے رہا تھا،
غازان ٹھیک نہیں تھے مجھے پکار رہے تھے،
پھر وہ اپنا ہاتھ آہستہ سے اُس کے ڈرپ لگے ہاتھ پر رکھ دیتی ہے،
اور سکون سے آنکھیں بند کر لیتی ہے،

وہ جو کچی کچی سی غنودگی میں تھا اپنے ہاتھ پر انوکھا سا لمس محسوس کرتا ہے تو آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے
لگتا ہے،

جیسے ہی اُس کی نظر آنکھیں بند کیے آنسو بھاتی تابش پر پڑتی ہے تو اُس کی آنکھیں حیرانگی اور خوشی کی ملی
جلی کیفیت سے پوری کھل جاتی ہیں،
اور وہ بولنے کی کوشش کرتا ہے،
غازی کو ہلتا ہوا محسوس کر کے تابش پٹ سے آنکھیں کھول لیتی ہے،

دونوں کی نظریں ملتی ہیں اور سب کچھ غائب ہو جاتا ہے،

بس وہ دونوں ہوتے ہیں اور اُن کی پاکیزہ محبت،،،



آج وہ تابش حسن سے تابش غازان شاہ بنی غازان شاہ کے کمرے میں اُس کے پھولوں سے سبجے بیڈ پر فخر سے براجمان تھی،
اور ستائشی نظروں سے پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی،
جہاں ہر طرف گلاب ہی گلاب تھے،
کہیں کہیں رنگ برنگی کینڈلز رکھی گئی تھیں،
جن کی مدھم سی لوسے پورا کمرہ رومانوی منظر پیش کر رہا تھا،

عمار نے اُسے بتایا تھا کہ روم غازی بھائی نے خود ڈیکوریٹ کیا تھا،

وہ روم دیکھنے میں محو تھی،
کے دروازہ کھلنے کی آواز پر جلدی سے اپنا گھونگھٹ اٹھیک کرتی ہے،

وہ دروازہ کھول کر کمرے میں قدم رکھتا ہے اور دروازہ لاک کر دیتا ہے،
وہ اپنی بلیک شیروانی جس پر لائٹ گولڈن کام کیا ہوا تھا کے بٹن کھوتا مست سی چال چلتا بیڈ پر بلکل
اُس کے سامنے آ کر بیٹھ جاتا ہے،

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ؟



و علیکم اسلام میں اٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟

آپ نے ہمارا حال چال پوچھ لیا اب ہم بلکل اٹھیک ہیں،
اُس کے اس انداز پر تابش کے خوبصورت چہرے پر نثر میلی سی مسکراہٹ سج جاتی ہے،

اگر آپ کو بُرا مانا لگے تو کیا میں یہ گھونگھٹ ہٹا سکتا ہوں؟
ایسا ناہو کے میں آپ کا گھونگھٹ اٹھاؤں اور آپ غصے سے اپنا رخ موڑ لیں،
وہ تابش کو آفس والا واقعہ یاد دلاتا ہے،

تو وہ کھلے دل سے مسکرا دیتی ہے،

غازی اُس کا گھونگھٹ اٹھا دیتا ہے اور اُسے دیکھتے ہی دنگ رہ جاتا ہے،

کیونکہ تابش بہت خوبصورت لگ رہی تھی،

ڈیپ ریڈ لہنگا کرتی میں ریڈ ہی بھاری دوپٹہ اوڑھے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں وہ غازی کو

کوئی حور ہی تو لگ رہی تھی،

"ایسی حور جو آسمان سے اُتاری گئی ہو صرف غازان شاہ کے لیے"

سنو تمہیں میرے لیے اور مجھے تمہارے لیے ہی بنایا گیا ہے،

کچھ تو بولو آج چُپ کیوں ہو؟

وہ اُس کا ہاتھ تھام کر محبت کا اقرار مانگ رہا تھا،

تابش یک ٹک اُسے دیکھ رہی تھی،

اُس کا خواب سچ ہو گیا تھا،

اُس کی آنکھ سے ایک گستاخ موتی نکل کر اُس کے گال پر آ جاتا ہے،

جسے غازان شاہ اپنے ہونٹوں سے چُن لیتا ہے،

اُس کے ہونٹوں کا لمس پاتے ہی وہ آنکھیں بند کر لیتی ہے،

اور دل سے اُس کے اس پہلے لمس کو محسوس کرتی ہے،

آج کے بعد میں تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں آنسو نادیکھوں ٹھیک ہے نا؟
تو وہ سر اثبات میں ہلادیتی ہے،

غازی بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک ریڈ ویلوٹ کے کور والی گول ڈبیہ نکالتا ہے،
اور اُس کے مہندی اور چوڑیوں سے سبجے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے،
تابش ڈبیہ کھول کر دیکھتی ہے تو اُس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں،
اندر ایک بہت ہی خوبصورت انگوٹھی تھی،

جس کے درمیان میں ایک بڑا سرخ رنگ کا ڈائمنڈ اور اُس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے سفید ڈائمنڈز
پوری شان سے دمک رہے تھے،

کیسی لگی رنگ؟

وہ محبت سے چور لہجے میں پوچھتا ہے،

www.urdu novels mania.com

یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے غازان تھینک یو،

میں پہنا دوں؟

تو تابش رنگ اُس کی طرف بڑھا دیتی ہے،

غازی وہ رنگ اُس کے ہاتھ میں پہنا کر اُس پر اپنے لب رکھ دیتا ہے،
 تو وہ شرما کر چہرہ جھکا لیتی ہے،
 اُس کے گال دہکنے لگتے ہیں پلکیں کانپنے لگتی ہیں،
 غازی ان ہوش اُڑا دینے والی اداؤں پر فدا ہو جاتا ہے،
 اور اُسے شدت سے بانہوں میں بھر لیتا ہے،
 وہ بھی آنکھیں زور سے بند کیے اُس کے سینے سے لگی اُس کی بے قابو ہوتی دھڑکنیں سُننے لگتی ہے،

میری ایک چھوٹی سی خواہش ہے غازان کیا آپ پوری کریں گے؟
 کچھ لمحے ایک دوسرے کو محسوس کرنے کے بعد تابش اُس سے کہتی ہے،
 جی میری جان میں آپ کی ہر خواہش پوری کروں گا انشاء اللہ،
 غازان مجھے آپ کے ساتھ شکرانے کے نفل ادا کرنے ہیں،
 غازی اُس کی اس چھوٹی سی خوبصورت سی خواہش پر نثار ہو جاتا ہے،
 ارے بس اتنی سی خواہش،،،
 چلو اٹھو ابھی پوری کرتے ہیں آپ کی خواہش،،،

کچھ وقت کے بعد وہ دونوں وضو کیے جائے نماز پر کھڑے تھے،

غازی آگے اور تابش اُس سے ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑی تھی،

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کے لیے شکر ادا کرنے اپنے رب کے آگے جھک گئے تھے۔۔۔

نفل ادا کرنے کے بعد وہ جیسے ہی جائے نماز اٹھا کر کھڑی ہوتی ہے غازی اُس کے ہاتھ سے جائے نماز لے کر الماری میں رکھ دیتا ہے،

اور پلٹ کر بالکل اُس کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے،

اُس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اُس کے روشن ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر دیتا ہے،

پھر اُسے بانہوں میں بھرتا پھولوں سے سجے بیڈ پر لٹا دیتا ہے،

اُس کا دوپٹہ کھول کر ایک سائیڈ پر رکھ دیتا ہے،

اُس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھنساتا اُس پر جھک جاتا ہے،

اور اُس کے نم ہونٹوں پر ایک میٹھی سی شرارت کر دیتا ہے،

تو شرم سے تابش کا چہرہ لال ٹماڑ ہو جاتا ہے،

تمہاری خواہش تو میں نے پوری کر دی اب میری باری ہے،

تو وہ اپنی پلکوں کی بھاری ہوتی جھال اٹھا کر اپنے محبوب شوہر کو دیکھتی ہے،

آپ کی کیا خواہش ہے؟
وہ ہمت کر کے پوچھتی ہے،

میری خواہش ایسے بتاؤں یا عمل کر کے؟
وہ غور سے اُس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا،

پہلے تو تابش کو سمجھ نہیں آتی لیکن سمجھ آتے ہی اُس کی پلکیں خود بخود رخساروں پر سجدہ ریز ہو جاتی ہیں،

بولو بھی کیسے بتاؤں اپنی خواہش؟
وہ اُسے بولنے پر اکساتا ہے،
www.urdu novels mania.com

عمل کر کے،،،

کانپتی آواز میں کہتے ہی وہ اُس کے چوڑے سینے میں پُھپ جاتی ہے،
اور غازان شاہ کا زندگی سے بھرپور قہقہہ کمرے کی رومانوی فضاؤں میں گونجتا ہے،

وہ اپنے سینے سے لگی اپنی شریکِ حیات کو بانہوں میں بھر لیتا ہے اور اپنی بانہوں کا گھیرا تنگ کرتا چلا جاتا ہے،

وہ اُس پر ساون کی طرح برستا چلا جاتا ہے،

اپنے پیار کی خوشبو سے اُس کا تن من مہکا تا چلا جاتا ہے،

اپنی بے قراریاں، اپنی وارفتگیاں اُس پر نچھاور کرتا چلا جاتا ہے،

وہ دونوں دنیا جہاں کو بھلائے ایک دوسرے کے وجود میں گم اپنا حق وصول کر رہے تھے،

باہر کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی اُن کے حسین ملن پر شرمناک رہا دلوں میں پُھپھپ جاتا ہے،،،

ختم شد